کیونکہ خدا نے ہر ذی حیات کو قطع نظر اس سے کہ نباتات ہوں یا حیوانات
قوت زیست کی ایک زمان معین تک اور طاقت دفع کرنے مضر اسباب
کی عطا کی ہی اور علی ہذا القیاس بی انتہا اسباب ضرر کی بھی اوسے تکلیف
پہنچانے اور غارت کرنے کے لیے پیش از زمان معہود کے سرانجام
کر دے ہین

بعض حکمانے یہہ کہا ہی کہ بشر پر نظر کرنے سے ایسا گمان ہوتا ہی کہ وہ بے
زوال ہی اور بادی النظر مین اسطرح کی شی جیسا کہ جسم انسان ہی قابل
قیام کی ہمیشہ کے لیے ظاہر ہوتی ہی بشر طیکہ کوئی آفت خارجیہ اوسی عائد
نہو اور صرف تجربہ سے ہمکو یہہ دریافت ہوتا ہی کہ بشر زوال پذیر ہی
الغرض ترکیب انسانی مین کوئی ایسی چیز نہین ظاہر ہوتی جس سے گمان اوسکا
لا زوال ہونے کا کیا جاوے * جو حال موجودات کا کہ ہم جانتے مین
وہ فقط تجربہ سے دریافت ہو سکتا ہی اور کہنا اس بات کا کہ باعث
بالفعل موجود ہونے موسم گرمی کے ہمکو یقین کرنا چاہئے کہ وہ ہی ہمیشہ رہیگا
یا بسبب اب موجود ہونے دن کے ہمکو باور کرنا چاہیے کہ دن ہی چلا جاویگا
اگر تجربہ سے خلاف اسکی ظہور مین نہ آوے اسقدر صحیح ہوگا جسقدر یہہ کہنا کہ ترکیب
انسانی بذاتہ بالدوام قابلیت قیام کی رکھتی ہی — اگر صرف بعض اجزای
اشیاء پر نظر کیجاوے تو اس سے کچھہ حال دریافت نہین ہو سکتا اصلی
کہ تحقیقات حال کائنات کی بغیر خیال کرنیکی تمام و کمال اور بدون ایک سلسلہ
ترتیب کے نا ممکن ہی * یہہ بات بالکل خلاف تجربہ ہی کہ ترکیب انسانی
قابلیت قیام دائمی کی رکھتی ہی

وہ امور متعددہ جو موثر ہین اور جنکی عاید ہونیکا احتمال حیوانات پر ہی اور جنکی سبب سی شش از تمام ہونیکی زمان مقرری کے وہ غارت ہوسکتی ہین اول توافاتِ خارجیہ ہین اور دوم وہ آفتین جو اونکی قوتون کے فساد سے پیدا ہوتی ہین * اگر حیوانات اور نباتات مین ایسی اسباب پایے جاتے ہین جو اوروں کی زندگی کے لیے نہایت مضر ہین

نہونا امور خارجیہ کا اوسقدر جسقدر کہ مناسب ہی ایک صورت اونکی بربادی کی ہی اسواسطے کہ ایک سلسلہ عملون کا ہر ذی حیات مین بلاتوقف چلا جاتا ہی اور یہہ عمل امور خارجیہ کے سبب سے جاری رہتے ہین مثلاً سبب ایک خاص درجہ اعتدال حرارت اور برودت کے اور بباعث ایک خاص ہوا کے جو کرہ زمین کو محیط ہی اور بواسطہ ایک مقدار معین غذا کے جو معدہ مین پہونچی جانی چاہیے یا کوئی اور شی اسی قسم کی * نہونا کسی ایک امر کا ان امور مین سے مانع زندگی یا مضر حیات ہوسکتا ہی اور علی ہذا القیاس کثرت بہی بعض کی ازمین سے یہی نتیجہ پیدا کریگی * زیادتی غذا کی موجب ضائع ہونے حیات کی یا وقوع خلل کے اوسمین ہوسکتی ہی اور کثرت حرارت کی باعث صدمہ عظیم یا بالکل تلف کرنے جسم کی ہی * علاوہ ازین فاسد ہونا اون امور خارجیہ کا جو واسطے بقای حیات کے ضروری ہین تاثیر مضر پیدا کریگا * یہہ بات غذا کے ناموافق اور ناگوارا ہونے سی بتخصیص ظاہر ہی

ایک سبب منجملہ اسباب متضادہ مجری طبیعی مین سی وہ سبب ہی جو خارج حد اعتدال سی ہو دی اور وہ باعث مرض کا ہی * ایک خاص درجہ حرارت کا واسطے تقویت حیات کے ضروری ہی اور تجاوز کرنا اوس درجہ سی اکثر

اکثر سبب اون امراض کا ہی جو دیکھنی مین آتے ہین + کثرت حرارت کی
ایک مجموعہ تاثیر ونکا پیدا کرتی ہی اور زیادتی برودت کی دوسرا اور سبب
نوبت بنوبت آنی ان دونون کے عظیم قباحتین وقوع مین آتی ہین
کیونکہ جسم پر پہلی تو اثر ایک کا دفعۃً اور پہر دوسریکا ناگہان پہنچتا ہی +
یہہ قباحت خاص اوس صورت مین زیادہ ہوتی ہی جبکہ اثر حرارت و برودت
کا فقط بعض اجزا مین پہنچی + اکثر امراض سوزش کے پیدا ہوتی ہین اور
بڑا سبب اکثری سوزش کا دفعۃً آجانا حرارت کا بعد برودت کی اور برودت
کا بعد حرارت کی نہے یا ہونا اور صورتون کا جو مخالف اعتدال کی ہون*
ناقص ہونا ہوا کا ہی ایک اکثری سبب پیدا ہونی مرض کا ہی مگر باعث نقص
ہوا کا جیسا کہ بعضون نے تصور کیا ہی نہونا اوکسیجن کا خصوصًا نہین ہے
بلکہ موجود ہونا بعض مضر خاصیت کی اشیاء کا + ہمکو اس بات کی دریافت
ہوچکنی کا یقین ہی کہ مقدار اوکسیجن کے ہوا مین ہر ایک ملک اور ہر مقام
مین یکسان ہی اور سبب پیدا ہونی مضر تاثیر کا موجود ہونا اور چیزون کا
علاوہ اوکسیجن کے ہی + اثر خراب ہوا کا اون بری مقامون مین ہم
دیکھتی ہین جہانکہ جسم آدمیون کی زرد اور پہر لہرائی ہوئی ہوتے ہین اور
اونکی چہرہ وغیرہ پر ایسی علامتین مرض کی نمودار ہوتی ہین کہ وہ اشخاص
جو ایک خوش آب وہوا مقام سے آکر دیکھتی ہین اونہین صاف معلوم
ہوجاتا ہی ہرچند وہ آدمی جنکی چہرون سے مرض نمودار ہوتے ہین
مرض کی وجود کو تسلیم نہین کرتی + سبب اسکا صرف یہہ ہی کہ اونکو عادت
امراض کی ایسی پڑگئی ہی کہ اونہین اپنی سرشت مین داخل تصور کرتی ہین*

+ Oxygen

قباحتین جو ناموافق غذا سے پیدا ہوتی ہین بربر دز دیکھی جاتی ہین یعنی بدن کمزور ہو جاتا ہی اور جب بدن ناتوان ہوا خواہ بسبب ناقص ہونے ہوا یا ناموافق غذا کی تب ہر ایک سبب مرض کا جو پیدا ہوا اوس پر غلبہ پاتا ہی + میسر ہونا قرار و آرام کا بھی جو جسم کی آسایش کی لئے ضروری ہی مرض کو پیدا کرتا ہی + زیادتی غور و فکر اور کثرتِ حرکت کسی جز بدن کے اسی طرح بیماری کو ظہور مین لاتی ہی *

پس ظاہر ہی کہ مرض ہمیشہ بباعث آفتِ خارجیہ اور موجود ہونے اسبابِ مضرہ اور وقوعِ غفلت کے اون چیزون کی طرف سی جنکا ہونا زندگی کی تقویت کیواسطی نہایت ضروری ہی پیدا ہوتا رہتا ہی + یہہ غفلت خواہ بباعث افراط اور تفریطِ مقدار اون چیزون کی حدِ اعتدال سی یا از رو ے واقع ہونی فتور کی اونکی اوصاف مین ظہور مین آوی *

یہہ قباحتین جو مذکور ہوئین سب نہین ہین اور بھی انکی سوائے آگی بیان ہوتی ہین جبکہ ایک مرض پیدا ہو جاتا ہی تب اکثر اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ مریض کی اولاد مین بھی کچھ آثار اوس مرض کی ہونیکی نظر آتی ہین + پس واسطے پیدا ہونی مرضِ مذکور کی مریض کی اولاد کو یہہ ضرور نہین کہ اوس مین بھی وہی خاص سبب بیماری کا پایا جاوے بلکہ ایک خاص زمانِ عمر مین بشرطیکہ کوئی سا مانع مرض کا نہو اور شاید درصورت موجود ہونی مانع قوی کی بھی وہی مرض جو والدین مین سی کسی کو ہو بچہ مین بھی دیکھا جاوی یہانتک کہ پوتا اور پوتی کو بھی اوسی مرض مین گرفتار پایا ہی اور رفع ہونا اوسکا بعض اوقات ناممکن معلوم ہوتا ہی + قطع نظر اسبابِ خارجیہ سی جو اولاد کو

عائد ہوسکتی ہین اور علاوہ مائل ہونے اونکی طبیعت کی مرض کیطرف خلقی بدہوا
بعض اجزائے جسم کی حرکات وافعال جسمانی مین ایسا خلل کر دیتی ہر کہ جلد یا دیر
مین مرض نمودار ہو جاتا ہی اور ممکن ہر کہ وہ مہلک ہو +
جب مرض پیدا ہوا تب افعال جسمانی مین خلل آجاتا ہر + اندر جسم کے
ہمیشہ ایک سلسلہ حرکات وافعال کا جاری رہتا ہی اور بعض انمین سی مرض
کی وقوع کی صورت مین بی ترتیب ہو جاتے ہین + طریق گردش کرنی
خون کا بدن مین بدل جاتا ہر یعنی بعض اجزا مین حاجت سی زیادہ جمع
ہوجاتا ہی اور بعض مین کم + جسم کی اعتدال مین بہی فرق آتا ہی یا تو
بہت گرمی یا بہت سردی ہوتی ہر + حواس بہی بدل جاتی ہین یعنی یا تو قوت
اونکی بہت تیز ہو جاتی ہر یا کسی اور طرح سی اونمین فتور واقع ہوتا ہی +
قوت جسمانی بہی علی ہذا القیاس اپنی طریق پر نہین رہتی + بعضون مین تو
زیادہ ہو جاتی ہی لیکن اکثرون مین کم + جو امور طبیعی کہ پیش از وقوع
اس تبدل کی جسم کی اندر ہوتی ہی بعد ظہور تبدل کی یا تو بہت کم ہوتی ہین
یا بہت زیادہ یا بُری طرح سی + اون چیزون مین بہی جو جسم سی پیدا ہوتی
ہین تبدل واقع ہوتا ہر + اوصاف طبیعی عرق کی بجا نہین رہتی اور نہ اسکی
مقدار اصلی رہتی ہر + قارورہ کی خاصیت مین بہی فرق پڑ جاتا ہی اور
ایسی ہی اون رطوبات مین جو امعا یعنی انتڑیون سی نکلتی ہین اور کچھ اس
مین شک نہین ہر کہ بلغم جو ریہ یعنی پہیپڑے اور سینہ سے اخراج پاتا ہر
اوسکی اجزا مین بہی کمی و بیشی واقع ہو جاتی ہر یعنی مقدار اون اجزا کی

جن سی بلغم نی ترکیب پائی برابر نہین رہتی + آخر کار ترکیب جسمانی پر بہی تاثیر مرض کی ہوتی ہی + صرف افعال ہی جسم کی اور وہ چیزین جو بدن مین سے اخراج پاتی ہین نہین بدلی جاتے ہین بلکہ خود جوہر جسم کا بدل جاویگا *

اِن تغیرات کا جو ہم نی اوپر بہ تفصیل بیان کئی ایک خاص درجہ شدت کا ضرور ہی یعنی اونکا ایک خاص حد پر ہونا لازم ہی تاکہ ہم یہہ کہہ سکین کہ مرض موجود ہی + ممکن ہی کہ ایک تبدل جسکو اگرچہ اتمام نام مرض کی نامزد کر دیا جزوی ہو کہ اگر کوئی اوسکو مرض کہی تو موجب ریشخند کا ہو + ایک ہلکی سی داغ کو جو اوپر بدن کی ہو یا فقط ایک نشان کی تئین جو مچہر کے کاٹنی سی زیادہ بڑا ہو وی کوئی شخص مرض نام نرکہی گا + باوصف اس بات کی اگر یہی نشان تعداد مین بہت ہون تو ہر ایک آدمی بلاشبہ یہہ کہی گا کہ مرض موجود ہی اگرچہ فرق فقط تعداد نشان مین ہوگیا کیونکہ کیفیت مین تو کچہہ تفاوت نہین ہوئی + پس یہان سی واضح ہی کہ جب قوت یا ترکیب جسمانی مین کچہہ تخالف مجری طبیعی سی واقع ہوتا ہی تو ضرور ہی کہ اوس تخالف کا ایک خاص اندازہ یا ایک خاص درجہ اوسکی شدت کا ہو تاکہ ہم کو یہہ کہنی کی جای ہووی کہ مرض حقیقت مین موجود ہی + بعضی کتابون مین تعریف مرض کی یہہ لکہی ہی کہ اگر کسی ایک عضو یا اعضا کی افعال یا ترکیب مین کسیطرح کا تخالف حالت صحت سی واقع ہو تو اوسکو مرض کہتی ہین + لیکن یہہ تعریف جامع نہین ہی اسواسطی کہ ممکن ہی کہ ترکیب اور فعل ایک عضو کی صحیح اور اپنی طریق پر ہون اور پہر بہی اوس عضو مین مرض پایا جاوے

جاوی ÷ ممکن ہی کہ ایک عضو اپنی اصلی قدسی بہت زیادہ بڑا ہو جاوی اور
ممکن ہی کہ مرض کی جہتہ سی عضو عرض و طول مین بڑہ گیا ہو باوجودیکہ ترکیب
کی صحت مین کچہہ خلل نہ واقع ہوا ہو ÷ یہہ ایک نادر صورت ہی مگر بعض اوقات
ایسا اتفاق ہو جاتا ہی ÷ اکثر تو یہہ ہوتا ہی کہ عضو کی بڑہجانی کی صورت مین ترکیب مین
بہی خلل پایا جاتا ہی لیکن ممکن ہی کہ ایک عضو بہت بڑہ جاوے مگر اوسکی ترتیب
مین کوئی فساد نہو باوصف اسکی ہم آدمی کو مریض کہہ سکتی ہین ÷ ودواد ہمسے
جسکا جگر یا دماغ بڑہ جاتا ہی مریض کہلاوی کا گو کوئی علامت فساد کی جوہر جگر
یا دماغ مین معلوم نہو *
یہی حال سیّال چیزونکا ہی ÷ اونمین بہی بڑی بڑی تغیر ہوتی ہین اور باوصف
انکی ممکن ہی کہ اس مین قصور افعال کا کچہہ نہو وے ÷ مرض انیمیا[x] کا
جس مین کہ مقدار خون کی کم ہو جاتی ہی بی قصور فعل کی فی الحقیقت ظہور
مین آسکتا ہی ÷ ممکن ہی کہ صرف بسبب نملنی مقوی غذا کے فساد خون پیدا
ہو یعنی خون مین اوسکی اجزائی اصلی نپائی جاوین بلکہ پانی زیادہ ہو یا پتلا
اور مائل بزردی ہو جاوے ÷ تمام جسم کی صورت سفید یا مائل بسفیدی
ہو جای ÷ باوجود ان سب باتون کی کسی فعل مین فتور بجز کسی اور باعث
کی سوای سبب مذکور الصدر کی نہین کہا جاسکتا ÷ اگر غذا مناسب ملے
تو جسم مذکور سی جو اوسکی فعل ہین سب ہو سکین گی ÷ پس ظاہر ہی کہ تعریف
مرض کی جو اوپر بیان ہوئی شبہہ سے خالی نہین ہی ÷ سوای ازین بہت سے
مرضون مین امتزاج اجسام سیّال کا بدل جاتا ہی اور تعریف جامع مین

[x] Anaemia..

لازم ہی کہ اس امر کا بہی خیال رہے *

بلحاظ اندازہ اثر مرض کی جسکا ہونا واسطی وجود مرض کی لازم ہی ہم کہتے ہین کہ بڑا اختلاف اس باب مین مختلف طبایع کی اشخاص مین ضروری ہی + جو حالت کہ ایک شخص کی لئے موجب تندرستی کی ہی غالبًا دوسری کی واسطے وہی حالت باعث مرض ہی + یہہ بعینہ ایسی بات ہی جیسی کہ قوت اصلی ایک تازہ آدمی کی بمنزلہ کمال ناتوانی دوسرے آدمی کی تصور کی جاتی ہی + واسطے رفع کرنے اس قسم کی دقت کی بعضی اوقات تعریف مرض مین جو اوپر بیان ہوئی یہہ عبارت بہی بڑہائی جاتی ہی کہ اوس مین ضرورت معالجہ کی بہی ہو +

آگی اس سے واضح ہو جاویگا کہ امراض سوای تغیرات فعل اور ترکیب موجودات کے اور کچہہ نہین ہین یعنی یہہ نام ترکیب فاسد اور افعال فاسدہ موجودات کا ہے + اس بیان ترکیب اور قوۃ فاسد کو ملاکر پاتولوجی× یعنی علم الامراض کہتی ہین + پس مسائل امراض خواہ فعل خواہ ترکیب سی متعلق ہون علم الامراض کہلاتے ہین + زمان حال مین میل طبیعت حکما کا یہہ ہی کہ علم الامراض سی فقط فساد ترکیب کہ جو تشریح سی معلوم ہوتا ہی مقصود ہی لیکن ہمارے نزدیک یہہ نامناسب ہے اسواسطی کہ بیان امراض مین ذکر امراض کا ہوتا ہی قطع نظر اس سی کہ مسائل اونکے فقط فعل سی تعلق رکہین یا ترکیب سی یا دونو سے + پس ظاہر ہی کہ علم الامراض مین ذکر فساد ترکیب اور فعل موجودات کا ہوتا ہی + بیان اجزاے سیال چیزون اور افعال اجسام کا فیسیولوجی☓ یعنی علم افعال مین داخل ہی + اور مقدار اور ترکیب [illegible] علم تشریح مین *

× Pathology.-- ☓ Physiology.-

اب جاننا چاہئے کہ امراض کی اکثر دو قسمین گنی جاتی ہین ÷ ایک افعالی اور دوسرے ترکیبی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انجام کو ایک قسم امراض کی دوسری قسم کی ہو جاتی ہے اسواسطے کہ امراض جو ابتدا مین محض افعالی ہوتی ہین آخر کو ترکیبی بن جاتے ہین ÷ بہتیری امراض ترکیبی ایسی ہین کہ پہلی کچھہ آثار عضو سے متعلق ہونے کے ایکین نہین ظاہر ہوتے بلکہ باعث تبدّل فعل کے ظہور مین آتی ہین ÷ یہہ ممکن ہے کہ تہوڑا سا تغیر ترکیب کا ایک مدت بیشتر دریافت ہونے سے موجود ہو اور یہی تہوڑا تغیر واسطے واضح کرنے تبدّل فعلی کی کفایت کرے لیکن اکثر امراض مدت تک پیش از امراض ترکیب ہو جانے کے بظاہر محض افعالی معلوم ہوتی ہین ÷ بہت سی امراض فقط افعالی ہی رہتی ہین یعنی اونکی طریقے سے صرف خلل افعال مین ہوتا ہے اور ترکیب پر کچھہ اثر کبھی ظہور مین نہین آتا لیکن امراض ترکیب بیشتر افعال مین خلل واقع کردیتی ہین ÷ یہہ بات صریح ظاہر ہے کہ اگر ایک عضو کی ترکیب مین جس سے کوئی خاص کام لینا ہے بہت تبدّل وقوع مین آوے تو وہ کام اوس سے بخوبی نہو سکیگا *

امراض ترکیب[+] کو بعض اوقات عضوی[x] ہی کہتے ہین ÷ ہمکو اس بات کا یقین ہے کہ دونو لفظ ترکیبی اور عضوی واسطے بیان اون امراض کے مترادف مستعمل ہوئی ہین کہ جنمین خود ہیچ اجزا اور ترتیب عضو کے تبدّل ہو جاتا ہے نہ یہہ کہ اوس عضو کے فعل مین صرف ایک تغیر آجاوے ÷ شاید لفظ عضوی لفظ ترکیبی سے باین وجہ بہتر ہے کہ بعضی امراض اس نوع کی ہین کوئی تغیر ترکیب مین ظاہر نہین ہوتا بلکہ صرف مقدار عضو مین کچھہ کمی و بیشی ہو جاتی ہے ÷ اب جاننا چاہئے کہ اون امراض کی صورتون مین جو باوجود شاذ و نادر ہونے کے

+ Structural. — x Organic

بعض اوقات پیدا ہوتے ہین اور جنمین کہ ایک عضو بگڑ جاتا ہی یا اپنی اصلی
سی زیادہ ہو جاتا ہی اور پہر ہی اور لحاظون مین بظاہر صحیح معلوم ہوتا
تاثیر مرض کو ہم قرار واقعی ترکیبی نہین کہہ سکتی بلکہ عضوی کہنا بہتر ہو
پس بجائی لفظ ترکیبی کے عضوی کو استعمال مین لانا بہر کیف بہتر ہی *
مرض بلحاظ خاص یا عام ہونی کی دو نوع پر ہی ایک جو
دوسرا کلی عام + تاثیر بعض امراض کی صرف ایک جز پر ہوتی ہی اور بعض
یہہ گمان ہوتا ہی کہ اثر اونکا تمام جسم پر ہی + چنانچہ تپ کو بعضون
اسی قسم کا تصور کیا ہی اور دوسری نوع کی سے لئے مثال ہی اور سی کی دی
مگر اور لوگ اب مرض عام کے قائل نہین ہین اور یہہ کہتی ہین کہ تپ صرف
بسبب سوزش ایک عضو کے پیدا ہوتی ہی بروسیس کا بہی اعتقاد یہی ہی + لیکن ہماری
ہونا امراض کلی کا متحقق ہے مثلاً وہ بیماری جسکو جذام اور عوام کہو
کہتی ہین ہمارے نزدیک اسی طرح کلی ہی + ہر ایک رطوبت جو جسم مین ہی
بگڑی معلوم ہوتی ہی اگر اور کچہہ نہین بگڑتا تب بہی خون تمام جسم کا بگڑا ہو
ہی اور یہی حال سخت اعضا کا ہوتا ہی + کوئی ایک جزو بدن کا ایسا
نہین ہوتا جسکو جای مرض کی قرار دی سکین اسی سے لئے ہم خیال کرتی ہین
کہ یہہ مرض جذام جسکا ذکر چلا آتا ہی خوب مثال مرض عام کی ہی + تپ
کا بہی ایسا ہی حال ہی + اس مین بہی کوئی وجہ منسوب کرنے بیماری کی کسی
خاص جزو بدن کے ساتہہ دریافت نہین ہوتی پس یہہ ایک اور مثال مرض

Local – General. – Broussais. –
Scurvy. –

عام کی ہماری نزدیک معلوم ہوتی ہی *

قسمین امراض کی بموجب اونکی مزمنہ یا غیر مزمنہ ہونیکی بہی دو ہین + بعضی امراض دفعۃً پیدا ہوجاتی ہین اور اکثر تہوڑی عرصہ تک رہتی ہین اور انجام کو یا تو صحت نصیب ہوتی ہی یا جان جاتی رہتی ہی + ایسی امراض کو غیر مزمن× کہتی ہین + اور امراض مدت تک رہتی ہین اور شاید آہستہ آہستہ ظہور مین آتی ہین مگر خواہ بسہولت پیدا ہون خواہ دفعۃً اگر وہ عرصۂ دراز تک رہوین تو اونہین امراض مزمنہ× کہتی ہین + امراض غیر مزمن مین بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ مریض نہ تو صحیح البدن ہوتا ہی اور نہ مرتا ہی بلکہ مرض مزمن ہوجاتا ہی یعنی شدت مرض کی تو کم ہوجاتی ہی مگر وہ مدت تک رہتا ہی + پس واضح ہوا کہ اطلاق مزمن و غیر مزمن کا امراض پر اونکی مدت قیام پر منحصر ہی *

بعضون نی اور دو قسمین امراض کی بموجب اونکی شدت اور ضعف کے تجویز کی ہین یعنی اگر اونمین شدت یا ہیجان تمام اجزا کا ہو تو اونہین شدید کہتی ہین اور جو شدت و جوش بالکل ہووی تو لفظ ضعیف اونکی ساتھہ لاتی ہین + تمکو دریافت ہوجاویگا کہ بعض اشخاص بلکہ اکثر آدمی الفاظ شدید اور ضعیف اور غیر مزمن اور مزمن کو مترادف مستعمل کرتی ہین لیکن یہہ ایسی غلطی ہی کہ ہمکو تمہاری محفوظ رہنی کا اوس غلطی سی بڑا فکر ہی + یہہ بات ضرور نہین ہی کہ ایک مرض غیر مزمن مین علامتین شدت کی بہی موجود ہووین اور نہ یہہ لازم ہی کہ مزمن مرض مین علامات شدت کی نپائی جاوین +

× Acute اقیوٹ × Chronic خرونِق

امراض ریختہ مین ہر روز وہ ایسی ہی بات دیکھنی مین آتی ہی + روزمرہ کے
استعمال مین اونھین غیر مزمن یا مزمن اور شدید یا ضعیف کہتی ہین یعنی
لفظ غیر مزمن ساتہہ لفظ شدید کی اور مزمن کو ساتہہ ضعیف کی بی اعتنائی سے
بولتی ہین پس در صورت مزمن ہونی مرض کی معالج ابتدا مین وہ تدبیرین علاج
کی نکریگا جو غیر مزمن ہونیکی حالت مین کی جاتین اسواسطیکہ وہ یہہ خیال کریگا
کہ بسبب مزمن ہونی مرض کی شدت تو نہووے گی مگر قباحت آہستہ آہستہ
چلی جانی مرض کی البتہ ہی اور استعمال مین لانا اون علاجون کا جو واسطی مرض شدید
غیر مزمن کی معین ہین نامناسب ہوگا + بلکہ ہر روز وہ ایسی ایسی صورتین
امراض ریاحیہ کی دیکھنی مین آتی ہین جو چھہ مہینی یا ایک سال بلکہ اس سی بہی
زیادہ تک رہی ہین اور اونھین تمام علامتین ایک مرض غیر مزمن کی پائی گئی
ہین یعنی اگر سرعت نبض کی نہو تو بہی حرارت اعضا مین ہوتی ہی اور جو خون لیا جاتا
تو وہ شورش نما ہوتا ہی یعنی دلالت کرتا ہی کہ اعضا مین گرمی ہی + پس اگر تم
شدید اور ضعیف کو مترادف غیر مزمن اور مزمن کا تصور کرو تو یہہ غلطی
فاحش ہوگی اسواسطے کہ امراض غیر مزمنہ مین لفظ غیر مزمن سی صرف مقصود
قلیل مدت تک مرض کا قیام کرنا ہی اور امراض مزمنہ مین لفظ مزمن سی مراد
فقط یہہ ہی کہ بہت مدت تک مرض رہی + بالعکس اسکی لفظ شدید سے
شدت خلل کی جو تمام بدن یا کسی جزو بدن مین ہو مفہوم ہوتی ہی اور لفظ
ضعیف سی وہ تغیرات جو بتدریج ہوتی جاتی ہین یا جنمین شدت
نہین ہوتی مستفاد ہوتے ہین + مرض مزمن شدید اور غیر مزمن

Rheumatism روماتیسم × Buffed رفقہ

ضعیف ہوسکتا ہی + ممکن ہی کہ غیر مزمن مرض والے کی ساری طاقت سلب ہوجاوی اور جمیع افعال و حرکات بدنی نہایت کاہلی اور کسل کے سات جاری رہوین + یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ غیر مزمن اور مزمن ایک شی ہی اور شدید و ضعیف دوسری شی + مرض غیر مزمن مزمن نہین ہوسکتا مگر ضعیف ہونا اوسکا امکان رکہتا ہی اور مرض مزمن غیر مزمن نہین ہوگا اگرچہ اوسکا شدید ہونا ممکن ہی *

امراض از روی ایک نہج پر رہنی کی ہی اپنی مدت قیام تک ایکدوسری سی مختلف ہوتی ہین + بعضی امراض انتہا تک ایکہی حالت پر رہتی ہین اور ابتدا سی انتہائے مرض تک اونمین کوئی بڑا اختلاف وقوع مین نہین آتا ایسی امراض کو مستمرہ کہتی ہین + اور امراض مین اوقات معینہ مین بہت تخفیف ہوجاتی ہی + اس صورت کے امراض کا نام غیر مستمرہ⊕ ہی + علامتین اونکی بالکل دفع ہونی مرض تک تمام و کمال جاتی نہین رہتین لیکن اوقات مذکورہ مین شدت اونکی اسقدر کم ہوجاتی ہی کہ اونکو ایک نوع علیحدہ گنتی ہین یعنی غیر مستمرہ + بعضی امراض اوقات معینہ مین بالکل زائل ہوجاتے ہین اور جب تک کہ اثر اونکا آدمی پر رہتا ہی تب تک خاص اوقات مین دورہ کرتی ہین انکو امراض ذات الادوار×× کہتی ہین تپ مین خصوصا یہ بات ہوتی ہی + اگر تپ فی الجملہ ایک نہج پر رہے اور نہ تو کبہی بالکل مفارقت کری اور نہ چوبیس گہنٹو مین وقت مفارقت تک بہت خفیف ہوجاوے تو اوسکو تپ غیر نائبت کہتے ہین +

* Continued کونٹینیو د ⊕ Remittent رمیٹنٹ ×× Intermittent انٹرمٹنٹ

ممکن ہی کہ وہ ایک دن یا ایک ہفتہ یا چند ہفتون تک باقی رہی + اور امراض مین گرمی دفعتہ گہٹ جاتی ہی + سرعت نبض کی اور تشنگی اور تمام اور نشانیان کسی خاص وقت مین درمیان چوبیس گہنٹون یا شاید کچہہ زیادہ عرصہ سے کم ہو جاتی ہین لیکن بالکل جاتی نہین رہتین اس طور کے تپ کو نایبہ کہتی ہین + بعضے امراض بالکل مفارقت کر جاتی ہین + مریض کسی خاص گہنٹہ مین ماندہ ہو جاویگا اور کئی گہنٹون تک بیمار رہویگا اور پہر بالکل اچہا ہو جاویگا مگر کسل اعضا شاید باقی رہی ایسی مرضونکو ذات الادوار کہتی ہین *

بیان مذکور الصدر سے واضح ہوا کہ امراض بسبب تاثیر کرنیکی افعال یا ترکیب مین اور از روی خاص یا عام ہونی کی اور بموجب غیر مزمن یا مزمن اور شدید یا ضعیف اور نایبہ اور غیر نایبہ ہونی کے مختلف الاقسام ہین + امراض مین قطع نظر اور باتون کی بسبب اونکی خواص ذاتیہ کی بہی بہت سا اختلاف ہوتا ہی + علی ہذا القیاس اونکی اسباب مین بہی + بعضی امراض صرف بسبب وقوع اختلاف بعض اون امور سے جو قیام زندگی کی لئی ضروری ہین پیدا ہوتی ہین مثلاً بباعث زیادتی حرارت یا زیادتی رطوبت یا زیادتی غذا کی یا نکلنی خوراک یا اچہوتی ہوا یا کمی خوراک یا ہوا کی + اور امراض خاص سببون سی ظہور مین آتی ہین یعنی بباعث تاثیر خاص چیزون کی جنکا حال کچہہ سمجہہ مین نہین آتا + مثلاً تپ لرزہ جو محض بسبب بخارات کی پیدا ہوتا ہی اور چیچک اور تمام وہ امراض جو بباعث خاص قسم کی زہر کی وقوع مین آتی ہین اسی قسم کے ہین +

علی ہذا القیاس امراض از روے تاثیر پیدا کرنی کی کسی خاص عضو پر بہی
جداگانہ ہوتی ہین + بعضی امراض ایسی ہین جو اکثر ہر عضو بدن پر ظہور
کرسکتی ہین + چنانچہ جلن ایسی ہی ہوتی ہی کہ وہ ہر جزء بدن پر جسمین
عروق ہین پیدا ہوسکتی ہی مگر بعض ایسی امراض ہین کہ وہ صرف خاص
اعضا مین پیدا ہوتے ہین + مثلاً تاثیر ذیابیطس[×] کی یعنی بول کا شیرین
ہوجانا جہان تک کہ ہماری راے کام کرتی ہی صرف گردہ پر ہوتی ہی
اور میلان پیدا کرنی پتہری صفراوی کا زہرہ مین ظاہرا کسی اور
جزء پر سوای مجاری اور غدود صفراوی کی اثر نہین کرسکتا +
پس واضح ہوا کہ علاوہ تمام صورتون مذکور الصدر کے اختلاف امراض
مین باعث انکا اونکی عارض ہونی کی کسی عضو پر تمام بدن مین سی یا سبب اونکی
منحصر ہونیکی خاص اعضا پر ہی ہوتا ہی *
اسباب امراض کی مصنفین نی اکثر دو قسمین کی ہین ایک غیر واصل[*] اور
دوسری واصل[*] + اور مصنفون نے غیر واصل کی پہر دو نوع بیان
کی ہین ایک سبب ممہد[^] یعنی طیار کرنی والا اور دوسرا محرک[°] + لفظ سبب
کا ان صورتون مین بالکل جداگانہ معنی رکہتا ہی + جب ہم ذکر اسباب
غیر واصل کا کرتے ہین تو اوسوقت معنی اونکی جداگانہ اسباب واصل سے
مفہوم ہوتی ہین + نفس الامر مین سبب مرض کا صرف غیر واصل ہی

[×] Diabetes – [*] Remote cause – ریموٹ قاس [*] Proximate cause – پروکسیمیٹ قاس
[^] Predisposing cause – پریڈیسپوزنگ قاس [°] Exciting cause – اکسیٹنگ قاس

ہو سکتا ہی + مثلاً سبب غیر واصل تپ کا ممکن ہی کہ غذای ناموافق اور
غم و فکر ہو اور سبب غیر محرک بموجب رائے البعض کی ایک خاص وبا +
پہلی قسم کے اسباب غیر واصل کو بیتہو کہتی ہین + اونکی باعث سے
بدن مغلوب ایسی چیز کا ہو جاتا ہی جس مین میلان پیدا کرنے مرض کا
ہوتا ہی + سبب غیر محرک شاید کچھ اثر نہ پیدا کر سکتا الا جس صورت مین
کہ بدن پہلی سی اوسکی لئے آمادہ کیا جاتا اور ممکن ہی کہ باعث پیشتر سی
آمادہ ہونی بدن کی کوئی تاثیر وقوع مین نہ آتی اگر سبب محرک موجود
نہوتا + پس وہ صورت جو جسم کو میلان مغلوب ہونی مرض کا دیتی ہی
سبب بیتہو کہلاتی ہی اور وہ جو حقیقت مین مرض کو اوٹھاتی ہی سبب محرک
ہی اور ان دونو کو ملا کر اسباب غیر واصل کہتی ہین + وجہ تسمیہ اونکی
ہمکو یہہ معلوم ہوتی ہی کہ اسباب مذکورہ خود مرض سی کچھہ فاصلہ پر ہوتی ہین
اور سبب واصل بہر کیف متصل ہوتا ہی اور ایک معنی کی رو سے
خود مرض ہی *

استعمال اس لفظ کی سی طالب علم کا فہم کمال حیرت مین ہو جاتا ہی + تم البتہ
یہہ تصور کروگی کہ مرض سوائے مرض ہونی کی اور کچھہ زیادہ نہین ہو سکتا اور
اوسکو سبب واصل کہنا لغو ہی لیکن ہم اسکا باعث بیان کردین گی + جاننا چاہئے
کہ بروقت ذکر کرنے تعریف کسی خاص مرض کی ہمکو صرف دو امور تعریف مین
داخل کرنی پڑتے ہین جنکو کہ ہم دیکھتی ہین + یہہ بعینہ طریق اوس شخص کا
ہی جو خواص اشیا سی واقف ہی کیونکہ دو بیچ بیان تعریف کسی پہل یا کسی

Predisposing cause — Exciting cause
پریڈیسپوزنگ کاز — ایکسائٹنگ کاز

معدنی شی کے محض اون باتون کو ذکر کرتا ہی جو محسوس ہوتی ہین اور تمام علامات اوسکی مذکور ہوتی ہین + اسی طرح تعریف مرض ہی بیان ہوتی ہی + مثلاً یرقان کے ذکر مین زردی جلد اور آنکھون اور ناخنون کی اور سفیدی براز اور تیز رنگت بول کی سب بیان ہوتی ہین + ان علامات سے تم یہہ کہتی ہو کہ اس شخص کو بیشک یرقان ہی + اب جاننا چاہیی کہ یرقان اس مرض کا حقیقت مین نام نہین ہی بلکہ اجتماع علامتون کو جو مریض مین پائی جاتی ہین یرقان بولتی ہین + یہان سی واضح ہوا کہ اطبا لفظ مرض کو واسطے بیان ایک تنہا سبب کے استعمال مین نہین لاتی بلکہ واسطی مجموعہ علامات کی + اب مثلاً صرع کو لو اور دیکھو کہ اوس مین آدمی زمین پر گر پڑتا ہی اور جھاگ اوسکی منہہ سی نکلتی ہین اور ہر ایک عضو مین اوسکی تشنج ہوتا ہی اور کچھہ ہوش و حواس نہین رہتا + بعد موقوف ہونی جھاگون اور تشنج کی بیخبر پڑا رہتا ہی + ایسی آدمی کو مصروع کہتی ہین + مجموعہ ان خاص علامتونکا جو نوبت بنوبت ظہور مین آتی ہین مرض صرع کہلاتا ہی + کلن صاحب کے اور اور تعریف الامراض کی کتابون مین تعریف مرض محض بموجب علامات کی قلمبند ہی کوئی رای اور کوئی سبب اون مین مندرج نہین + تم صرف علامات مرض کو دیکھہ کر اونہین علامتون کو مرض کہتی ہو اور یہی کہنا درست و بجا ہی + لیکن علامات مذکورہ کی لئے ایک سبب ضرور ہی + صرع کی تکلیف کا بہی کوئی سبب چاہئی + صفرا کی نئی ہی جو مرض یرقان مین خون مین جا ملتا ہی اور بول مین ظاہر ہوتا ہی مگر براز تک راہ نہین پاتا ایک

Jaundice - Epilepsy - Cullen
جانڈس - ایپلیپسی

سبب در کار ہی + سبب صرع یا یرقان کا وہ حالت ہی جو تمام
ان تاثیرون کو پیدا کرتی ہی اور اُسکو سبب واصل کہتی ہین + اگر بسبب
آجانی ایک ٹکری ہڈی کی دماغ پر صرع پیدا ہووے تو تم کہوگی کہ سبب
واصل اس صرع کا ہڈی کا ٹکڑا ہی + اگر بسبب اٹکنی ایک پتھری کی
مجری کبد مین صفرا اخراج نپاوی تو تم یون کہوگی کہ اٹکنا پتھری کا سبب
واصل یرقان کا ہی + پس واضح ہوا کہ سبب واصل حقیقت مین خود
مرض ہی یعنی مرض واقعی جس سے علامتین پیدا ہوتی ہین + اسباب
غیر واصل وہ ہین جو پہلی سی مرض کی طرف مائل کرنیکی لئی ہون یا حقیقت
مین اوسی پیدا کرتی ہین + سبب واصل اوس حالت کا نام ہی جسکو
اسباب متہیہ اور محرک نی پیدا کیا ہی اور یہہ حالت جبکہ موجود ہوتی ہی تب
تمام علامات ظاہری یعنی تغیرات محسوسہ پیدا کرتی ہی *
لفظ مرض جبکہ تم کسی خاص تکلیف مین بیان کرتی ہو علم تعریف امراض مین
صرف واسطی ایک مجموعہ علامات اور اوس شئی کی جو سمجہہ مین آسکی اور
محسوس ہوتا ہی + علم تعریف الامراض مین اطلاق لفظ مرض کا تمام ان
علامتون کے سبب کی لئی نہین چاہئی بلکہ اوس کو سبب واصل کہنا
چاہئی + لیکن تم دریافت کرلوگی کہ بیان الامراض کی جاننی والی یہہ سوال
کیا کرتے ہین کہ اس صرع مین اصل مرض کیا ہی + اس یرقان مین کیا اصل
مرض ہی + آیا بڑی پنکریاس پھول جاتا ہی اور مجاری صفرا کی دب جاتی ہین + یا ایک پتھری اٹکی

Proximate cause — Nosology — Pancreas —
پروکسیمیٹ قاس — نوسولوجی

وہان آکٹ رہی ہی + آیا یہہ مرض سکڑ جانا اطراف مجاری کا ہی یا کچھہ اور +
لیکن یہہ اور معنی لفظ مرض کے ہین اور تمکو یہہ جاننا ضروری ہی کہ ماہران علم
تعریف الامراض اور ہم بہی اس لفظ سی ایک مجموعۂ علامات مراد رکہتی ہین
اور سبب واقعی جو اصل اون علامات کا ہی مقصود نہین ہی اسو اسطی کہ گو ہم
یون کہین کہ یہہ فی الحقیقت مرض ہی مگر وہ ایسا خیال نہین کیا جاتا بلکہ اوسکا نام
سبب واصل ہی *

اب ہم کو یقین ہی کہ بسبب بیان وتفصیل مذکور الصدر کے تم اوس خلط سی محفوظ
رہوگی جو بغیر مفصل ذکر کیا جانی کی ظہور مین آتا اس لئی کہ بباعث نہ سمجھنی
اس امر کی تم دیکھوگی کہ اکثر اشخاص کو لفظ مرض کی معنی مین ابہام رہتا ہی
یعنی وہ صاف نہین کہہ سکتی کہ مرض کسکو کہتی ہین اور کسکو نہین کہتی +
یہہ بات جان لینی چاہئی کہ ایک مجموعہ علامتون کا جو ترتیب سے ایک بعد
دوسری کی نمودار ہو یا ایک خاص مجمع مین شامل ہو مرض کہلاتا ہی اور
سبب صریح تمام ان علامتون کا جسکو بعضی آدمی مرض حقیقی کہتی ہین اطبائی
کامل کی نزدیک سبب واصل کہلاتا ہی *

اب ہم تشریح واقعی بعض اصطلاحون اس فن کے جو اس کتاب مین مذکور
ہونگی کرتی ہین کیونکہ جب تک اونکی معنی خوب سمجھہ نجاوین گی تب تک
دریافت کرنا مطالب مندرجہ اس کتاب کا ناممکن ہوگا + تمام مسائل
مرض کو علم امراض عامہ[1] کہتی ہین + علم الامراض[2] بیان مرض کو کہتی ہین

[1] General Pathology.— جنرل پاتھولوجی

[2] Pathology.— پاتھولوجی

اور علم افعال وہ علم ہی کہ جس مین بیان ہوتا ہی اون افعال طبعی کا کہ جو حالت صحت مین ہوتے ہین + مقصود ہمارا اس سے البتہ فقط علم افعال نہی + علم امراض عامہ مین اکثر چار فن شامل ہوتی ہین + اول علم تعریف امراض عامہ[1] یعنی حال امراض کا عموماً اور بڑی انواع کا جو اون مین ہین + دوم حال علامات مرض کا جسی علم العلامات[2] کہتی ہین + سوم اسباب مرض جسکو علم الاسباب[3] کہتی ہین + چہارم معالجہ مرض یعنی علم المداوی[4] *

علم امراض فقط عام ہی نہین ہوتا بلکہ خاص بہی ہوتا ہی جس مین خاص امراض مذکور ہوتی ہین + اور اگر لفظ انواع کا علم تعریف الامراض کی ساتہہ لگایا جاوے تو اوس سی نوعین امراض کی مراد ہوتی، مین یعنی داخل کرنا اون مختلف امراض کا جو ہمکو عائد ہوسکتی ہین اونکی انواع مین + پہلے ہم کلیات امراض کی بیان کرتی ہین + امراض کی دو قسم ہین ایک جزئی اور دوسری کلی + جزئی ہونی کی صورت مین بہی وہ اکثر بتدریج تہوڑی یا بہت تاثیر عام پیدا کرتے ہین + امراض اپنی علامات اور طرق مین بموجب اوس جوہر کے جسپر وہ اثر کرین مختلف ہوتی ہین + تم جانتی ہو کہ جسم ایک تعداد معینہ جواہر سے بنا ہوا ہی اور کہ مختلف اعضاے جسمانی خاص جواہر سی بنی ہین + اب یہہ معلوم کرنا چاہئی کہ بعض

[1] Nosology - [2] Semeiology - [3] Aetiology - [4] Therapeia. —

[1] نوسولوجی [2] سیمیولوجی [3] آیٹولوجی [4] تیرپیا

امراض بعض جواہر پر اثر کرتے ہین اور اور امراض اور جوہرون پر
اور علامات وطریق اونکی بباعث اوس جوہر کی جسپر تاثیر مرض پہونچتی
ہی سوئثر ہوتے ہین + مثلاً جلن کو لو + پس اگر اثر جلن کا ایک غشا[1] پر ہو
جس مین رطوبت رقیقہ مائیہ ہو تو علامتین اوسکی بہت مختلف ہوتی ہین
اون علامتون سے جبکہ تاثیر جلن کی ایک جسم لزج لین[2] پر ہو +
یہہ علامتین اور بہی بہت مختلف ہوتی ہین جبکہ جلن جلد پر ہو یا ہڈی پر +
علامات مرض ہی بموجب اوس عضو[3] کے کہ جسپر وہ اثر کرین نہایت
مختلف ہوتی ہین + ممکن ہی کہ امراض ایک تمام عضو مین ہون یا
ایک خاص جوہر مین جو ایک خاص عضو مین ہی + پس جبکہ کوئی
خاص عضو ماؤف ہو تب بباعث رئیس ہونے عضو مذکور کے
تمام جسم مین اور بسبب اوس فعل کی جو وہ صحت مین کرتا ہی اور بباعث
تمام متعلقات اوس عضو کی علامات مین بڑا اثر پایا جاتا ہی + مثلاً جلن
انگلی کی چندان تکلیف دہ نہین ہوتی شاید درصورت ہونی کی معدہ
مین مہلک ہو گو جلن مذکور جسقدر اونگلی پر تہی اوس قدر معدہ مین
ہووے + ایک چہوٹا قرحہ جو درصورت ہاتہہ پر ہونی کی بالکل ہی
بی حقیقت ہوتا ہی ممکن ہی کہ جان لیوی اگر معدہ مین پڑ جاوے +
ایک آفت دماغ یا دل کی سے بہت مختلف نتائج پیدا ہو سکتی ہین
بلکہ ایک درجہ خطر کا بہت مختلف اوس حالت سی پیدا ہوتا ہے

[1] Serous membrane - [2] Mucous membrane - [3] Organ

[3] اورگن   [2] میوکوس ممبرین   [1] سیروس ممبرین

جبکہ آفت مذکور دکئی اور اعضا مین ہووے * علی ہذا القیاس امراض بموجب شدت یا ضعف فعل کی جو ان مین ہو بہت مختلف ہوتی ہین + بعض امراض مین فعل عضو ماؤف کا بہت اور شدید ہوتا ہی + خلقی حرکات اوسکی بڑہی ہوئی معلوم ہوتی ہین + جو کچھہ صحت مین کیا جاتا ہی اوس سے دس گونہ زیادہ مرض مین ہوتا ہی اگر بہت ہو تب ہی تہوڑے وقت تک جب تک کہ طاقت سلب ہو جاتی ہی اور رفتہ رفتہ صحت نصیب ہوتی ہی + بعضے امراض مین ابتدا ہی سے یا قریب اوسی وقت سی ضعف فعل ہوتا ہی + خلقی افعال عضو ماؤف کی بہت کم ہو جاتے ہین پس ایسی مرض کی حالت مین افسردگی ہوتی ہی اگر عضو ماؤف ذی حس ہو جیسا کہ جلد جسم کی ہوتی ہی تو ممکن کہ درد بشدت ہو جاوے + اگر عضو ماؤف اسطرح کا ہی کہ اوسکا فعل حرکت ہووے تو ممکن ہی کہ درد شدید ہو اور انجام کار مڑوڑ یا اینٹھہ ہو جاوے + بالعکس اسکی ممکن ہی کہ حس مین کمی آجاوے یعنی بالکل سُن کی حالت اور بیخبری ہو اور طاقت جنبش کے اسقدر سلب ہو جاوی کہ عضو ماؤف مریض کے نزدیک بیکار محض ہو + سوای ازین اگر عضو مذکور سے رطوبت نکلتی ہی تو ممکن ہی کہ وہ بافراط ہو اور اگر اخراج نپاوے تو استسقا یعنی جلندر ہو جاویگا + بالعکس اسکی شاید رطوبت بہت کم ہو پس درصورت ماؤف ہونی گردہ کی بول نہ بنی گا اور جلد کی ماؤف ہونی کی حالت مین جلد بالکل خشک ہوگی *

ا
Dropsy. -

ا
ذربینی

* بعضی امراض مین منجملہ ان آزاردن کے جو ترکیب جسمانی پر اثر
کرتی ہین عضو ماؤف اپنی حالت اصلی کی نسبت بہت بڑہ جاتا ہی +
بالعکس اسکی بعض امراض مین اعضای ماؤف سکڑ جاتے ہین اور چہوٹے
ہو جاتی ہین + بعضے مرضون مین اعضای مذکور نہایت سخت بن جاتے
ہین پس باوجود ملایم ہونیکی خلقت مین وہ حالت مرض مین مانند جبنی ہڈی
کی کرخت ہو جاتی ہین اور بعض اوقات بالکل استخوان ہی بن جاتی ہین +
برخلاف اسکی بہت سخت اعضا گاہ گاہ نہایت ملایم ہو جاوینگے
اور ہڈی اسقدر نرم ہو جاویگی جیساکہ پٹہا ہوتا ہی + ہمنی اپنی آنکہون سے
جگر کو مانند گودی کی تین دن مین ملایم ہو گیا ہوا دیکہا ہی *

اعضای ماؤف بہت ممتلی ہو جاتے
ہین یعنی بسبب جمع ہونی مائعات کی پہول جاتی ہین اور اسکی دو صورتین
ہین ایک جزئی دوسری کلی + اجتماع مواد یا تو ایک جای پر ہوگا
یا تمام جسم مین + اور صورتون مین اعضا مائعات سی خالی ہو کر
سکڑ جاتی ہین اور اسکی ہی وہی دو نوع ہین جو مذکور ہوئین *

علی ہذا القیاس تغیر جوہر اور تبدل اوصاف
مائعات مین واقع ہوتا ہی + تغیر جوہر کی صورت مین قطع نظر سختی اور
ملایمیت اور سوکہا لگنی کی جوہر اعضای ماؤف کا بالکل مختلف حالت صحت
سی ہو جاتا ہی + یہی حال مائعات کا ہی وہ اکثر اپنی صورت اصلی سے
بالکل متغیر ہو جاتی ہین + بول بعضی اوقات حقیقت مین اصل بول
نہین رہتا اور صفرا بعض دفعہ ایسا زرد رنگ ہو جاتا ہی کہ شناخت

مین نہین آتا ÷ یہی حال خون کا ہی دو بعض اوقات مین صرف پانی سا پتلا سرخ سا ہوتا ہی *

یہہ اختلافات امراض کے جو مذکور ہوئی عمدہ قسم کی ہین + سوای انکی بہت سی اور انواع بہی ہین جو کم و بیش اتفاقی تصور کیجاتی ہین یعنی وہ جو مرض کی خاصیت اور طریقہ مین کچہہ اثر نہین کرتین + مثلا بعض امراض موروثی ہوتی ہین لیکن موروثی ہونی کی جہت سے اونکی خاصیت اور عرصہ قیام مین کچہہ تفاوت اصلا واقع نہوگی لیکن بعضی مرض ایک خاص شخص مین موروثی ہوسکتی ہین اور اور امراض موروثی نہین ہوتے یعنی بزرگون سے اولاد تک نہین پہونچتی مگر باوجود اِسکی اوس خاص شخص مین خلقی ہوتی ہین ÷ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ امراض اوس شخص مین وقت خلقت ہی سی ہوتی ہین اور انکو صرف امراض ذاتی کہتی ہین ÷ ممکن ہی کہ مرض ذاتی موروثی ہو لیکن ایسا ہونا اوسکا ضروری نہین ہی ÷ جمیع امراض سوای موروثی اور ذاتی کے حصولی کہلاتی ہین *

اب جاننا چاہئی کہ انواع امراض کی دو اور ہین ÷ بعض اوقات وہ درجۂ اول کے ہوتی ہین اور بعض اوقات درجۂ دوم کی ÷ بعض دفعہ مرض جو عائد ہوتا ہی قسم اول کا ہوتا ہی لیکن کبہی بعد وقوع ایک مرض کی دوسرا مرض شامل اوسکی ہوجاتا ہی یعنی انکی

Connate[1] - Congenital[2] - Acquired[3] -
Primary[4] - Secondary[5] -

[1] کنیت [2] کنجینٹل [3] اکوئرد [4] پرئمری [5] سکنڈری

ساتھہ ایک اور مرض مل جاتا ہی یا ایسا میلان طبع پیدا کر دیتا ہی کہ دوسرا روگ ظہور مین آتا ہی مگر مرض کی خاصیت مین بسبب درجہ اول یا درجہ دوم کی ہونی کی کچھہ تفاوت نہین واقع ہوتی *

بعض اوقات امراض کی تین قسمین اور بیان کی جاتی ہین + اگر ایک مرض اتفاقاً کسی ایک خاص شخص کو عائد ہو تو وہ مرض مخصوص بالشخص ہے[1] + پس جبکہ ایک آدمی بسبب سردی کھانی کی شُشش یا امعا کی جلن مین مبتلا ہوتا ہی تو یون کہتی ہین کہ وہ مرض مخصوص بالشخص مین گرفتار ہی + یہہ صورت علیحدہ ہی کسی اور کی سات مشترک نہین اسواسطیکہ سبب اسکا کوئی عام اور شایع امر نہین ہی + لیکن اگر وقوع امراض کا کسی سبب عام اور غیر مزمن سی ہو اور اکثر خلق کی تئین اوسنی تکلیف پہنچی تو وہ امراض العام کہلاتی ہین[2] + یہانسی ظاہر ہی کہ درمیان امراض مخصوص بالشخص اور امراض العام کی ایک نوع کا مقابلہ ہی کیونکہ امراض پہلی قسم کے وہ ہین جو گاہ گاہ اور اتفاقاً کسی خاص سبب سے کسی خاص متنفس کو واقع ہون اور دوسری قسم کی وہ ہین جو باعث کسی عام و شایع سبب کے اکثرون کو عائد ہوتی ہین + تیسری قسم امراض کی مخصوص بالمقام ہی[3] یعنی جبکہ وہ ایک خاص وقت مین کسی تاثیر عام سی جو تمام رعایا مین سرایت کری پیدا ہون بلکہ وقوع اُنکا خاص سببون مقرری اور ذاتی ایک خاص مقام کی سی ہو یعنی خاص مقامونسی جہانکہ لوگ بستی ہون اسباب امراض نکلین اور جو آدمی وہان

[1] Sporadic — سپورادیق
[2] Epidemic — اپدیمیق
[3] Endemic — اندیمیق

جاوین اونپر اثر اونکا ظہور نہین آوے اور جو وہان نجاوین تو محفوظ رہین
* یہہ ما بہ الامتیاز درمیان امراض مخصوص بالمقام اور امراض العام
کی ہی * پہلی طرحکی امراض فقط کسی خاص مقام کے رہنی والون سے
تعلق رکھتی ہین اور دوسری طرح کے وہ ہین جو ایک عام سبب سے
بعض اوقات ظہور مین آتے ہین اور کسی خاص مقام ہی مین اثر اونکا نہین ہوتا بلکہ
اکثرون کو خلق مین سی تکلیف پہونچتی ہی *

ایک اور صورت فرق امراض کی جس سے بیچ خاصیت اور طریقہ اور
معالجہ امراض کے کچہہ خلل نہین آتا یہہ ہی کہ شاید وہ ایک عام سبب سے
پیدا ہون یا ایک مرض متعدی سے * بعض امراض متعدی ہین اور
بعضی نہین لیکن خواص علامات کی متغیر نہین ہوتے پس ہمکو ہمیشہ
اس بات مین شک رہتا ہی کہ آیا فلانا مرض متعدی ہی یا نہین ہی *
خود مرض مین کوئی ایسا امر نہین پایا جاتا کہ جسکی سبب سے ہم اوسکو بالفعل
متعدی کہہ سکین پس بڑی بڑی مباحثہ درباب متعدی اور غیر متعدی
ہونی بعض خاص آزارون کی جاری رہتی ہین *

علی ہذا القیاس امراض از روی اوقات وقوع کی بہی جدا گانہ ہوتے ہین
یعنی ربیعی اور صیفی اور خریفی اور شتوی * اور اتفاقی اختلاف مرض کے
باعث اونکی مقام وغیرہ سے پیدا ہوتی ہین یعنی وہ یا باطنی ہون گے
یا ظاہری یا منتقلہ یا مستقرہ * اگر وہ ایک خاص عضو سی رفع ہوجاوین
اور دوسری مین نمودار ہون تو اونکو امراض منتقلہ کہتی ہین * اگر مرض دفعۃً

میٹسٹاٹیق Metastatic - کونٹیجیوس Contagious -

دفعتہً ایک عضو مین سے جاتا رہی اور دوسرا عضو ماؤف ہوجای تو یون
کہتی ہین کہ نقل مقام ہوا *

امراض مین بباعث عرصہ اونکی قیام کے بہی اختلاف واقع ہوتا ہی +
شاید یہہ بات یاد رکہنی کافی ہوگی کہ مرض غیر مزمن سی مراد وہ مرض ہے
جو درمیان چودہ دن کے رفع ہوجاوی اور بعض امراض ایسی ہین
کہ بیس روز کی اندر مفارقت کرتی ہین + اگر نوبت مرض کی بیس روز
تک یا بیس دن سی زیادہ پر پہونچی تو اوسکو مزمن تصور کرسکتی ہین +
اگر اور کوئی نہین تصور کری تب بہی ہم خیال کرتے ہین کہ مریض اوسکو
مزمن ہی گنی گا *

امراض کی اور تین نوع بہی بیان کی جاتی ہین مستمر اور غیر مستمر اور
ذات الادوار + امراض مستمر اکثر دو طرح پر ہوتے ہین ایک تو
ایسی امراض جو آخر تک ایکہی طریق پر رہتی ہین اور دوسرے وہ امراض
جو مختلف اوقات مین کم ہوتی جاتے ہین اور غیر مستمر کہلاتی ہین +
تم اکثر اشخاص کو دیکہتی ہو کہ وہ مرض مستمر کو غیر مستمر سے علیحدہ
ذکر کرتے ہین اور یہہ ایسا مشہور ہی کہ یہہ امتیاز کرنا بجا ہی لیکن
بعضی آدمی اس سے زیادہ امتیاز دونو مین کرتی ہین اور لفظ
مستمر کو واسطی بیان ایسی مرض کی استعمال مین لاتی ہین جو آخر تک

Acute. Chronic. Continued.
Remittent. Intermittent.

اقیوت خرونِک کونٹینیود رمیتنت اِنٹرمیتنت

ایکہی نہج پر رہتا ہی اور غیر مستمر سے وہ مرض مراد رکہتی ہین جو اگرچہ
کبہی بالکل تو زائل نہین ہوتا مگر مختلف اوقات مین کم ہوجاتا ہی + لیکن
بعضی امراض ذات الادوار ہوتے ہین + وہ درمیان مین بالکل
زائل ہوجاتی ہین اور پہر ظہور مین آتی ہین + اگر امراض ذات الادوار
اوقات معینہ مین ظہور کرین اور رفع ہوجاوین تو وہ ذوالنوب کہلاتے
ہین + مرض ذوالنوبت بالضرور ذات الادوار ہوتے ہین لیکن یہہ ضرور
نہین کہ امراض ذات الادوار نوبتی بہی ہون + امراض ذات الادوار
مین صرف وقفہ ہوتا ہی اِس سی کچہہ مطلب نہین کہ کسوقت اور کسطرح پر
واقع ہون لیکن امراض نوبتی مین وقفہ وقت معین کا بہی درکار ہوتا ہی
+ موجود ہولی مرض ذات الادوار کو باری کہتی ہین اور اوسوقت کو
جو درمیان مین گذرتا ہی وقت الراحت اور وقفہ کہتے ہین *

بیان تفصیل معانی اتی

اصطلاحات سی مجہے اندیشہ ہی کہ مطالع کرنے والون کو تکلیف نہ پہنچی لیکن
پیش از ذکر کرنی خاص امراض کے خوب طرحسے سمجہہ لینا اصطلاحات
مذکورہ کا نہایت ضروری ہی + اب ہم مشرح بیان اسباب
مرض کا کرینگے *

اسباب غیر واصل جو پہلی مذکور ہوئے دو طرح پر ہین ایک متہیّو
دوسرا محرک *

1 Periodical.— 2 Paroxysm.— 3 Intermission.—
4 Remote.— 5 Predisposing.— 6 Exciting.—
پریڈسپوزنگ ایکسائٹنگ ریموٹ انٹرمشن پاروکسیزم پریوڈکل

اسباب متہیو بہت سی صورتون پر منحصر ہوتے ہین + مثلاً ہر ایک خاص
زمانہ عمر مین میل طرف خاص مرضون کے ہوتا ہی + بچہ کا میل ایک قسم
کی مرض کیطرف اور جوان کا اور کی طرف اور بالغ کا تیسری کی اور
بوڈہی کا ایک بالکل مختلف نوع کے مرض کیطرف ہوتا ہی + آب وہواسے
بہی بڑا اختلاف میل مرض مین واقع ہوتا ہی + موسم سال کو بہی علی القیاس
بڑی تاثیر ہوتی ہی + عادت آدمی کی اعتدال خورد ونوش اور طریق
زندگی مین خاص اثر پیدا کرتی ہی + یہہ تمام صورتین جو بیان ہوئین
میلان مختلف امراض کیطرف دیتی ہین + بعض امراض مین میلان
طبیعت اسقدر درکار نہین ہوتا جتنا کہ عدم میلان کا مثلاً عارضہ
چیچک[1] اور گرمی دانہ[2] اور ڈبہ[3] کا ہر ایک شخص کو ہوسکتا ہی اور ہم
یہہ نہین کہہ سکتی کہ ان امراض مین میلان طبیعت کا پہلے سی ہوتا ہی
ایسے اشخاص جنکو کہ عوارض مذکور نہین ہوتے بہت کم ہین اور
اگر یہہ امراض باوجود موجود ہونی وبا کے وقوع مین نہ آوین تو
ہمارا یہہ کہنا بجا ہوگا کہ میل طبیعت فلانی شخص کا اونکی طرف نہین ہی
مگر جو اشخاص کہ اون امراض مین گرفتار ہو جاوین اونکو یون نہین
کہہ سکتی کہ وہ پہلی سے میل طبیعت اون مرضون کیطرف رکہتی تہے
یعنی از روی طبیعت کے ہم سب کم وبیش بیچ معرض اون عوارض
کی ہین پس یہہ کہنا کہ ہم پہلی سی اونکی طرف مائل بالطبع تہی لغو ہوگا +

[1] Small Pox - [2] Measles - [3] Hooping cough..

[1] سمال پوکس [2] میسلس [3] ہوپنگ قاف

ضروری تو فقط یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عدم میلان اون عوارض
کیطرف ہو +
اسباب محرک امراض کے تین انواع پر ہین + ایک تو وہ جو طبیعت کو
ہیجان مین لاوین + دوسرے وہ جو ضعیف و ناتوان کر دیتی ہین +
تیسری سبب خارجی منافی طبیعت کہ ایک خاص تاثیر رکہتا ہی +
ہونا حرارت کا اور کثرت شراب کی مہیج اسباب امراض کے ہین +
غم و فکر اور بہت سا کم کر دینا خون کا اسباب مضعف امراض کے
ہین + لیکن بہتیرے اسباب ایسی ہین جنکو ہم فقط مضعف یا مہیج نہین
کہہ سکتی + اونکا ایک خاص فعل ہوتا ہی جو مشرح بیان نہین
ہو سکتا + وہ کچہہ ایسی شی ہی جو ہماری سمجہہ مین نہین آتی +
مثلاً وہ سبب جس سے تپ لرزہ پیدا ہوتا ہی ایک اسطرحکا
موثر ہی کہ جسکو ہم بالکل نہین جانتی الا وہ جگہ اور مقام معلوم ہوجاتا
ہی جسمین کہ وہ پیدا ہوتا ہی + اس بخار سی ایک مجموعہ ایسی علامات
کا ظہور مین آتا ہی کہ ہم یون نہین کہہ سکتی کہ وہ صرف مضعف یا مہیج
ہی یعنی اگرچہ پہلی علامتین تپ لرزہ کی کہ جو اوس سے پیدا ہوتی ہین
کمال ضعف کر دیتی ہین تب بہی گو ہم جسم کو فصد کرنی یا اور ترکیبون
سے اسیقدر ضعیف کر دین وہ سلسلہ علامات کا جسی ہم تپ ذاتی الارض
جانتی ہین ظہور مین نہین آتا + پس معلوم ہوا کہ اسباب امراض کے

Exciting cause - Stimulate - Physical or Specific -
ایکسائیٹنگ کاز - سٹیمولیٹ - فیزیکل یا سپیسفک - ڈپریسنگ
Depressing -

کی تین طرح کے ہین + ایک مہیج + دوسری مضعف + اور تیسرے سبب خارجی
کہ ایک خاص تاثیر رکہتا ہی + ممکن ہی کہ ایک سبب محرّک متہیو ہوجاوے
اور سبب متہیو محرّک + مثلاً عفونت سی تپ لرزہ ظہور مین آتا ہی + لیکن
ممکن ہی کہ اوس شخص کو جو حالت عفونت مین تہا تپ لرزہ نہ آوے
جب تک کہ وہ اتفاقاً سے یا تپ بہیگ نہ جاوے + اور اس سی مرض پیدا
ہوجاویگا جسکے لئی عفونت مذکورنی اوسکو پیشتر سی صرف مائل کر رکہا تہا +
اگر یہہ میلان بڑہتا جاوی + تو بغیر ہونی کسی سبب محرّک کی مرض پیدا
ہوجاویگا + سر مین خون زیادہ ہوسکتا ہی جب تک کہ نوبت سکتہ[1]
کی پونہچی + باوجودیکہ گمر کا خمیدہ ہونا + اور امتلای کثیر کہ یہہ ہی سبب
سکتہ کے ہین + یا کوئی اور سبب محرّک موجود نہو *
تخالف ستّہ ضروریہ[2] کا سبب اکثری مرض مین سی ہی * ہوا جسکی سبب سے
ہم دم لیتی ہین + کہانا + اور پینا + اور احتباس + اور استفراغ + اور حرکت
اور سکون بدنی + اور سونا + جاگنا + اور حرکت + اور سکون نفسانی قدما
کی نزدیک ستّہ ضروری ہین * بڑا منشا مرض کا تخالف ہونا ہیچ
کسو ایک کے ان تمام امور مین ہی + کہ جو ممد تندرستی کے ہین +
مثلاً ہوا کو لو + اور دیکہو کہ خراب ہونا اوسکا طرح طرح کے امراض

[1] Apoplexy. — [2] Six necessaries or Non Naturals. —

[1] اپوپلکسی + [2] سکس نیسساریس یا نون نیچورلس

پیدا کرتا ہی، جیسی کہ تپ وغیرہ، ہمکو اس بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے، کہ ہماری تندرستی ایک مقدار معین و موافق کہانے پینی پر منحصر ہے* جسم کی کوشش کا بہی ایک حد ہی، جس سے زیادہ وہ سعی نہین کرسکتا * بہت سے امراض کثرت حرکت سے پیدا ہوتے ہین، اور بالعکس اسکے آرام لینے، اور کاہلی سے + [1] رطوبات مختلف اجزائی بدن مین جمع ہو جاتے ہین، یعنی سُدہ پڑ جانا، اور افراط خون، اور مہلک استسقا، اور طرح طرح کے امراض عضوی کا ظہور مین آتے ہین * علے ہذا القیاس خواب و بیداری کا آنا نوبت بنوبت نہایت ضروری ہی * ہم ہر روز دیکہتی ہین، کہ اشخاص کو بسبب جاگنے کی تپ چڑہ آتی ہی، اور رفتہ رفتہ نہایت مُہلک امراض اونکو لاحق ہوتے ہین * یہی حال حرکت اور سکون نفسانیہ کا ہی * سوائے امراض متعدی کے شاید کوئی اور ایسا مرض نہین ہی، جو حرکت، اور سکون نفسانی کے سبب سے ظہور مین نہین آتا اور نہ کوئی ایسا جز و بدن کا حقیقت مین اوس مرض سی بچا ہی، کہ جو حرکت، اور سکون نفسانی سے پیدا ہوتا ہے* کسی کے تصور مین یہہ بات نہین آ سکتی، کہ کیسی کیسے بڑی امراض افعالی، یعنی سوء مزاج، اور ترکیبی، یعنی عضوی صرف بباعث غم اور رنج دلی، اور سخت غصہ، اور تاسف، اور کینہ، اور تمام اون بری خواہشون کی، کہ جو دل سے تعلق رکہتی ہین، پیدا ہوتی ہین *

[1] Stagnation. — سٹیگنیشن

بالعکس اسکے یہہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ اون امور نفسانی سے بہی جو اچہی قسم کے ہین * مثلاً کثرت خوشی سے اوسی طرحکی تکلیف پہنچ سکتی ہی جیسے کہ غم و کینہ و غصہ وغیرہ سے جو اوپر بیان ہو تے
ستہ ضروریہ مین سی اول ہوا ہے
یہہ بباعث اپنی وزن یا سبکی اور مختلف اوصاف الکٹریسٹی یعنی رعدی جو اوسمین ہون اور بسبب اپنی حرارت و برودت اور خشکی اور نمناکی کے بدن کو تکلیف دی سکتی ہی * مختلف قسم کی ہوائین مختلف تاثیرین عجیب طرحکی بموجب اون ملکون اور ضلاع اور اطراف کے کہ جنمین سے وہ گذرتے ہین انسان کی جسم پر پیدا کرتی ہین * حرارت اور برودت فقط بباعث شدت اور قلت کے جسم کو آزار نہین پہنچاتے ہین بلکہ بسبب اونکے تغیرات کی بہی اور ایسی ہی بباعث پہنچنے حرارت و برودت کے تمام جسم یا بعض اعضا کو * حرارت یا برودت در صورتیکہ یکسان رہی کسی طرحکی قباحت نہین پہنچاتے بلکہ بسبب ناگہان بدل جانی کی بڑی خرابی ظہور مین لاویگا یعنی اگر حرارت بعد برودت کے یا برودت بعد حرارت کے دفعتہً آجاوے تو قباحت عظیم پیدا ہو * علے ہذا القیاس حرارت یا برودت جبکہ تمام جسم کو لگی گی کچہہ برائی نہ پیدا کریگی اور بڑی تکلیف وقوع مین لاویگی اگر فقط بعض اجزاے جسمانی کو لگی ہر ایک شخص یہہ بات جانتا ہی کہ اگر جسم بہت گرم ہو اور دفعتہً سرد کیا جاوے اور ایک

Electrical - الکٹریکل

چونکہ[1] ہوا کا اوسکے بعض اجزا کو لگی ۔ تو اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہی ۔
ہوا کے ذکر مین شاید یہہ بہی بیان کیا جا سکتا ہی ۔ کہ بخارات متعفنہ ۔ اور بو
جو ہوا کے ذریعہ سے پہیلتی ہین ۔ باعث امراض ہین *
کہانے اور مٹی کے باب مین ۔ جو بیک
اور صورت پیدا ہوتی مرض کی ہی ۔ کچھہ طول کلام کے حاجت نہین *
وہ باعث اپنی مقدار ۔ یا خاصیت سے کے مضر ہو سکتے ہین *
اب ہم ذکر استفراغ ۔ اور احتباس
کا کرین گے ۔ پہلے بیان احتباس کا کرتے ہین ۔ قدما نے اس
باب مین بڑی شے خون کو بیان کیا ہی ۔ زمان سابق مین ایسا تصور
کیا گیا تہا ۔ کہ باعث کثرت خون کے جسم کو بہت تکلیف پہنچ سکتے
ہی ۔ خواہ کثرت اوسکی مطلق ہو ۔ خواہ اضافے ۔ پس افراط
خون اسباب مرض مین سے ایک سبب عمدہ گنا جاتا تہا ۔
متقدمین نے عجیب امتیازین افراط خون کی باب مین کی ہین ۔
جس صورت مین کہ درحقیقت خون بکثرت ہوتا تہا ۔ تو اوسکو افراط
مطلق[2] کہتے تہی ۔ اور جبکہ خون بمقدار اصلی پر رہتا تہا ۔ مگر پہیلا
ہوا ہوتا تہا ۔ تو اوسے افراط اعتباری خون کا نام رکہتی تہے *
اونہین یہہ خیال تہا ۔ کہ باعث حرارت کے خون پہیل سکتا ہے ۔

[1] Draught.— [2] Abs. lute.—
[3] Apparent.—

[1] درافت [2] ابسولیوت [3] اپیرنٹ

اور اسطور پر افراط اوسکی + تہوڑی عرصہ کے لئی ممکن ہی *
افراط خون کی ایک اور طرح بہی ہی ۔ کہ جسکو افراط اضافی کہتی ہین جسمین
کہ کثرت خون کی حقیقت مین نہولی ۔ اور جبکہ خون حرارت سے
منبلا ہی نہ پہیلایا جاتا + مگر محل گردش خونکا نسبت مقدار خون کے بہت چہوٹا ہوتا
تو اوسکو افراط اضافی کہتے ہی * اس صورت مین یہہ تصور
کیا جاتا تہا + کہ رگین سکڑ گئی ہین ۔ اور خون صرف بہ نسبت
اوس تنگ مقام کی زیادہ ہوگیا ہی * لیکن افراط خون حقیقت مین
دو طرح پر ہی ۔ جزئی + اور کلی * افراط جزئی + وہ ہی + جو عضو
خاص مین ہو + کہ جسے زمان حال مین جلن + یا انجماد خون حسب
موقع کہتے ہین * جبکہ خون حقیقت مین بافراط ہو + تو ہمکو
یقین ہی + کہ وہ اکثر گاڑہ ہوتا ہی + یعنی اوس مین رطوبت کم + اور سرخی
اور غلیظیت زیادہ ہی * اس بات کی بیان کرنی کی کچہہ ضرورت
نہین + کہ خلا بمقابل افراط کے ہی * حالت خلا کی بسبب کثرت اخراج
یا نہ میسر آنے غذا کی علل ظہور مین آتی ہی + یعنی خون + جو جسم مین تہا
نکالا گیا + یا دہ خون + جو کسی طرح پر جسم سے نکلجاتا ہی + پہر جمع نہوا *
خون کا رقیق ہونا ایک حال سے مزاج کی پیدا ہوتا ہی + جو کم
سمجہہ مین آتا ہی * اس قسم کی صورتمین بہت دیکہنی مین آتے
ہین * اور احتباس طمث اسی وضع کا ہی * لیکن بعض اوقات

Relative — Inanition — Anaemia. —
Chlorosis. — رلیٹیو انانیشن انیمیا خلوروسیس

خون کے اجزا مین بلاشک کچھہ فساد ہوتا ہی + یعنی صرف یہی بات نہین ہوتی کہ خون غلیظ ہی * یا رقیق + بلکہ باعث نسبت مقدار اجزا خون کے یہہ فساد پیدا ہوتا ہی * یہہ بات ظاہر ہی + کہ امراض عضوی بہی بعض اوقات یہی فساد خون مین پیدا کرتے ہین + پس اس صورت مین خون اب باعث اوس مرض کا ہوگا * ممکن ہی کہ وہ ذریعہ اور مرض کا ہو + ہر چند کہ مرض جسمانی نے فساد خون پیدا کیا ہو +

اب ہم بیان سواد مستفرغہ کا کرتے ہین * تم بآسانی دیکھہ سکتے ہو کہ کثرت استفراغ کی کس کس طرح کے امراض پیدا کرتی ہی * یہہ مواد مستفرغہ یا خون + یا صفرا ہوگا + یا براز + اور بول + یا عرق اور رطوبت لزجہ + یا اخراج منی کا ہوگا * یہہ اخلاط اکثر بدن سی استخراج پاتے ہین * اور اس سی ضرر پہنچسکتا ہے * لیکن اخراج منی کا بافراط نہایت مضر ہی * مگر یہہ بات متحقق ہی + کہ تہوڑی سے نکلنی بہت بڑا اثر جسم کے حق مین کرتا ہی * حرکت اور سکون کے باب مین کچھہ احتیاج نہین + کہ بتاوین سوای بد اثر و ان کاہلی کے ایک صورت مین + اور کسل دوسری مین + اور علی ہذا القیاس + خواب و بیداری کی لئی بہی کچھہ بیان کی ضرورت نہین + اسلئے کہ یہہ دونو حرکت و سکون مین داخل ہین * خواب و بیداری دماغ کیواسطے ایسی ہین + جیسے کہ سکون و حرکت جسم کی لئے *

عوارض نفسانی کے باب مین ہم اوپر کہہ چکے ہین + کہ وہ بڑی بنیاد امراض کے ہین + زیادہ اوسقدر سے جتنا کہ اکثر تصور کیا جاتا ہے * ہمکو یقین ہے کہ عوارض نفسانی + مثل غم + اور غصہ وغیرہ سے + بہت سی امراض قلب + اور امراض معدے + اور امراض رئس پیدا ہوتے ہین * مگر یہہ نجاننا چاہئے کہ فقط اسی قسم کے عوارض نفسانی + بری تاثیر جسم کی اندر پیدا کرتے ہین * بلکہ شدت اچھی قسم کی عوارض نفسانی کی بہی + مثلاً کثرت خوشی کی سے + بعض اوقات ایسی ہی تاثیر واقع ہوتی ہے *

علاوہ اون صورتون کے جو ہمنی اوپر بیان کین + اور سبب ہین جن سے جسم کو تکلیف پہونچ سکتی ہے * ایک ان دو مین سے زہر مختلف اقسام کا ہی * زہر کا پہونچنا بدن مین جلد کی راہ سے یا سانس کے ساتھہ بوسیلہ ریہ کے + یا کہالینے سے ممکن ہے * اور یہہ ایک امر عجیب ہے کہ بہت سی زہر جو ایک طور سے جسم کی لیے مضر ہوتے ہین + دوسرے طریق سے جسم کے اندر کچہہ اثر نہین پیدا کرتے ہین * بعض حکما خیال کرتے ہین کہ زہر باولی کتی یا ایک سانپ کا + اگر کہایا جاوے + تو کچہہ بری تاثیر نہین پیدا کر سکے گا *

علاوہ زہر کے + آفات خارجیہ سے بہی بدن کو ضرر عائد ہو سکتا ہے آفت خارجیہ البتہ ایسا سبب ہے + کہ کسی جزو بدن پر تاثیر پیدا کر سکیگا *

اسباب مرض مین سے + کہ جو بیشتر سے آمادہ کرتی ہین + ایک عمر بہی ہی* ہر ایک زمانہ عمر مین مخصوص امراض ہوسکتے ہین* مثلاً + نقرس کی بیماری بچون مین بہت کم دیکہی جاتی ہی + اور بڈہون مین علامات اجتماع پانی کے سر مین + اکثر دیکہنی مین آتی ہین* الغرض ہر ایک زمانہ عمر کے لئی خاص امراض معلوم ہوتے ہین + جو اگر مہلک نہون + تب بہی بہت نقصان پہنچاتی ہین *یہی حال بلحاظ مرد اور عورت ہونی کے بہی ہی* ہر ایک فریق کے لئی ان دونو مین سے + جدا جدا آزار ہین* ہسٹریا کہ ایک مرض ہی + جو گاہگاہ مردون کو عارض ہوتاہی + عورتون کو اکثر اوقات لاحق ہوتاہی + بلکہ اوس صورت مین + کہ جس مین مطلق وجہ ماؤف ہونے رحم کی باعث ہسٹریا کا نہین ہے* بعض امراض البتہ ایسے ہین + کہ فقط ایکہی فرقہ کو دو فریق مذکور مین سے + عائد ہوتے ہین *

مرض کا ہونا طبیعت پر بہی بیشتر موقوف ہوتاہی * ہر فرد انسانی کے ایک طبیعت ہی + یا امتزاج چند طبایع کا + لیکن زیادتی کسی

اس مرض کو + بعض حکما ہند اختناق الرحم بہی کہتی ہین + لیکن یہہ کہنا غلط ہی+ اسواسطے کہ بعض اوقات مردونکو بہی یہہ مرض ہوتاہی *

Gout – Hydrocephalus – Hysteria. —

گوت　ہیڈروصِفلس　ہیسٹریا

کسی ایک سے اونمین سی معرض مرض مین ڈالتی ہی * تم جانتی ہو
کہ معمولی اقسام طبایع کی چار ہین + دموی + اور سوداوی + اور بلغمی
اور صفراوی * شناخت طبیعت دموی کی یہہ ہی کہ اوس مین
جلد صاف اور بال ملایم + اور نبض سریع + اور بدن گرم + اور ہیجان
تمام جسم مین + اور اکثر پوست براق اور چکنے اور چہرہ سرخ
ہوتا ہی * سوداوی ہونیکی صورت مین نبض بطی الحرکت + اور
سانولا رنگ + اور سیاہ و سخت بال + اور کم ہونا فرحت اور خوشی کا
ظہور مین آتا ہی + اور جو کچہہ خیال ہووے + تو وہ مدت تک جاری رہتا ہی
علامت بلغمی مزاج کی سستی اعضا اور کاہلی + اور سفیدی پوست
اور ترہل جسم کا ہی * صفراوے مزاج کا رنگ مائل بہ رنگ
اشقر ہوتا ہی + اور جلن رہتی ہی * ان چارون قسمون کی طرف جو
متقدمین نے مقرر کی ہین + اب کم توجہ کی جاتی ہی * ہم بیشک
ان اقسام کو بخوبی دیکھتی ہین + مگر وہ سب بہت مخلوط ہوتی ہین *
نسبت کرنا اختلاف طبایع کا کمی اور بیشی
کی ساتہہ بسبب بعض ترتیبون جسم کی بہ نسبت امتزاج اخلاط کے
ہماری نزدیک زیادہ ہی * چنانچہ بعض اشخاص قوی الدماغ اور
قوی العقل ہوتے ہین + یعنی قوت فکر کی اونہین خلقی ہوتی ہی +
اور تربیت اور مشق سے اور بہی زیادہ ہو جاتی ہی * دماغ اونکا
جیسا کہ بعضے آدمی کہا کرتے ہین + بڑا ہوتا ہی * شاید اسطرح کی
طبیعت کو مزاج دماغی کہین * بعض اشخاص بڑی اور چوڑی

چھاتی اور بڑی ہاڑ رکھتی ہین * اسکو طبیعت صدری اور شجاعت
کہتی ہین * بعضی آدمی کاہل ولیکن بڑے کہانی اور منی والے
عظیم البطن ہوتے ہین * اس قوت کو قوت معدی کہتی ہین *
امراض کی مختلفہ اشخاص کو بموجب اختلاف اونکی طبایع کی عارض
ہوتے ہین + یعنی دموی + اور بلغمی + اور صفراوی + یا سوداوی *
اگر خلل دماغی بالطبع ہو. تو امراض دماغی بالتخصیص پیدا ہونگی *
اگر چھاتی بڑی اور آگے کو نکلی ہوئی ہو. تو وہ قابل امراض حادہ
کی ہوگی + اور وہ امراض قسم سل مین سے نہو وینگی * اگر بطن بڑا ہو
تو امراض کبدی اور معدہ البتہ عارض ہونگی * ان اقسام طبایع کیطرف
توجہ رکھنی ضرور ہی *

علاوہ طبیعت اصلی کے ایک مقام خاص مین مدت تک رہنے سی
بہی مزاج غریبہ پیدا ہوتا ہی * باعث قیام کرنی کی ایک مقام
خاص مین طبیعت کو میلان بعضے عوارض کا پیدا ہو جاتا ہی +
اور طبیعت ثانیہ ظہور مین آتی ہی + اور کسب + اور حرفہ بہی بدن مین
موثر ہوتے ہین * مختلف پیشون سے استعداد مختلف امراض
کی بہی ہوتی ہی * دستور + اور عادت + اور پیشہ + اور مقام + یا کوئی
کام تاثیر عظیم پیدا کرنے امراض یا موثر نہونی علاج مین رکھتی ہین +
مثلاً اگر ایک شخص کو عادت ایک پیالہ شراب کی پینے کی ہو اور
اوسکی کہین قرح پڑ جاوے تو باوجود تمام کوشش معالج کی زخم
اوسکا ہرگز اچھا نہو گا جب تک کہ پیالہ شراب کا کہ جو وہ ہمیشہ

پیا کرتا تہا اوسکو نملی * ایسا دریافت ہوا ہی + کہ ایک عمل جراحی کے
ہونیکی بعد ایک شخص کی جان جاتی رہی + صرف اِس باعث سے
کہ جرّاح کو حال اوس شخص کی ایک عادت بد کا جو اوسی ہو گئی تہی
معلوم نہ تہا * بسبب نملنی ایک معمولی مقدار شراب کے دن بہر
ایک آدمی بعد کئی جانی عمل جراحی کی جان سی گیا + پس اگر شراب
اوسکو ملتی تو احتمال تہا کہ شاید وہ اچہا ہو جاتا * یہہ امر اور آدمیون کے
حال سی بخوبی واضح ہو گیا ہی + اسواسطیکہ بسبب دریافت ہونے
اونکی عادت شراب کی وہ اونہین دی گئی + اور وہ تندرست ہو گئی
اگرچہ ابتدا مین ضعف اور حالت غشی معلوم ہوتی تہی + پس ظاہر ہے
کہ بعض اوقات مین بد عادات کی بہی رعایت کرنی پڑیگی + اگرچہ اسمین
کچہہ شک نہین کہ اسطرح کی عادتین کبہی نہ ڈالنی چاہیین *
واضح ہو کہ قطع نظر طبیعت سے ایک آدمی کو
یہہ ہو سکتا ہی کہ ایک خاص طرح کا میل غیر عارضی یعنی خلقی
اور موروثی ہو + کوئی امر خاص بعض اوقات مین ایسا عجیب
اور بالکل جدا اوس خصوصیت سے ہوتا ہی کہ جو ہم آدمی اور اشخاص
مین دیکہین تو اوسکو مقتضای طبع اور خصوصیت ذاتیہ کہتی ہین[a] *
وہ سوای ایک خصوصیت کی خواہ اصلی ہو خواہ حصولی اور کچہہ
نہین ہی + بعض اوقات وہ خلقی ہوتی ہی + اور بعضی دفعہ موروثی
مثال اوسکی یہہ ہی کہ تم کبہی ایک آدمی کو دیکہتے ہو کہ وہ بعضی کہانے

[a] ایدیو سینقراسیس
Idiosyncrasis.—

مین سے کچہہ نہین کہاسکتا * ہمنی ایک جوان عورت کو دیکہا ہی کہ وہ سخت ٹکڑا نمک دار گوشت کا کہاکر اوسکو ہضم کرلیتی + لیکن اگر وہ خشک انگور یا کوئی اور میوہ کہاتی تو فوراً اوسکی معدہ مین ایسی تحیش ہوجاتی کہ اگر کوئی اور شخص اوسکو دیکہتا تو یہہ جانتا کہ اوسکی جان معرض خطر مین ہی * بعض آدمی شہد نہین کہاسکتے اسطرح کی امور کو خصوصیات طبیعیہ کہتی ہین + اور اونکی معلوم کرنی سے بہت کام نکلتا ہی + اسلئی کہ بعضے آدمیون پر اثر بعض علاجون کا بالتخصیص ہوتا ہی + اور وہ علاج جو واسطی مرض کی مناسب ہے شاید کسی خاص مریض کے حق مین نامناسب ہو *

یہان تک جو ہمنی بیان کیا وہ اسباب امراض مین تہا + اب ہم ذکر تیسری قسم امراض کا کرین گے یعنی علامات امراض کا *

علم علامات الامراض

ہم اوپر بیان کرچکی ہین کہ اون امور کو جو حالت صحت مین نہین معلوم ہوتی ہین + اور حالت بیماری مین نظر آتی ہین + اونکو علامات امراض کہتی ہین * ظہور علامات کا اور ہمیشہ رہنا اونکا مرض کہلاتا ہی * تم کو یاد ہو گا کہ مرض سبب علامات کا نہین ہی + بلکہ مرض اجتماع

Semeiology - or Symptomatology. —
سیمٹومٹولوجی یا سیمیولوجی

اجتماع علامتون کو کہتی ہین * یہہ بات ہم توضیح بطور مثال یرقان اور صرع کے ذکر کر چکی ہین * اونمین علامات ظاہری زردی اور تشنج ہین + اور حالت باطنی سبب و اصل مرض کا ہے * یہہ علامات تین قسم کی ہوتی ہین + ایک ضروری + دوسری مختصہ + اور تیسری اتفاقی * ضروری علامات مرض کی وہ ہین کہ جنکا ہونا واسطے ظہور مین آنی مرض کی ضرور ہے + اور جن سے یہہ خیال کیا جاوے کہ یہہ مرض واقع مین ہے * مثلاً تم ایک مریض کو یہہ خیال نہین کر سکتی کہ اوسی ذات الجنب ہے کہ جب پسلی مین سانس کے ساتہہ درد ہو + اور تپ بہی کہانسی کے ساتہہ ہو * یہہ علامتین اوس مرض کی علامات ضروری کہلاتی ہین + باوجود اسکی باعث کسی ایک کے اون مین سی یہہ مرض پیدا نہین ہوتا * ممکن ہے کہ ایک شخص کو تپ ہو اور ذات الجنب نہووے یا سخت درد پہلو کا بغیر اوسکے ہو + اسلئی کہ شاید وہ درد عضلات کا ہو + یا درد اعصاب کا + یا کہانسی ہو + اور ذات الجنب نہووی + پس ظاہر ہے کہ یہہ علامتین اس مرض کے لئی ضروری ہین + لیکن کوئی ایک اونمین سی خود مرض نہین ہین * اگر ہونا ایک علامت کا مرض کی لئی ایسا اہم ہو کہ مرض مذکور بدون اوسکے موجود نہو سکی تو وہ علامت مختصہ ہے یہہ ایسے

Essential. – Pathognomonic – Accidental –
Pleurisy – Caugh. – Neuralgic. –
Pathognomonic –

اسنشیل پاتوگنومق اقصیدنٹل پلورسے قاف
نورلجیا پاتوگنومق

علامت ہوتی ہی کہ بغیر اوسکی دجود مرض کا تحقق نہین ہوتا لیکن اسطرح کی علامتین بہت ہی کم ہین * یرقان مین زردی جلد اور زردی چشم + اور زردے ناخنون کی علامت مختصہ ہی ان علامتونکو دیکھکر بغیر اور تحقیقات کرنے کی تم یقین کر سکتی ہو کہ مرض یرقان ہی + لیکن اکثر مجموعہ علامات ضروری اور غور کرنی ہر ایک صورت حال مریض سے ہم مرض کو معلوم کر لیتی ہین * علاوہ ان علامتونکی جو مذکور ہوئین + اور علامتین اتفاقی کہلاتی ہین * بہتیری صورتون مین علامات محض اتفاقی ہوتی ہین + اور ہونا اونکا وجود مرض کی لئی ضروری نہین ہوتا + بدون اونکی بہی مرض اکثر دیکہنی مین آیا ہی *

واضح ہو کہ باعث نپایا جانی بعضی امور اور بعضی علامات کی خاصیت مرض کی اکثر دریافت ہو جاتی ہی * اگر دو مرض اسطرح کی ہون کہ اونمین بعضی علامات مشترک ہون + مگر ایک مرض کی ایک ایسے علامت مخصوص ہو کہ دوسری مین کبہی نپائی جاتی ہو + تو درصورت نہ موجود ہونی اس علامت خاص کے اصل حال مرض کا معلوم ہو سکی گا * یہانسے واضح ہوا کہ خیال رکہنا موجود ہونی خاص علامات کا اوسیقدر ضروری ہی جسقدر کہ لحاظ موجود ہونے اور علامتون کا ضروری ہی *

۱ Jaundice - یرقان

۲ Accidental - جائز من [illegible]

حال مرض کا اگرچہ تمام وکمال بباعث موجود ہونے تمامی متون کے تحقق نہین ہوتا + مگر بہی اکثر معلوم ہوجاتا ہی * قرار دینا مرض اور اوسکے نام وخاصیت کو تشخیص مرض کہتے ہین + مثلاً یرقان کی صورت مین بباعث زردی جلد اور سفیدی براز + اور مکدر ہونی رنگ بول کی تم تشخیص مرض کرکے کہہ سکتے ہو کہ یرقان ہی + اگرچہ صرف بسبب دیکہنی زردی جلد اور طبقہ صلبیہ کے بہی یہہ کہنا البتہ ممکن ہی + لیکن تمکو اکثر دریافت ہوجاویگا کہ تشخیص مرض فقط علامات کی وسیلہ سے بآسانی نہین ہوسکتی + تمہین مرض کے اسباب محرک اور واصل کو بہی دیکہنا پڑیگا + اور یہہ تحقیق کرنا ہوگا کہ کسطرح کا میلان غالباً مریض رکہہ سکتا ہی + اور کون سا سبب محرک اوسے لاحق ہوا تہا + اور کونسی بات کے وقوع مین آنیکا گمان ہوسکتا ہی + اور بباعث ملاحظہ کرنی اون امور کی جو ظہور مین آچکی ہین + اپنی دانست کی موافق تمکو حال مرض کا بہ نسبت سابق کی زیادہ بہتر واضح ہوجاویگا + تمہاری تشخیص مرض کی بہی بسبب دریافت کرنے حال مرض کے ہوویگی + اسکی لئی فقط ملاحظہ کرنا علامات کا جو نظر آتی ہین کفایت نکریگا بلکہ تمکو مریض سے تمام سرگذشت اوسکی بخوبی ابتدا سی پوچہنی پڑیگی + اس سے تمہین تحقیق ہوجاویگا + کہ آیا وہ حقیقت مین جو مریض نے بیان کیا کہ منجملہ اوس حال مرض کی ہی جو تمنی اپنے نزدیک تصور کیا تہا یا نہین * .

Diagnosis - Selentica -

دیاگنوسیس سقلیزونقا

بروقت دریافت کرنے حال مرض کی معلوم کرنا اوس معالجہ کا جو بیشتر
عمل مین آیا اہم ہی * اگر تمکو یہہ واضح ہوجاوے کہ باوجود معالجہ کما ینبغی کی
مریض کو کچھہ فائدہ نہوا تو تم کو مرض کی تشخیص مین جو کی تہی شک واقع
ہوگا * پس تشخیص مرض مین تمام ان مراتب کا کہ جو پہلے مذکور ہوئی ذرا ذرا
خیال رکھنا لازم ہی * بہت
نام آوری معالج کی اکثر صحیح اور خوب تشخیص کرنی سے ہوتی ہی * جبکہ تمام
ایک مرض کی ایکبار تحقیق ہوجاتی ہی * تو پہر علاج کرنی مین کچھہ دقت نہین
پڑتی * اوسوقت اور اوصاف کا ہونا معالج مین درکار ہوتا ہی *
اکثر تو صرف جرات یا استقلال اوسکا ضروری ہوتا ہی * مگر تشخیص
اور تحقیقات نوع مرض کا ایسا کام ہی کہ ذی علم مشاق طبیب کم استعداد
کی اوپر اس مین بڑا فوق لیجاتا ہی * لیکن افسوس ہی کہ اس بات کیطرف
جیسی کہ توجہ چاہئی ویسی نہین کی جاتی * بہتیرے آدمی اپنی مشاق
ہونی پر نازان ہوتی ہین * اسواسطیکہ بغیر دریافت ہونی حقیقت حال
وہ یہہ کہہ دیتی ہین کہ فلانے علاج سی فائدہ ہوگا * یہہ طریق عمل کا
خلاف قواعد علمیہ کے ہی * اور اگرچہ کسی مقام پر واسطے معقول تشخیص
کرنی کے بہ نسبت مریض کے کچھہ فائدہ مرتب نہو تو تب بہی ہم نظر
عمل مین لانی ایک اچھی عام قاعدہ کی * اور باعث علاج مریض کی اچھی
طور سی کرنیکی بہ نسبت عمل مین نہ لانی قاعدہ مذکورہ کی تا بمقدور خیال
تشخیص کا رکھین گی گو ہمکو گمان غیر واقعی اپنی طرف ہو اور یہہ خیال ہمارا
اس بہت سی رہی گا کہ اگر کوئی ناگہانی ضرورت درپیش آوی تو ہم اوسوقت

اوسوقت عاری نہین + ایک معالج جو تکلیف تشخیص مرض کی گوارا نکرے تو بعینہ وہ مانند اوس جراح کی ہی + کہ جس نے محنت شلا سیکہنے تشریح فتیق کی نہ اوٹہائی + بلکہ یہہ کہی کہ اگر مین فلانی فلانی طور سے کاٹونگا تو الجھی ہوئے اجزا کو ایکدوسری سی علیحدہ کر کے عمل جراحی بخوبی پورا کردونگا * ہمنی بچشم خود یہہ حال دیکھا ہی + لیکن جبکہ کوئی دقت پیش آتی ہی + تب ایسے آدمی کیا کر سکتی ہین + یعنی وہ بیکار محض ہوتی ہین اور حیرت مین رہ جاتے ہین + اور جو اونسی بہتر جانتی ہین + اونسے رجوع لاتے ہین *صحت تشخیص مرض مین جتنی کوشش تم سی ہوسکے اوسقدر بہتر ہی *

تشخیص کرنا مرض کا بوجہ عام کفایت نہین کرتا + تمکو یہہ بہی دریافت کرنا پڑتا ہی + کہ وہ مرض کس نوع کا ہی * آیا شدید ہی + یا ضعیف * سوای ازین ذرا ذراسی باتین کہ جو اوس سی متعلق ہون خیال کرنی پڑتی ہین * یہہ کام شاید صبر وتحمل کا ہی + بلکہ کمال خوشی کا + خصوصا حصول خوشی کا اوسوقت ہوتا ہی + جبکہ یہہ معلوم ہو جاوے کہ تشخیص صحیح ہی *

وہ تجویز کہ جو تم اپنی نزدیک کرلیتی ہو + کہ فلانی صورت مین انجام مرض کا یہہ ہوگا اوسکو قیاس کہتی ہین * واسطے صحت اس قیاس کی تشخیص کرنا مرض کا قرار واقعی درکار ہی + اسلئے کہ اگر تمکو مرض نہ دریافت ہو

[1] Diagnosis — [2] Prognosis. —

[1] دیاگنوخسیس [2] پروگنوخسیس

تو اکثر تم یہہ نہ کہہ سکوگی کہ انجام اوسکا کیا ہوگا + قیاس کرنیکے لی ملاحظہ کرنا تمام علامات کا + اور دریافت کرنا تمام حال مرض کا بعینہ ویساہی درکار ہوگا جیساکہ تشخیص مرض مین درکار ہوتاہی بلکہ اوس سے زیادہ * تمکو یہہ دریافت کرنا پڑیگا کہ میل مرض کا صراحتہ کسطرف ہی اور ہمیشہ سے اس مرض کا طریقہ کیاہی + اور اس خاص مریض کی عمر کیاہی اور مرد ہی یا عورت + اور عادات سابقہ ہی کہ جنکو ہم بنام خصوصیات کے پہلی بیان کرچکی ہین دریافت کرنا چاہئی + اور یہہ بہی معلوم کرنا چاہئی کہ بموجب اون تدبیرون معالجہ کے جو تم عمل مین لاسکتے ہو غالبا کیا واقع ہوگا * مرض کی بعضی صورتین ایسی ہین کہ اگر اونمین ہم معالجہ بے مداخلت اور بیزحمت اور کسی کے کرین + توہم شفا کی حاصل ہونے کا خیال کرسکتی ہین + لیکن اگر باعث مداخلت اورون کے کہ جو ماہر اور چالاک نہون ہمارے ہاتھہ بندہ جاوین توہم قیاس شفا پانے مریض کا ہرگز نہین کرسکتے + بیمار کو البتہ جان سی ہات دہونا پڑیگا * تشخیص مرض مین اس خیال سی کہ انجام مرض کا کیا ہوگا اکثر زیادہ عقل درکار ہوتی ہی اسواسطے کہ بعضی آدمی بی دریافت کرنی کما ینبغی حال مریض کی یہہ بات جانتی ہین کہ آیا فلانا مریض بچیگا یا نہین * بہت سے شخص جو علم طب سی واقف نہین ہین + یا کچہہ جانتی ہین + اسطرحکی قوت مدرکہ رکہتی ہین کہ مریض کی صورت دیکہنی + اور اپنی عام تجربات سی وہ قیاس صحیح مرض کا کرسکتی ہین + کہ مریض صحت پاویگا + یا جان سی جاویگا +

یہہ امر بارہا دیکھنی مین آیا ہی * بہت سے عقلمند افسر فوج کی ایسی ہین جو وقت لڑائی کی اپنی سپاہیون کو کٹتی ہوئی اور دار الشفا و غیرہ پڑی ہوئی دیکھہ کر ایک نوع کی ڈاکٹر ہوگئی ہین + اور اگرچہ وہ علاج مرض کا نہین کرسکتی + اور نہ حال اوسکا بتا سکتی ہین + مگر قیاس اونکا درباب انجام کار کے بہت صحیح اور تیزی عقل کا ہوتا ہی * یہہ بات ہی حیثیت بعضی آدمیون مین خلقی ہوتی ہی + اور بعضو نمین نہین * اگر طبیب مین تیزی عقل کی خلقی واسطی قیاس صحیح کرنیکی کافی ہویا نہو + مگر تشخیص کرنا مرض کا صحت کے ساتہہ جسقدر کہ اوس سی ہوسکی اوسپر فرض ہی + تاکہ وہ قیاس صحیح حتی الامکان کرسکی * اگر اوسکی فہم تیز نہو + تب ہی بباعث دریافت کرنے صورت مرض + اور مدد علم + اور خیال جزئیات کی اوسکی رای درباب مرض کی ویسی ہی ہوگی کہ جسطرح سے اوس شخص کی کہ جس کو استعداد خلقی ایسی امور کی لئی ہوتی + اور اگر ایک شخص علم اور تجربہ + اور خلقی تیزی عقل سے بہرہ مند ہو + تو ظاہر ہی کہ اوس کا قیاس بدرجہا اولی اوس آدمی کی قیاس سے فائق ہوگا کہ جو فقط استعداد خلقی رکہتا ہی *

جبکہ کسی جسم کو خاص استعداد کسی قسم کی مرض کی ہوگی + تو بعضے یون کہا کرتی ہین کہ جسم کو خاص استعداد اوس مرض کی ہی * اس استعداد کو تم اکثر پاوگے کہ وہ صورت تو نمین ہوتی ہی + ایک تو تپلن

Diathesis. - ڈیاتھیسیس

کی صورت مین + اور دوسرا ضُعف ونحافت کی صورت مین + بلکہ تعفن مین بہی + ایک کو اِن مین سے استعداد جلن کی کہتی این اور دوسرے کو ضُعف * مثلاً جسوقت ایک شخص کی جسم مین بہت ہیجان + اور نبض مین امتلا ہو + اور قوت اور حرارت بدن مین ہو اور کوئی خاص مرض اوسکو لاحق ہو تو یون کہتی ہین کہ وہ استعداد جلن کی رکہتا ہی + یعنی ایک جلن کی حالت اسکے بدن مین ہی * لیکن اگر حالت مذکور وکمزوری ہو یہان تک کہ کوئی مرض جو لاحق ہی ساتہہ ضُعف ونحافت کی ہووے + بلکہ علاوہ اِسکی بیہوشی غایت درجہ کی اور میلان طرف تعفن کے پایا جاوی + تو اوسکو استعداد ضُعف کی کہتے ہین *

اب ہم بیان اون علامات مرض کا کرتے ہین جن پر قیاس انجام مرض کا اور اوسکی تشخیص کا منحصر ہی * علامات مرض کی شاید ایک طور سے دو طرح پر ہو سکتے ہین ایک تو ایسی علامتین کہ جو خود مریض کو معلوم ہون + اور دوسرے دہ جو حاضرین کو بہی دریافت ہو جادین + یا فقط اونہین کو * بعض علامتین اسطرح کی ہوتی ہین کہ جنکو صرف مریض جان سکتا ہی + مثلاً درد کہ اوسکو صرف مریض جانتا ہی *

اب جاننا چاہئی کہ اقسام درد کی بہت ہین + بعض درد مین تیزی اور بعضے

Phlogistic or Sthenic. — Asthenic or Weak.

دیک ۔ یا اَستینِق   سَتینِق   یا   فلوجِستِق

اور بعضے مین خلش ہنیار کی سی معلوم ہوتی ہے * بعضے درد مین ایسا محسوس
ہوتا ہے کہ گویا درد ایک مقام سی شروع ہوکر دوسری طرف کو مانند بجلی
کی گذرتا ہے * ان سب طرحکی درد کا مریض ذکر کرتا ہے + کبھی درد
اقسام مذکورہ مین سی نہین ہوتا بلکہ دھیما ہوتا ہے * بعض اوقات
ٹیٹس اور سول چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے، اور کبھی درد خلش کا سا گویا
کوئی بہت سی سوئیان چبھوتا ہے * یہہ باتین جو بیان ہوئین انکا خیال رکھنا
پر ضرور ہے + اسواسطے کہ اونسی بیشتر اوقات محل مرض دریافت ہوجاتا ہے
اور جبکہ مریض حال درد کا بیان کرتا ہے کہ وہ بہت یا دھیما ہے یا ٹیٹس
یا چبھین بتلاتا ہے تم اوسی اکثر معلوم کرسکتے ہو + کہ آیا وہ سچ بولتا ہے
یا جھوٹ، اسواسطےکہ تم اور وجوہ سے دریافت کرلیتے ہو + کہ اگر مریض کو کچھہ
درد ہے تو وہ غالبا فلانی طرح کا ہوگا + اور تمکو یہہ بھی تحقیق ہوجاتا ہے کہ آیا
وہ حال جو مریض بیان کرتا ہے، مطابق اوس حال کے ہے یا نہین جو تم بیشتر سے
توقع کرتے تھے کہ وہ ذکر کریگا + بعضی درد کا نام جہلا ٹیٹ رکھتے ہین او
بعض دفعہ اوسکی ایسی شدت، اور سوزش محسوس ہوتی ہے جیسے کہ
جلنگ مین *

اگر باعث دبانی یا استعمال مین لانے کسی محرک کی درد زیادہ محسوس ہو
تو کہتے ہین کہ چھیڑنی سے درد ہوتا ہے + لیکن درد چھیڑنیکا شاید واقع مین
وہ درد ہے کہ جو محض دبانی سی زیادہ ہو * اور طرحکی تکلیف کو بھی مریض

Shooting. - Dull. - Smarting. Broiling. - Tenderness. -
شوٹنگ ڈل سمارٹنگ بروئیلنگ ٹینڈرنس

ذکر کیا کرتے ہین * مثلاً بھاری پن جو خصوصا سر مین پایا جاتا ہی * بعض اوقات آدمی شکایت امتلائی کرتے ہین * گویا کہ کوئی مقام نہایت بھرا ہوا ہی * اور کبھی کبھی اسکی ایسی نوبت پہونچتی ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ مقام پھٹ جاویگا * اسکو تمدد کہتے ہین * بعض اوقات مریض یہہ فریاد کرتے ہین * کہ سوئیان سی چبھتی ہین * یہہ درد اوس درد خلش سے کہ جو پہلی مذکور ہوا الگ اور درد ہی * اس مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا نوکین سوئیونکی تیز نہین ہین * درد خلش کا ایسا ہوتا ہی جیساکہ مرض سوزاک مین اکثر نایزہ کے اندر ٹیس سے محسوس ہوتی ہی * نایزہ مین ٹیس معلوم ہوا کرتی ہی * اوس تکلیف کو کہ جو ہات اور پانو کی سوج جانی مین محسوس ہوتی درد نہین کہتی * مریض کہا کرتے ہین کہ ہات اور پانو مین سوئیان سی چبھتی ہوئی معلوم دیتی ہین * اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ ہمکو ایک جزو خاص جسم مین ایسی بے چینی معلوم ہوتی ہی کہ بیان نہین ہوسکتی * اور یہہ بیچینی اونکو دیوانہ کر دیتی ہی * مگر اسکو وہ درد نہین کہتے ہین * ہمنے اس بیچینی کو مختلف اجزاے جسم مین واقع ہوتی ہوئی دیکھا ہی * ہمکو خوب یاد ہی * کہ ایک عورت کو یہی تکلیف گردن مین معلوم ہوتی تہی * وہ تمام اپنے مکان مین رات دن چل قدمی کرتی پھرتی تہی * اور ایک لونڈی اوسکی گردن کو مالش کرتی جاتی تہی * گر مالش نہ کی جاتی تو وہ عورت بیحواس ہو جاتی اور اوسکی بشرہ سے کمال تکلیف ظاہر ہوتی تہی * کبھی مریض یہہ فریاد کیا کرتے ہین کہ کوئی چیز رینگتی ہوئی مانند چینٹی کے چلتی ہی * یا بطور گرنی پانی کے اون پر سے معلوم ہوتی ہی * بعض عوارض ایسی ہین کہ وہ قریب بدرد

ہوتی ہین اور درد نہین ہین * خارش اور سنسناہٹ جو سہی نہین جاتین ایسی ہی ہین *

ہم یہہ تصور کرتے ہین + کہ سنسنانا زیادتی خارش کی مع احساس خلش کی ہی + کبھی معدہ مین مالش معلوم ہوتی ہی + اور کبھی آدمیون کی حواس مین سے ایک خاص حس بالتخصیص زیادہ تیز ہو جاتا ہی + مثلاً قوت باصرہ + یا سامعہ وغیرہ *

یہہ تمام علامات جو مذکور ہوئین ایسی ہین کہ صرف مریض ہی اونکو کچھہ دریافت کر سکتا ہی * ہم ہی کچھہ حال اونکا جانتی ہین + اسلئی کہ ہم ساری عمر مین کسیوقت بیمار ہو جاتے ہین + لیکن طبیب کو چاہئی وہ حال درد کا کہ جو مریض نے بیان کیا مان لی + کیونکہ وہ تحقیقات اونکی بہ صراحۃ نہین کر سکتا + وہ اور علامتون سی معلوم کر سکتا ہی کہ آیا مریض سچ کہتا ہی *

سوای ان علامتونکی لوگ کبھی اپنی تئین سست اور بہت ہی ناتوان پاتے ہین + تا آل کار ایک مرض غیر مزمن کی سلئے اس امر کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہی + اسلئی کہ بعض اوقات یہہ علامت مہلک ہوتی ہی * مثلاً جب ایک مریض امعا کی جلن کے بعد تکلیف سی چھوٹ جاوے + مگر بعض مین سستی ہی + اور یہہ کہی کہ مجھے اسقدر ناتوانی معلوم ہوتی ہی + کہ گویا مین مرجاؤن گا + اور مجھی کبھی تمام عمر مین ایسی سستی اور نحافت نہین ہوئی ہی + تو تم باور کرلو کہ وہ دوسری روز سی پہلی ہی مرجاویگا + کبھی اسطرحکی احساس سی آدمی فریب کہاتا ہی * عورتون کو تو اکثر ایسا

معلوم کرنی مین بیشتر مریض کے قول کو باور کرنا چاہئی + یہی حال بہت
سی وارداتون دل کا ہی + مثلاً جاتا رہنا اکثر خواہشون کا + اور ہونا تحت
آرزوؤن کا * انکی دریافت کی واسطے بہی مریض سی استفسار کرنا
پڑتا ہی * یہان سی واضح ہوتا ہی کہ علامات دو قسم ہو سکتی ہین +
پہلی تو وہ کہ جو صرف مریض ہی کو دریافت ہون + اور دوسری ایسی
کہ جو معالج کو بہی دریافت ہو جاوین + یا صرف اوسی کو معلوم ہو دین * اب ہم
ذکر پہلی قسم کی علامات کا کرین گی *

وہ علامتین کہ جو ہمارے حواس خمسہ سے دریافت ہو سکتی ہین + ہر ایک
جزء جسم مین سر سے لگا کر پانوتک معلوم ہوتی ہین + لیکن دو جزء بدن کے
جن سے بڑی علامات نگاہ اور لمس کے وسیلہ سی دریافت ہوتی ہین +
سر اور ہات ہین + یہہ بڑی علامتین فقط اپنی ہی لئی نہین ہوتین + بلکہ تمام
اور اجزای جسم کی لئی *

چہرہ کی باب مین ہم یہہ کہتی ہین + کہ اوس سے دو طرح کا حال منکشف
ہوتا ہی + اول تو یہہ کہ وہ صرف ایک جزء جسم کا ہی + یہہ جزء بہ نسبت کسی
اور جزء بدن کے ہر ایک تغیر سے مؤثر ہوتا ہی * دوسری اوس ہی حال
باطن + اور تکلیف + اور راحت کا جو دل مین گذرتے ہو واضح
ہو جاتا ہی *

اب جاننا چاہئی کہ چہرہ واقع مین ایک جزء جسم ظاہری کا ہی + اگر کثرت
خون کی ہو تو وہ چہرہ سر بالتخصیص ظاہر ہو جاتی ہی + اگر تم کسی اور جزء
بدن کو کہ جو برابر چہرہ کی ہو + مثلاً شکم یا پشت یا رانون کو دیکہو تو

اوس سے اِسقدر حال دریافت نہوگا جتنا کہ چہرہ پر نگاہ کرنی سے معلوم ہوتا ہی * اگر جسم مین ذرا ہی امتلا ہو، تو چہرہ سی معلوم ہوجاویگا اگر خون جسم مین جگر کہاتا ہو + اور حرارت بہت ہو دی، تو چہرہ ہی سردہ معلوم ہوسکتا ہی + اسواسطیکہ جلد رخسارہ کی بہ نسبت اور کسی جزء بدن سے کے زیادہ مائل بسرخی ہو جاتی ہی * اگر سردی تہوڑی سی ہی ہو تو وہ رخساروں اور ناک اور لبوں سی دریافت ہوجاتی ہی * تپ دق بسبب سرخ پڑجانی حلقہ کی رخسارہ پر ایک لحظہ مین معلوم ہو سکتی ہی * اگر مریض کو ضیق النفس ہو + تو آنکہون مین فوراً اسر حی نظر آنے لگتی ہی * لب تہوڑے یا بہت نیلی پڑجاتی ہین + اور تمام چہرہ کا رنگ شیشہ کا سا ہو جاتا ہی + بلکہ بعض اوقات سیاہ پڑجاتا ہی * اگر مریض کو یرقان ہو + تو فوراً اوسکے چہرہ سے واضح ہوتا ہی + مرض یرقان کا بہت دن پہلے نمودار ہونی سی کسی جزو جسم مین چہرہ اور ہاتہہ کی دیکہنی سے معلوم ہوجاتا ہی + اور جبکہ یہہ مرض بہت رو بکمی لاتا ہی + تب فقط چہرہ اور ہاتہہ ہی مین بہت دنون تک اثر اوسکا نظر آتا ہی * سفیدی چشم اور زردی بیخ ناخن سے یرقان کا ہونا پیش از اوسکی نمودار ہونی سی کسی اور جزء جسم مین دریافت ہوجاتا ہی * اگر مریض کے جسم مین خون بہت کم ہو تو یہہ بسبب زرد ہونے چہرہ اور زبان اور سرخ نہونے لبون کی معلوم ہوسکیگا * دو بڑے علامتین خنازیر + یعنی کنٹہہ مالا کی چہرہ سی واضح ہو جاتی ہین + ایک تو پہیل جانا پتلی کا + اور دوسرے ہونا گرہ کا نیچی لب کی *

زبان سی بہی بہت معلومات ہوتی ہی* جلن اکثر اجزا بدن کی بغیر پیدا کرنی
تاثیر کے زبان پر امکان نہین رکہتی * اگر مریض مین قوت ہو تو زبان اکثر
سفید ہو جاتی ہی* اگر امعا اور معدہ مین جلن ہو * تو سرخ پڑ جاتی ہی*
یہہ سرخی زبان کی نوک اور اطراف مین * بلکہ تمام زبان مین نظر آتی ہی*
اور شاید سرخ دہاریان اوپر دکہائی دیتی ہین * اگر معدہ مین قوت
ہاضمہ کم ہو اور قبض بہی موجود ہو * تو زبان زرد اور بہت سی رطوبت
لزجہ سی بہری ہوئی ہوتی ہی * علامات زبان کی بی شمار ہین * قدیم الایام
سی دہ دیکہنی مین آئی ہین * اور کوئی معالج بدون ملاحظہ کرنی زبان مریض
کی اپنی مشاہدہ کو تمام و کامل خیال نکریگا * زبان بعض اوقات مین بہوری
اور کبہی بالکل سیاہ ہو جاویگی * امراض متعفنہ مین کہ جنمین ضعف کمال
اور میلان عفونت کیطرف ہو جاتا ہی * زبان سیاہ پڑ جاویگی *
اور صورتون مین وہ تمام چمکتی ہوئی اور شفاف معلوم ہوگی * اور ایسی
حالت مین اکثر ترڑخ جاویگی * اور امراض مین جسطرح سے کہ مستی کی مارے
لرزنی لگی * اوسوقت زبان اکثر ملائی کی سی چیپ سی آلودہ پائی جاتی ہی*
اور یہہ چیپ گہرا اور زرد نہین ہوتا * بلکہ ملائی سے بہت ملتا ہوا اور ایسا
پتلا ہوتا ہی کہ زبان تر رہتی ہی *
اگر ہم آنکہون کو لین اور ملاحظہ کرین * تو اونکی چمکاہٹ اور سرخی اور نمناک
ہونی سی ہم ایک لحظہ بہر مین دریافت کر سکتی ہین * کہ دماغ مین مرض کے اثر

Delirium tremens. — Mucus. —

دلیریم ترمنس   میوقس

بڑا جوش ہو رہا ہی * بسبب نقل آنکھون کی ہم معلوم کر سکتی ہین + کہ فلانا شخص درد سر مین مبتلا ہی - اور بعض امراض سر مین آنکھین چندہی اور بل کہائی ہوئی مختلف طرحون سے معلوم ہوتی ہین * اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی + کہ مریض نیند مین آنکھون کو خوب بند نہین کرتا + اور یہہ بیشتر علامت مرضی کے ہی * حال آنکھون کی پتلی کا ہی بڑی علامت اکثر امراض سر مین سہی ہی * اگر تم کل آنکھہ کو لو اور نظر کرو تو اکثر اوسمین چمک + یا بیرونقی ظاہر ہوتی ہی + یا اگر تم خاص اجزا کو اوسکی دیکھو تو پتلی چوڑی معلوم ہوگی + یا بالعکس اسکی نہایت تنگ اور ان سب امور کا خیال رکھنا لازم ہی + اسلیے کہ اوسنے امراض خاصہ دریافت ہو جاتی ہین * مثلاً اگر تم سکتہ کو خیال کرو تو پتلی ہمیشہ چوڑی ہوگی + اور دماغ کو کمال تکلیف + لیکن جو پتلی بہت ہی چھوٹی ہو جاوی یہان تک کہ سوئی کی نوک کی مانند + تو تم غالبًا بہ یقین کہہ سکتی ہو کہ مریض نہ بچی گا * اگر ایک شخص بہت سی افیون کہا جاوے تو یہی تاثیر پیدا ہوگی + اکثر تو پتلی بدرجہ کمال چھوٹی ہو جاتی ہی + اور اگر معالج کو تحقیقًا حال مریض کے افیون کہا جانیکا نہ کہا گیا ہو تو جو آثار سمنی اوپر ذکر کئی اس بات کی تشخیص مین مدد دیوین سگے * علاوہ تر چھی ہونی نگاہ + اور کہلی رہنی آنکھون کی نیند مین تشنج اور اینٹھہ مختلف صورتون مین دیکھی جاتی ہین + خصوصًا اگر بچہ کی کسی اور جزو چہرہ مین اینٹھہ ہو + مثلاً بچی کے جبڑی کی پٹھون مین + پس وہ نیند مین دانت بجانے اور پیسنی لگتا ہی + اور آنکھین

گردش کرتی ہین *
بباعث نظر کرنے حال حدقہ چشم یا اون چیزون کی کہ جو آنکھہ کے
ڈیلی مین ہون + تم نہایت ناتوانی اور نحافت اور لاغری مریض
کی خیال کر سکتے ہو * اگر وہ اجزا کہ جو گرد آنکھہ کی ہین سوکھہ جاوین تو
آنکھین حلقہ چشم مین گر جاتی ہین + اور اندر کو دہس جاتی ہین +
یہہ علامت نہایت ضعف اور خلو پر دلالت کرتی ہی اور فقط اسی کو
دیکھہ کر تم ایک لحظہ مین کہہ دوگے کہ مریض کسقدر بہ نسبت پہلی کی
زیادہ بگڑ گیا ہی *
ساری چہرہ کی دیکھنی سے گو کہ یہہ صرف ایک جز جسم کا ہی تم اکثر کہہ سکتے
ہو کہ فلانی شخص کے پہیپڑے مین خلل ہی + یا آنکہ میلان فساد شش کا
بہت سا پایا جاتا ہی + بعض اوقات اس امر مین ذرا بھی شک کرنا ناممکن
ہوتا ہی + کہ اگر مریض بالفعل مسلول نہین ہی + تو وہ فوراً سل کی مرض مین
گرفتار ہو ویگا * چہرہ کے دیکھنے سی خصوصاً آنکھون کی صورت اور
اُنکی نکھری ہوئی ہونی سے + اور بباعث گلی لگ جانے یا اونکی سُرخی سے
ماہیت مرض کی دریافت ہونے مین پہر کچھہ شک باقی نہین رہتا + بلحاظ
اور اجزای جسمانی کی تم رخسارون کو دیکھہ کر بتا سکتے ہو کہ مریض کو مرض
ترکیب عضوی کا ہی *
امراض معدی + اور امعا اور اجزای گرد و پیش مین اکثر چہرہ کی رنگت

Lungs - Organic.
لنگس یعنی لنگ
اورگانک

مائل بزردی - اور پژمردہ ہوتی ہی اور اعصاب جسمین چہوٹی چہوٹی رگین نمودار ہوجاتی ہین اور لال لال حلقی جیسی کہ تپ دق مین ظاہر ہوتی ہین ویسے نہین معلوم ہوتی - بلکہ رخسار دن پر جال سا معلوم ہوتا ہی * جب یہہ علامات پائی جاوین تب اکثر کسی جز و بطن مین مرض مرکب ہوگا * طاقت مریض کی اوسکی بشرہ سی ایک لحظہ مین معلوم ہوجاتی ہی * جبکہ معالج ایک شخص تپ زدہ پاس علاج کی لئی موجود ہو - اوسوقت بیشتر کچہہ ضرورت استفسار کی نہین ہوتی * اوسکی بشرہ کو ملاحظہ کرنی سے معالج کہہ سکتا ہی کہ آیا مریض پہلی کی نسبت بہتر حال مین ہی یا بدتر مین * ایسا ہی حال اکثر امراض کا ہی جبکہ مریض بہتر ہوتا جاوی یا بدتر - تو معالج اوسکی چہرہ سے فوراً بتا سکتا ہی کہ میری بعد دیکہنی سے پہلے کیا تغیر مریض کی حال مین واقع ہوا ہی * ہر ایک شخص یہہ دریافت کرلیتا ہی - اور یہی باعث ہی کہ جب ایک آدمی اپنی دوست سے ملتا ہی تب وہ اوسکی صورت دیکہہ کر کہتا ہی کہ تم تندرست معلوم ہوتی ہو یا اسکہ مین تمکو بیمار دیکہہ کر ملول ہوتا ہون * جس صورت مین کہ ایک ناتجربہ کار شخص دوسری کی شکل کی ملاحظہ سی حال صحت کا اوسکی معلوم کرلیتا ہی - تو دیکہو کہ طبیب کسقدر زیادہ دریافت حال بشرہ سی کریگا - کیونکہ وہ ہر ایک ذرہ سے تغیر اور اختلاف کو جو ہر ایک خاص جز مین واقع ہوتا ہے خوب جانتا ہے *

ایک عجیب صورت بشرہ کی ہر ایک مصنف نے جسنی کوئی رسالہ دربار علم طب کی لکہا ہی - بنام چہرہ بقراطی کی بیان کی ہی - یہہ وہ ہیئت چہرہ کی ہی

Facies Hippocratica. — فیشیس ہپوقریٹکا

کہ جو تہوڑی دیر پیش از مرگ نمودار ہوا کرتی ہی * اسوقت مین بدن بالکل
ضعیف ہوتا ہی، اور جان لبون پر ہوتی ہی * وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہے
کہ بقراط نے اوسکا صحیح حال بیان کیا ہی * وہ بیان یہہ ہی کہ اوسمین
ناک تیز اور آنکہین اندر کو دہسی اور کن پٹیان دبی ہوئی اور کان پچکی ہوئے
اور چہوٹے ہوجاتی ہین * یعنی تہنون کی سوڑ جاتی ہین * جلد پیشانی
کی مضبوط وسخت اور خشک ہوتے ہی * تمام چہرہ پیلا بلکہ شاید سیاہ
پڑجاتا ہی، یا زرد رنگ اور پیلی شکل رانگ کی بن جاتی تہے *
یہہ وضع جو مذکور ہوئی مرنے سی تہوڑی دیر پہلی ہوتی ہی * جب تم کسی
آدمی کو ایسی مرض سے مرتا ہوا دیکہو کہ جسنی اوسکو بتدریج نحیف کردیا ہو
تو اوسکی چہرہ کا حال بعینہ ایسا ہوتا ہی *
اس مقام مین ہم یہہ ذکر کرسکتے ہین۔ کہ امراض جلد[1]، اور غیر مزمن، اور محرقہ
مرض جلد کی اکثر چہرہ پر بہ نسبت کسی اور جای کے بہتر نظر آتے ہین *
جب کسی بچہ کو گرمی دانی نکلنے کو ہوتی ہین، تب یہہ چہرہ سی معلوم ہوجاتا
ہی * جب کہ ایک بچہ گرمی کی حالت مین ہو، اور تمکو یقین اسبابت کا ہو
کہ وہ کسی نہ کسی آزار مین گرفتار ہوا چاہتا ہی، تو یہہ پہلی چہرہ ہی سی اوسکے
واضح ہوجاویگا، اگر خلل گرمی دانون کا ہی * اس مین آنسو آنکہون سے
جاتے ہین، اور امتلا معلوم ہوتا ہی، اور پہلی دانے جو نکلنے آتے ہین وہ
چہرہ پر دکہلائی دیتی ہین * اکثر امراض غیر مزمن[2] جلد[3] کے چہرہ پر ظاہر ہوتے ہین

Eruption. - Measles - Papulae. -

اِرَپشن[1] میزلس[2] واحد میسل پاپولی[3]

+ اور جو وہان نہین معلوم ہوتے ہین * تب بہی اثر اونکا چہرہ پر ہوتا ہی + تو اوس سے ٹہیک حال مرض کا واضح ہو جاتا ہی + اور کسی اور جز جسم کے ایسا دریافت نہین ہوتا * سبب اسکا یہہ ہی کہ چہرہ بہ نسبت اور اجزائے جسمانی کی زیادہ رگین[1] رکہتا ہی * اکثر لوگون کے رخسارے مائل بسرخی ہوتے ہین + اور ذراسی حرارت سے چہرہ اونکا بہ نسبت کسی اور جز بدن کے لال ہو جاتا ہی + اور یہی وجہ ہی کہ امراض غیر مزمن جلد کی چہرہ پر خوب نمودار ہوتے ہین *

چہرہ پر جو محض ایک جز بدن کا ہی بہ نسبت کسی اور جز جسم کے فالج[2] باسانی معلوم ہوتا ہی * اگر ایک آدمی نچلا بیٹہا ہو تو تم یہہ نہین بتا سکتے کہ اوسکے ہاتہہ یا ٹانگ مین لقوہ ہی + لیکن اگر چہرہ مین لقوہ ہو تو تم اکثر ایک لحظہ مین اوسے معلوم کر لوگے اسطور پر کہ وہ مقام جہان پر اثر لقوہ کا ہی دوسری طرف کو پہرا ہوگا + یا مریض تہوک کو نگل نہ سکتا ہوگا + ایسا ہی حال زبان کا ہی + جس لحظہ کہ آدمی بولنا شروع کرتا ہی تم اکثر لقوہ کی بیماری مین وجود بیماری کا دریافت کر سکتے ہو + اس مرض مین زبان اکثر ایک طرف کو حرکت کرتی ہی + لیکن بیشتر مخالف اوس جانب کی جدہر کو مونہہ کہنچا ہو * اور اور امراض مین لغزش زبان کی بڑی علامت ہی * اکثر تمام جسم لرزتا ہی + مگر زبان خصوصاً * ضیق النفس[3] اور سکتہ[4] مین زبان سوج جاتی ہی + لیکن چہرہ سے بالتخصیص حال مریض کے باطن اور طاقت

1 Vascular.-- 2 Paralysis - 3 Dyspnoea - 4 Apoplexy.--
1 واسقولر 2 پرلیسس 3 دسپنیا 4 اپوپلکسی

اور طاقت کا عموماً واضح ہو جاتا ہی * بشرہ سے فوراً ظاہر ہوتا ہی کہ آیا مریض تکلیف مین ہی یا نہین * قولنج[1] اور سوزش امعا[2] مین تکلیف مریض کی بشرہ سے ایسی صاف واضح ہوتی ہی کہ ایک لحظہ بہر مین یہہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بیشک کچھہ فساد موجود ہی * ہمکو اس بات کی بیان کرنے کی کچھہ احتیاج نہین معلوم ہوتی کہ جنون مین وہ ترنگ جسکا غلبہ ہوتا ہی بشرہ سے دریافت ہو جاتی ہی * ایک نظر مین معلوم ہو سکتا ہی کہ فلانا دیوانہ یا غضبناک یا مغرور یا مایوس ہی * قطع نظر بشرہ کے دیوانہ کے سر کی وضع سے بہت سی باتین کہل جاتی ہین * جو مغرور ہوتے ہین وہ اپنے سر کو بلند رکہتی ہین اور جو ملول ہین وہ سر نیچے ڈالے رہتی ہین - لیکن بشرہ قطع نظر اس سے کہ طریق سر کا دیکہا جاوے ماہیت مرض کی ظاہر کر دیتا ہی * پاگل پن تو فوراً چہرہ کی دیکہنے سے معلوم ہو جاتا ہی * بشرہ کے وسیلہ سے واضح ہو سکتا ہی کہ فلانے آدمی کی طاقت اور آرام کا کیا حال ہی اور دل کی خواہشون مین سے کسکا غلبہ ہی * ہم پہلی ہی ذکر کر چکے ہین کہ تم بسبب دیکہنے چہرہ ایک شخص اور خیال کرنے اس بات کے کہ چہرہ اوسکا بہرا ہوا ہی حال اوسکی صحت کا دریافت کر سکتے ہو بلکہ بشرہ کے دلالت کرنے سے بہت احوال کہل جاتا ہی پس واضح ہی کہ بہت سی باتین چہرہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جاتی ہین اور یہہ محض بلحاظ امراض چہرہ کی نہین ہوتین بلکہ تمام اور اجزاے جسمانی کی بہی ہوتین ہین *

[1] خولق — Cholic. — [2] انٹرٹس — Enteritis —

لیکن علاوہ دلالت کرنے چہرہ کی عموماً ہمکو یہہ بیان کرنا ضرور ہی کہ بہت سا حال تکلیف مریض کا اوسکے جسم کے طور سے واضح ہوجاتا ہی تپ مین مریض کے لئے کوئی اور علامت بہ نسبت اسکی نہین ہی کہ وہ پہلی کروٹ سے لیٹ کر پہر آہستہ آہستہ پشت کے بل پڑ جاوے - اور جب کہ وہ صاحب فراش ہوجاوے تو اور بہی زیادہ محل تردد ہوتا ہی * باعث اسکا صاف یہہ ہی کہ بہ نسبت پشت کے بل لیٹنے کے کروٹ سے سونے کی لئے زیادہ طاقت اعصاب مین درکار ہوتی ہی * پس جبکہ مریض نحیف و لاغر ہوجاوے اور بستر سے نہ ہل سکے تو یہہ نشان اوسکی کمال ضعف اور ناطاقتی کا ہے * تمام جسم کی بیقراری کے باعث سے بہی بہت سا حال منکشف ہوتا ہے * منجملہ علامات ردیہ اکثر امراض مین سے کمال بیقراری جسم کی بہی ایک علامت ردی ہی * بیقراری کا ہونا صرف غور تو ان مین اونکی بی استقلال سے ممکن ہی - لیکن جبکہ امراض غیر مزمنہ مین شدت سے ناتوانی ہو تو غالب یہہ ہے کہ یہہ بیقراری ایک علامت منجملہ علامات ردیہ مین سے ہے *

اگر کوئی بیماری خاص چہرہ ہی پر ہو تو وہ البتہ وہان ویسی ہی معلوم ہوگی جیسی کہ اور اجزا سے جسم مین خواہ وہ سوجن ہو - یا بی جا سنے ایک عضو کے سبب - یا کوئی خاص مرض جلد کا ہو - یا کچہہ اور ہو *

اب ہم ہات کا ذکر کرتے ہین *

یہہ وہ جزو بدن کا جو مانند چہرہ کی ہی اور تمام ملکون مین خواہ وہ تربیت یافتہ ہون یا نہون اکثر معلوم کروانی والا آفات بدنی کا ہی *

بات مین بہی بڑے علامتین پائی جاتی ہین + اگرچہ وہ علامات حقیقت
مین اسقدر قوی نہین ہوتین ہین جتنی کہ علامات چہرہ کی قوی ہوتی ہین
ہاتہہ ہی سے پہلی کمی حرارت و برودت کی دریافت ہوتی ہے *
یہہ ایک منجملہ اون اجزاے جسم کی ہی جو سرد ہو جاتی ہین بعینہ جسطرح
سی کہ ناک اور کان ٹہنڈے ہوتے ہین * ہمکو یقین ہی کہ جو فرق
اسکی حرارت و برودت کے اندر حالت تپ اور صحت مین واقع
ہوتا ہی + تو وہ بہ نسبت فرق گرمے اور سردی اور اجزاے جسم کے
اکثر زیادہ ہی * ٹہنڈا ایسا ہی پہلے ہاتہہ مین معلوم ہوتا ہی * تپ دق
مین بہی جسم مین چہرہ پر سرخ حلقے پڑجاتے ہین ہتیلی کو بہی سرخ کردیتا
ہی + اور پانو کی تلوے کو بہی + لیکن یہہ رنگت خصوصا ہتیلی مین ظاہر
ہوتی ہی اسواسطیکہ جلد ہات کی بہت پتلی ہی * تکلیف دم لینے کی ناخنون
کی شکل سے واضح ہو جاتی ہی + اگر تنفس مین تم ہونٹون کا رنگ ارغوا
دیکہو + اور چہرہ بہرا ہوا + اور رصاصیت رنگ کی نظر پڑے + اور آنکہین
لال ہو جاوین + تو رنگ ناخنون کا بہی ارغوانی ہوگا + اور اگر نہوگا سبب
وہ اجزا کہ جو ناخن کے نیچے ہین ارغوانی رنگ ہونگی * یرقان کی ذکر
مین ہم بیان کرچکے ہین + کہ یرقان کی ہونے سی پہلی ناخنون کی جڑ
اور طبقہ صلبیہ مین اثر مرض کا معلوم ہوتا ہی + اور جبکہ وہ سارے جسم سے
جاتا رہیگا پہر بہی بسبب موجود ہونے زردی ناخن اور طبقہ صلبیہ کے
اوسکا وجود پایا جاویگا * اسیطرح سے ہم خیال کرتے ہین کہ مرض

Sclerotica.—

کہ مرض کے اندر غذا کی غیر منہضم ہونے سے بہی تغیرات آنکہوں اور ناخنوں کے
برابر جاری رہتے ہین + خشکی اور حرارت اور لینت اور خشونت ہات کی بلکہ
گرفت مریض کی بہی تمام علامات دالہ مین سے ہین + مرض سل کا اگر
آنکہوں سے معلوم ہو تو خمیدگی ناخنوں سے بہی یہہ دریافت ہو جاتا ہے
اور اسیطرح بعضے اور تکلیفین خنازیری بہی معلوم ہوتے ہین *

قلب کی منقبض ہونے سے

جتنا کہ خون بائین بطن مین ہوتا ہی نکل کر شرائین مین چلا جاتا ہی اور
اوس خون کو جو پہلی سی شرائین مین ہوتا ہی زور و قوت سی حرکت دیتا ہی
وہ مانند موج کی لہر آتا ہی + اس موج کو بہتیرے اجزای جسم مین انگلی
سی معلوم کر سکتے ہین اور اوسی کو نبض کہتے ہین + ظاہر ہی کہ نبض سے
تم دریافت کر سکتی ہو کہ مقدار خون کی شریان مین کسقدر بڑی ہے
اسواسطی کہ وہ ممتلی ہوگی اور موج طویل ہوگی اگر خون بافراط ہو
طاقت اور چالاکی قلب کی بہی دریافت ہو جاویگی + پس اقسام نبض کے
تفصیل یہہ ہین جو آگے بیان ہوتی ہین + اول بلحاظ تعداد انقباض
قلب کے وہ یا سریع ہوگی + یا بطی + اگر ایک منٹ مین ۸۰ دفعہ سے
زیادہ چلی تو تم خیال کر سکتی ہو کہ قلب مین بہت بہڑک ہو رہی ہی +
دوم بلحاظ کیفیت طول موج کی اگر موج خون کی چہوٹی ہوگی اسکو قصیر کہتی ہین
اور اس صورت مین اگر لہر لنبی ہوگی طویل کہلاتی ہے

Dyspepsia. Pulse.— Frequent.—
Rare.— Short. Long.
ڈسپیپسیا پلس فریکوینٹ ریئر شارٹ لنگ

تیسرا۔ بلحاظ خون کی ممکن ہی کہ نبض ممتلی ہووے یعنی تمکو ایک بڑی لہر
انگلی کے نیچی محسوس ہو یا چہوٹی ÷ ممکن ہی کہ وہ سخت ہووے اس
صورت مین اگر امتلا بہی پایا جاوی تو یہہ علامت جلن کی ہو یا آنکہ
قابل دبایا جانیکے ہو یہہ حال اکثر اختناق الرحم مین دیکہا جاتا ہی اور
جلن سے ملتا ہوا ہوتا ہی اگرچہ حقیقت مین جلن نہین ہوتی *
ممکن ہی کہ نبض بڑی ہو اور سخت نہووی یا سخت ہو اور بڑی نہو بلکہ بالعکس
اسکی نہایت چہوٹی ہو ÷ یہہ ضروری نہین ہی کہ نبض بسبب بڑی ہونے
کی قوی بہی ہو اور نہ بباعث اوسکی چہوٹا ہونیکی ضعیف ہونا اوسکا ضرور
ہی ÷ اگر نبض سخت اور بڑی بہی ہو تو وہ قوی بہی ہوگی ÷ اگر نبض
چہوٹی اور ملایم ہو تو اوسکو ضعیف خیال کرنا چاہئی ÷ صرف ملایمت
استقدر ہو سکتی ہی کہ اوسکی سبب سے نبض ضعیف تصور کیجاوے اور جو
نہایت ضعیف ہو تو تم انگلی کو ذرا دبانی سے اوسکو معلوم کر سکتے
ہو ÷ اسطرح کی نبض کو اوچہلتی ہوئی نبض کہتی ہین اگر اوس مین رکعت
بہی ہو ÷ یہہ نبض عمل مین بآسانی معلوم ہو جاتی ہی اور بہتیری صورتونمین
علامت مرگ ہی ÷ اگر نبض نہایت سخت ہو اور چہوٹی بہی تو اوسکو تار کی
طرحکی نبض کہتی ہین ÷ تار پتلی اور سخت بالضرور ہوتی ہی ÷ اور وہ نبض
جسمین یہہ اوصاف ہون تار کی طرحکی کہلاتی ہی ÷ یہہ قسم نبض کی اوکیا

Full. – Small. – Hard – Fluttering –
Wiry. –

فل سمال ہارد فلٹرنگ وئیری

ادس قسم کی نبض سے جو دہاگی کی طرحکی ہوتی مختلف ہے * ان دونو مین
اختلاف ویساہی ہی جیساکہ دہاگی اور تار مین * دہاگی کی طرحکی نبض سے
مُراد وہ نبض سے جو چھوٹی اور ملایم اور کمزور ہو * اس قسم کی نبض مین
کیڑی کی چلنی کی سی حرکت ہوتی ہی * جبکہ معدہ مین جلن بشدت ہوتے
ہی تب نبض تار کی طرحکی ہوجاتی ہی * لیکن ایسی صورتون مین صرف
نبض پر اعتماد نچاہئے * اگر اور یہی علامات معدہ یا امعا یا صفاق کے
جلن کی پائی جاوین تو تمکو یہہ کہنا نچاہئی کہ مرض نہین ہی * اسواسطیکہ
تمکو نبض تار کی طرحکی نہین معلوم ہوتی *
سابق مین جو بیان ہوا اسکی علاوہ حال گردش خون کا ہی بخوبی ہات سے
کہلتا ہی * ہات یا کلائی مین ملاحظہ نبض کا زیادہ آسانی سے بہ نسبت
کسی اور جز بدن کی ہوتا ہی * تشخیص کرنا حال کا سوا نبض کی اور مقام
سے بہی ممکن ہے * لیکن وہ اسقدر صحیح اور آسان نہین ہی جتنی کہ کلائی کے
ہان سی دیکہی ہوتا ہی * بلحاظ اور باتون کی جنکا دیکہنا درکار ہوتا ہی
یعنی اعتدال اور حرارت اور برودت * اور لینت اور پسینی کا ہم یہہ خیال
کرتی ہین کہ یہہ بہ نسبت دیکہی جانی کسی اور مقام کی سوائے ہات کی جو زیادہ
صحیح ہی نہین دریافت ہوتی * بلکہ ہات ہی اِن خاص علامات مین بہ نسبت
اور اجزای ظاہری جسم کی زیادہ مؤثر ہوتا ہی *

Thready - *Clamminess*. -
ثریڈ ہی — کلامنس

اب ہم ذکر اس بات کا کرتی ہین کہ دونو ہاتون کی نبض کا دیکھنا ضروری
- اگر تم فقط دست چپ کی نبض کو دیکھو تو شاید تم اکثر یہہ خیال کرو کہ مریض
کو باعث کمال ناطاقتی کی طاقت فصد کی نہین ہی - لیکن جو تم دست
راست کی نبض کو بھی دیکھو تو تمہاری راے اکثر پہلی راے سی مختلف ہوجاوے
+ نبض دونو ہاتون کی اکثر ایکدوسری سی مختلف ہوتی ہین - پس
بہت سی صورتون مین فقط دست راست کی نبض سی صحیح حال
منکشف ہو سکتا ہی +

ہم نی نبضون کو کبھی بلحاظ تعداد انقباض قلب کی ایک زمانہ مین مختلف
نہین دیکھا - مگر زور مین البتہ بڑا اختلاف پایا ہی + اون نازک صورتون مین
جہانکہ تدبیر معالجہ مین یہہ تامل ہوکہ کونسا علاج کیا جاویگا + اور
کونسا نہین - یہہ مناسب ہی کہ قلب کا حال دیکھنا چاہئی اور اگر خاص
مرض قلبی ہو تو قلب ہی کو دیکھنا چاہئی - اسواسطے کہ بعض امراض
مین صرف بسبب مؤثر ہونے قلب کی نبض بہت زور سی چلتی ہے
یہانتک کہ گمان بہت سی خون نکالنی کا ہوتا ہی + ایسی صورتون مین
نبض سی طاقت مریض کی نہین معلوم ہوتی ہی بلکہ محض مرض قلبی
+ بالعکس اسکی بعض امراض قلبی مین نبض بہت صغیر ہوتے ہی اور
قلب کو دیکھنی سی یہہ واضح ہوتا ہی کہ وہ بہت زور سی دھڑکتا ہی +
لیکن بسبب چھوٹی ہونے سوراخ کے خون ذرا ذرا
نکلتا ہی *

یہہ بات بھی یاد رکھنی چاہئی کہ نبض ہر زمانہ عمر مین مختلف ہوتی ہے +

+ جسقدر چھوٹی عمر ہو اوسیقدر نبض مین سرعت ہوگی + نبض عورت
کی بہ نسبت نبض مرد کے جلد چلتی ہی + اور گرم ولایت کی باشندون
کی نبض اکثر بہ نسبت نبض اون لوگون کی کہ جو معتدل مقامات مین
بستے ہین کم زور ہوتی ہی + ان سب باتون کا لحاظ رکھنا ضروری ہی +
اسواسطیکہ اگر تم مقدار نبض ایک بچہ کی ۱۲۰ ایک منٹ مین اور ایک
مرد بالغ کی بہی کہ جسکو تپ ہو ۱۲۰ دیکھہ کر یہہ تصور کرو کہ بچہ کو بہی تپ ہے
تو یہہ غلطے عظیم ہوگی +

اب جاننا چاہئے کہ گردن سے بہی خاص معلومات ہوتی ہین + لیکن بہت
نہین ہوتی ہین + لنبا اور پتلا ہونا گردن کا مع اور علامات کے
اکثر نشان سِل کا تصور کیا جاتا ہی + بالعکس اسکے کوتاہی اور موٹاپن
اوسکے سبب امتلاء سر اور سینہ کا ظاہر ہوتا ہی + گردن کی نبض بہی
علامت امراض مختلفہ کی ہی + بہت سے امراض دماغی مین دونو
قرقند یعنی شہ رگ اسقدر دہڑکتی ہین + کہ دور سے نظر آتی ہین +
اور اکثر امراض صدری مین بہی یہی بات مشاہدہ کیجاتی ہی + یہان سے
بہی واضح ہوتا ہی کہ ایک علامت سے زیادہ کیطرف بہی توجہ
کرنا ضروری ہی + جبکہ تم زور سے دہڑکنا قرقند کا دیکھتے ہو
تو تم یہہ نہین بتا سکتے کہ وہ بباعث مرض صدر کے پیدا ہوا +
یا دماغ کے + اسواسطیکہ وہ دونون ہی ظہور مین آتا ہی + دہڑکنا اج

Carotid - قرقند
Jugular vein. — جوگلر وین

کا بہی اکثر علامت مرض صدر کی ہی + رقیق ہونے کی سبب سے
خون کی پونہچانے مین صدر کی رستی سے رگین گلی کی بہت دہڑکنے
لگتی مین + عربی زبان مین شریان سُباتی کہلاتی ہی +
صدر کی ملاحظہ سے ہی بہت معلومات ہمکو ہوتی ہی + اوسکے اطراف
اور اوضاع سے حال جسم کا عموماً معلوم ہوجاتا ہی + مسلول
آدمیونکا سینہ اکثر تنگ اور چپٹا ہوتا ہی + اور مختلف متون مین سکڑ جانا اوسکا معلوم ہوتا ہے
آگی سے کچہہ اونچا اور کچہہ چپٹا اور اطراف مین سکڑا ہوا ہوتا ہی + اگر ایک شخص کو
سکتہ کیطرف میلان محض کثرت اور اجتماع خون سے ہو تو چہاتی اوسکی مدور ہوجاتی + علی ہذا القیاس اون
اشخاص کی جو مرض مین مبتلا ہون اکثر باعث پلورا کی + کہ وہ ایک
جانب لیٹی ہوئی بہسترے پہ ہی + سینہ عیب دار ہوجاتا ہی + جبکہ پانی
یا ریم رخف و فشار ریم پلورا مین جمع ہوجاوے تو تعجب نہین ہی کہ اطراف
صدر کے بڑی ہوجاوین + پس امراض صدری مین اکثر ضرور ہے
کہ مریض کپڑے اوتار کر صدر کو ملاحظہ کروا دی اسواسطیکہ نگاہ کرنی
ایک گونہ تخالف صورت اصلی سے اوسکی طرفین مین معلوم ہوجاتا ہے
جو مس سے نہین دریافت ہو سکتا + ایک ایسا تخالف صورت
اصلی سے بی دیکہنی کے دریافت نہین ہوتا + اکثر نگاہ کی ذریعے
معلوم ہوجاتا ہی + اس مین شک نہین کہ بلحاظ موضع ذرا دراز
حال دم لینے اور حالت قلب کے باعث سنسناہٹ کی کہ جو تم
مس کرنی سے معلوم کرتی ہو بہی بہت باتین دریافت ہوجاتی ہین

Pleura —
پلورا

بعض صورتون ضیق النفس مین ایک سنسناہٹ سی سانس کے بہرنے مین معلوم پڑتی ہی + اور بعض شدد ون قلب مین بہی بر وقت دبانے ایک جزو قلب کے ایسی بات ظہور مین آتی ہی + جو مطابق حرکت قلب کے ہی + بعضی صورتون الورشیم اورٹا مین امراض قلب مین بہت دہڑکن بات سی معلوم ہو جاتی ہی +

اگرچہ نگاہ اور مس کرنے سے یہہ حال منکشف ہوتا ہی مگر ایک اور حس کے ذریعہ سے امراض صدر کا بہت حال کہلتا ہی + یعنی سننی سے + ایسی صورت مین فعل شش کا بہتر سے اور اعضا کی فعل سی مختلف ہوتا ہی + یہہ فعل شور کی بیات کیا جاتا ہی + اور ایسی ہی فعل قلب کا آواز ہوا کے پہونچنی کی شش مین اور خون کی قلب مین سنائی دیتی ہی + اوسکے سننی کی لئے کان کو نزدیک صدر کے رکہتے ہین *

شش کے اندر یہہ بہی جانا چاہئے کہ بعض اوقات آواز سانس کی کہ جو صحت مین ہوتی ہی بالکل موقوف ہو جاتی ہی + بعض مقام پر شش بند ہو جاتا ہی + یعنی ہوا اوس مین سے گذر نہین کر سکتی + یہہ سبب مانع ہوتی کسی امر کے خون کی جانے کو شش مین واقع ہوتا ہی اور امتلا یا باہر سی دبا یا جانے شش کی بہی یہہ امر ظہور مین آتا ہی + کیونکہ پورا اوسکو پہیلنے سی مانع ہوتا ہی + الغرض اس سی تحقیق ہو سکتا ہی کہ اوس مقام مین سانس نہین چلتا + علاوہ بالکل نہ معلوم دینے

الورشیم اورٹا — Aneurism of the Aorta.

آواز کی بعض امراض صدر مین بعضے مرضون مذکورہ مین ایک آواز
خلاف عادت سُنی جاتی ہی + آواز سانس لینی کی موقوف تو نہین
ہوتی مگر عجب ہی کہ بہت بدل جاتی ہی + معلومات حال کی محض
سماعت ہی سی نہین ہوتی ہی بلکہ بجانے سی بہی + اگر تم صدر کو
بجاؤ تو شُشش کی حالت صحت مین گمبہیر آواز سنائی دیویگی کہ شُشش
ہوا سے بہرا ہوتا ہی اور اسی جہت سے گمبہیر آواز نکلتی ہی +
اگر ہوا کی جگہہ پر کوئی اور چیز آجاوی + یا شُشش سخت ہوجاوے
یا سیّال سے پر یا گہرا ہو تو ایسی صورت مین اگر تم اوس مقام شُشش
کو بجاؤ تو سُست آواز دیویگا اسلئے کہ وہان ہوا نہوویگی + یہہ بات
فی الحقیقت ہوا کرتی ہی *
جاننا چاہئے کہ فقط علامات سُننی ہی کی طرف توجہ رکہنا لغو ہی +
قصور اون لوگون کا جو امراض صدر مین فقط کان سے کام لیتی ہین
اوسیقدر بڑا ہی جسقدر کہ قصور اون اشخاص کا جو کانون کو بالکل
کام مین نہین لاتے یعنی کان لگانی سے دریافت حال نہین کرتے +
اور بہی بہت سی علامتین واسطے انکشاف حال مرض کے اکثر ہین
جنمین کان سے کچہہ کام نہین پڑتا + لیکن قطع نظر اس سی کہ وہ
علامات واقع مین ہون یا نہون معالج پر فرض ہی کہ اور علامات
کیطرف بہی ویسی ہی توجہ رکہی جیسے کہ علامات گوش پر رکہتا ہی +
اکثر باعث ملاحظہ کرنے مریض کی جبکہ وہ دم لے رہا ہو حال سانس

پرکشن[۱]

Percussion —

سانس بہر نیکا کہل جاتا ہی ÷ تمکو معلوم ہوجاویگا کہ سانس بہی مانند نبض کے آیا صورت اصلی سے زیادہ جاتا ھے ، یا آنکہ زیادہ تر ہیئت اصلی پر بہ نسبت اکثر کے ہی ÷ جسطرح کہ نبض سریع اور بطی ہوتی ھے ، اوسیطرح سانس کے بہی دو طور ہین ÷ کبہی ہم دیکھتی ہین کہ سانس دفعتہً لیا جاتا ہی ÷ یعنی دم باہر اور اندر اچانک آتا جاتا ہی اوسکو سرعت سانس کی کہتے ہین ، اور عکس اسکا جبکہ صعود بآہستگی کہلتا ھے بطی کہلاتا ہی ویسا ہی جیسا کہ نبض کو سریع اور بطی کہتے ہین ÷ یہہ باتین محض نگاہ کرنے سے سیکہی جاتی ہین ÷ سانس لینے مین بعینہ ویسی ہی اختلاف واقع ہوتے ہین جیسی کہ نبض مین ، کیونکہ وہ باترتیب ہوگا ، یا بے ترتیب ، اور بطی یا سریع ، اور دفعتی یا تدریجی ÷ سانس یا تو زور سے لینا ہوگا یا نہین ، ایک صورت مین تو ہوا کم اندر ہوگی ، اور دوسری مین قرار واقعی سانس لیا جاویگا ، جیسا کہ نبض ممتلی اور قوی ہوتی ھے ایسی ہی حال سانس کا ہوسکتا ہی ÷ ہم یہہ نہین کہتے کہ دہڑکنا اور فعل شُش کے ایکہی زمان مین واقع ہوتے ہین ، لیکن جیسا کہ نبض سریع اور بطی اور ممتلے اور قصیر وغیرہ ہوتی ھے ویسی ہی سانس بہی کئی بار ایک وقت مین اور آہستہ لیا جاتا ہی اور گمبہر اور غیر گمبہر اور دفعتہً اور بتدریج اور بلا ترتیب وغیرہ ہوتا ھے ÷ جب سانس دقت سے لیا جاتا ہی تب اوسکو ضیق النفس[1] کہتے ہین ÷

[1] Dyspnoea.— [1] ڈِسپنیا

بوقت خیال کرنے ان آوازون قلب کے بڑی خبرداری اسبات مین ضرور
ہی کہ پہلی ہی بار کی دیکھنی سے تم کوئی تجویز قرار نہ دو + علامات عامہ کے
دیکھنی سے ہی دلیل کافی مرض عضوی کی حاصل ہوتی ہے + لیکن
اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سوای اسکے اور وجوہ نہین پائی جاتین + ممکن ہے
کہ آواز جو کان مین آتی ہے کسی ایسی سبب سے پیدا ہوئی ہو جو تہوڑے
عرصہ تک رہی اور تم دو روز ہی متواتر اوسی نہ سنوگے + یہان سے
ظاہر ہی کہ صرف انہین علامتون کا مانند علامات نبض کی لحاظ رکہنا
نچاہیئے بلکہ اور علامتون کا بہی اونکے ساتھہ خیال
ضرور ہے +

اب ہم ذکر بطن[1] کا کرتی ہین + بڑی علامتین اس مقام کی نگاہ اور
مس سے ظاہر ہوتی ہین + سماعت سی بہت حال بطن کا نہین کہلتا
الا بسبب اوسکی بجانے[2] کے اگر وہ بڑہ گیا ہو + اگر تم اوسکو
انگلی یا ایک ٹکڑے ہاتہی دانت کی سے بجاؤ تو تم کو معلوم ہو جاویگا +
کہ آیا سوجن بباعث رطوبات رقیقہ یا غلیظہ کے ظہور مین آئی ہے +
کیونکہ اوس مین سے آواز طبل کی سی نہ نکلیگی گویا کہ تمنی ران کو بجایا +
بالعکس اسکے اگر سوجن فقط ریاح کے سبب سے ہو تو آواز
اوسکی مانند آواز ڈہول کی سنائی دیوے گی + ہاتھہ پہیرنے
سی باہستگی بطن پر تمکو دریافت ہو جاویگا کہ آیا کوئی عضو اپنی ہیئت

[1] Abdomen. — [2] Percussion —
[1] ابڈومن [2] پرکشن

ہیئت اصلی سے بڑھ گیا ہی اور ڈہانچ بڑہی ہوئی جگہ کا باسانی معلوم ہوسکتا ہی اسواسطیکہ سوجی ہوئی عضو کے بجائی سے آواز ڈہول کی سی نہین نکلتی اور جو مقام بطن کا کہ اپنی حالت صحت مین ہوگا وہان سے ڈہول کی آواز سنائی دیگی * نکان فقط اسی امر کی لیئے بہت کام مین آتا ہی *

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر مریض کا بطن ننگا کرین تو ایک تبدل ہیئت کا جو ہات لگانے سی دفعتہً معلوم نہوتا دریافت ہوجاویگا * بطن کے باب مین نگاہ کرنے سی سوجن کسی خاص جای یا تمام بطن کی معلوم ہوسکتی ہی * لیکن واقع مین مس کی ذریعہ سی بہت معلومات ہولی ہے * ہاتہہ سی آماس مختلف اعضا کا اور سختی مختلف اجزا باطنی جسم کی دریافت ہوجاتی ہین اور اگر وہان کوئی شے سیال ہو تو باعث وقوع کمی و بیشی کے وہ بہی تحقیق ہوجاویگی * لیکن ایک بڑا کام مس کرنے بطن کا تحقیق کرنا جلن کا ہی * جلن بطن کے مس کرتی سی بآسانی دریافت ہوسکتی ہی اس سبب سے کہ بطن پر کوئی سخت پردہ مانند ہڈیوں کی نہین ہوتا اور امراض غیر مزمن مین نہایت ضروری ہی کہ بطن کو ہوشیاری ہات سی دیکہین * تپ یا خصوصاً مختلف آفات مجاری غذا مین اگر تمام بطن ہات سے نہ دیکہا جاوی تو ممکن ہی کہ حال جلن کا معالج کو معلوم نہ پڑے * اور باعث اوسکی نظر سی بچنی کی وقوع خطر کا امکان رکہتا ہی * تپ مین بہرکیف یہہ ضروری ہی کہ بطن ہر روز یا دوسری روز دیکہا جاوے اور بطن کی اوپر سے جہانتک بیشتر از پہونچتا ہی ملاحظہ کرتے ہوئی تمام تک

بہت سے اسباب مرض کی صرف تہوڑی دنون تک رہتی ہین +
مثلاً کبہی ایک شخص کو ایک سبب قوی مرض کا لاحق ہوجاتا ہی
اور جبکہ سبب دفع کا ہوتا ہی تب البتہ اکثر صورتون مین اثر بہی
اوسکا زائل ہوجاتا ہی + یہہ کچہہ ضروری نہین ہی کہ بباعث رفع ہونے
سبب کی اثر بہی اوسکا جاتا رہی + مگر اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی +
بعضی اسباب ایسی ہوتے ہین کہ جسم پر کچہہ تاثیر پیدا نہین کرتے
گو مدت تک وہ قایم رہین + اگر زہر چیچک کا ٹکو لگ جاوے
تو اوس سے ایک ایسا مرض پیدا ہوتا ہی کہ جو صرف تہوڑی عرصہ تک
رہتا ہی + ممکن ہی کہ مریض مرجاوے لیکن اگر نہ مری تو بہی مرض فقط
ایک خاص وقت تک جاری رہ سکی گا اور جبکہ مرض ایک بار واقع
ہوا تب اکثر صورتون مین جسم پر تاثیر اوسکی نہین ہولی + یہہ وہ مختلف
وسیلی ہین کہ جو قدرت ایزدی نے مرض کی رفع ہونی کی لئے سرانجام
کردئی ہین + یعنی واسطی زائل ہونے اسباب مضرہ کی پیش از اسکی
کہ وہ حقیقت مین مرض کو ظہور مین لادین اور نہی آپ سے آپ جاری
رہنی امراض کی لئے *

بعضی معالج اسقدر اعتماد قدرت ایزدی پر رکہتی ہین کہ وہ ہر ایک مرض
مین علاج نہین کرتے اسطرح کی علاج کو معالجہ علی التوکل کہتی ہین +
بہت سی صورتون مین اسطرح کا توکل بہلائی پیدا کرتا ہی خواہ وہ صورتین

Expectant-treatment

اکسپکٹنٹ ٹریٹمنٹ

وہ صورتین دوا دہنی کی ہون یا جراحی کی مگر اکثر صورتون مین اوس سے کام
نہین نکلتا + جس شخص کو کہ سخت جلن شش کی لاحق ہو، وہ اس توقع
مین کہ شفا دل بدن جلدی سے حاصل ہووی گی ہرگز خاموش ہوکر
نہ بیٹھہ رہیگا + جبکہ اوسکو یہہ بات معلوم ہوگئی کہ نشتر کے ذریعہ سی فوراً
آسایش ملی گی اور تکلیف جاتی رہی گی + جبکہ ایک شخص نے
زہر کہایا ہو تو البتہ یہہ اوسکی بیوقوفی ہوگی کہ وہ محض توکل پر شفا کی لئے
بیٹہا رہی + وہ دوا طبیب سے طلب کریگا یا جراح سے
ستمک پمپ[1] جو ایک قسم کی پچکاری ہی منگواویگا + معالجہ امراض
اجسام انسانی کا دو طرح پر ہی، ایک تو حفظ صحت[2] اور دوسرے
ازالۂ مرض[3] + ہم یا تو تدبیر روکنے وقوع مرض کی کرتی ہین یا اوسکے
دفع کرنیکی، اور جبکہ اوسکو دفع نہین کرسکتے تب قصد اوسکی گہٹانیکا
کرتے ہین + مرض کی منع کرنی سے مراد وہ تدبیر ہی کہ جو حفاظت
جسم کی لئے آفت مرض سی عمل مین لائی جاوی + اور تدبیر شافی
وہ ہی کہ جو مرض کی مدافعت کی لئے کرین + اور جبکہ ہم مرض کو دفع
نہین کرسکتی تب بہی اوسکی زور کے گہٹانی کی لئی بہت سی تدبیرین
کرسکتی ہین + پس واضح ہوا کہ دوا سے یا مرض کا جاتا رہنا یا
تخفیف دینا ہوتا ہی + یہہ ایک بڑی بات ہی کہ ہم ایک شخص کو جب تک
کہ اوسکی عمر و فاکری آرام اور خوشی سے گذارنی کی لئی سامان حاضر

[1] Stomach-pump.— [2] Preventive.— [3] Curative.— [4] Prophylactic.—

[1] ستوماخ پمپ [2] پروِنتیو [3] کیوریتیو [4] پرفیلکتِق

کردین اور اگر اوسکی اجل ہی آپہونچی ہو تو بہی بڑی بات ہی اگر بیماری کی سی وہ بہ آسانی جان دیوے ÷ بہت سی صورتون مین علاج سے مرض کا دفع ہونا اور تخفیف پانا دو نوکئی جاتی ہین - یعنی ہم دفع کرنا مرض کو ملحوظ خاطر رکہتے ہین مگر تخفیف مرض کی وسیلہ کو بہی ترک نہین کرتے۔ اور مقصود اس سی کم کرنا کسی ایک علامت یا خاص علامتونکا ہوتا ہی کہ جنکا دفع ہونا مطلوب ہی یا انکا گہٹنا پہلی اسکی کہ مریض شفا پاوے یہہ مطلب نکلی ÷ مثلاً تشنج کی جلن کی صورت مین اگرچہ ہم فصد کی وسیلہ سے قصد حصول شفا کا کرین تب ہی بعض اوقات جلدی سے روک دینا کہانسی کا خواب آور دواسے بہت بڑی بات ہوگی ÷

قطع نظر اس سے کہ ہماری تدبیرین اور علاج سے انسداد امراض کا ہو یا شفا پانا یا گہٹانا وہ تدبیرین دو قسم پر ہین ÷ بہت سی امراض کے علاج اور بہی اونکی انسداد مین ہم موافق قواعد عامہ کی عمل کرتے ہین اور تمام علاج بخوبی مطابق قواعد حکمیہ کی ہوتے ہین ÷ مثلاً اول تو ہم تشخیص صحیح کرتے ہین اور بعد ازان خلل کو جو واقع ہوا ہی دیکہتے ہین اور ایسی تدبیرین عمل مین لاتے ہین کہ جو صراحتہً دافع خلل معلوم ہون ÷ یہہ تو ایک قسم کا معالجہ ہی ÷ لیکن بعضے امراض اور اختلافات مرض مین ہم قواعد مقررہ پر عمل نہین کرتے بلکہ ایک خاص طور سے علاج

Palliative - Rational -
پلیٹیو ریشنل

کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ کسواسطے ہمکو گمان کامیاب ہونی کا ہی +
یہہ دوسری قسم علاج کی ہی اور اسکی دو نوع ہین + بعض اوقات
ایک مرض کی لئے ہماری پاس ایک دوائی مجرب ہوتی ہی اور
اُسکا باعث ہمکو معلوم نہین ہوتا اور اور صورتون مین ٹہیک
دریافت کرنا نوع اور سیرت مرض کا ناممکن ہوتا ہی + پس ایسے
حال مین ہم ایک تیر تاریکی مین لگاتے ہین جس سی کچہہ قباحت پیدا
نہین ہوتی بلکہ کچہہ بہلائی ہی ظہور مین آتی ہی + مثلاً علاج جلن کا بہت
موافق قواعد مقرری کے ہوتا ہی + اور علاج طرح طرح کی تشنج کا
بہی ایسا ہی ہی + اور علاج تپ مستمرہ کا کہ جو ہم خیال کرتے ہین
اسیطرح کا ہی + لیکن علاج تپ لرزہ اور خارش اور آتشک کا
موافق قواعد مقررہ حکمت کے نہین ہوتا اسواسطیکہ یہہ معلوم نہین
کہ کس لئے کونین سے تپ لرزہ رفع ہو جاتا ہی اور کس لئے
گندہک سی خارش زائل ہوتی ہی + اور کسواسطے آتشک بحجردا ستعمال
پارہ کی جلد رفع ہو جاتی ہی + کوئی شخص پہلی سے خیال نکریگا کہ ان
دواؤن مین ایسی ایک خاص صفت ہی + مرض اور علاج کے
خواص مین کوئی بات ایسی نہین پائی جاتی کہ جس سی ہم اسطرحکا نتیجہ
نکالین + اکثر اون صورتون مین بہی علاج مطابق قواعد حکمت
کی نہین کیا جاتا جہانکہ سبب واصل مرض کا متحقق نہین ہو سکتا +
مثلاً اکثر صورتون مین مرگی کے سبب نامعلوم ہی کہ جو وہ سبب

Quinine. — کونین

دماغ مین اور اعضا مین موجود ہو پیدا ہوتا ہی + اگر ہمین متحقق ہوجاوے کہ وہ سبب حرارت مزاج کی وقوع مین آیا ہی تو بہی علاج مطابق قواعد حکیمی کے ہوگا اور سبب اوسکا دفع کیا جاویگا + لیکن بعض اوقات مین یہہ خیال نہین آتا کہ آزار مذکور دو سببون مذکورسی پیدا ہوا ہے اس صورت مین ہم اون دواؤنکو استعمال مین لاتے ہین جنکا گاہ گاہ سودمند ہونا معلوم ہوگیا ہی +

وہ طریق علاج کا کہ جو صورت حال مرض کا اقتضا کرتا ہی اوسکو مقتضائے مرض کہتے ہین + اور وہ چیزین کہ جنکی عمل مین لانے کو حال مرض مانع ہوتا ہے مخالف اقتضای مرض نامزد ہین + مقتضا مرض معلوم کرنے کی لئے جو ایک مرض سے معالجہ مین ضروری ہین بہت احتیاط سے تشخیص کرنا تمام حال مرض کا چاہئے بعد اسکی بہت خبرداری سے تشخیص انواع اور خاص مرض کی کرنی چاہئے + پہر اسکی یہہ دریافت کرنا چاہئے کہ مرض کی نوبت کہان پونہچی ہی اور مریض کی طاقت کسقدر رہی اور اور امور اتفاقی وغیرہ + مثلاً ہم یہہ تحقیق کرتے ہین کہ آیا اوس مقام مین جہانکہ مریض رہتا ہی کوئی باعث مرض کا پایا جاتا ہی اور آیا موسم سال کی سبب سی کچہہ احتمال تکلیف پونہچنی کا ہی + ہمین یہہ بہی خیال کرنا چاہئے کہ آیا کوئی خاص بیماری اوس وقت عام ہی + تب دانائی کے ساتہہ بعض اوقات اسقدر میلان بطرف کم قوتی کے ہوتا ہی کہ استفراغ کرنا

Indication — Contra-indication.

اِنڈِکیشن — کونٹرا اِنڈِکیشن

استفراغ کرنا نہایت نامناسب معلوم ہوتا ہی اور مریض بہت آرام سے رہا ہی جبکہ اوسکو فقط کہانا بغیر تکلف کے ملا ہی اور کچھہ اور علاج نہین کیا گیا +

اب جاننا اس بات کا بہی ضروری ہی کہ مخالف مقتضائے مرض کی کیا ہین آیا کوئی خاص امر مریض مین ہی + بعضے مریض ایسی ہوتی ہین کہ وہ اوس علاج کی تاثیر کا جو ایک مرض کی لئی نہایت مناسب ہی ہرگز تحمل نہین کر سکتے ہین + ممکن ہی کہ حال مرض سے ضرورت عمل مین لانے ایک خاص طریق علاج کی صاف معلوم ہو مگر کوئی خاص امر مریض کا اوسکے استعمال کو مانع ہو سکتا ہی + مثلاً ممکن ہی کہ ایک شخص کو آتشک اور شکایت تلی فرمن کی ہو + اس صورت مین پارہ دینا نجاسئے اگرچہ وہ آتشک مین اکثر فائدہ بخشتا ہی + بہہ خصوصیت بعض اوقات مین صرف خاص دواہی سے تعلق نہین رکہتی بلکہ خاص اقسام کی غذا اون سی بہی + بعض وقت ممکن ہی کہ کوئی اور مرض بہی موجود ہو جو ایک خاص علاج کی کیا جانے کو مانع آوے

وہ مقتضای مرض جو صورت حال مرض سے

معلوم ہوتے ہین دو طرح پر ہین ایک تدبیر غذا اور اعتدال مقام اور حرکت اور سکون اور ایسی ایسی امور ہین + اور دوسرے ذکر ادویون مین + نسخہ لکہنے کی وقت یہہ خیال رکہنا ضرور ہی کہ دوا کیسی ہی اچہی ہو اوسکی تاثیر کارگر نہوگی اگر بعضی اور باتون کا لحاظ نہ رکہا جاوی + اس مین شک

نہین کہ بہت سے علاج سفید ہوتے ہین + بوٹیان اور اذر ترکیب معالجہ
ہی + لیکن ہمنے اکثر اونکی اثر کو بیکار دیکھا ہے اسواسطی کہ جب وہ علاج
کئی گئی تھے تب اور امور کا خیال نرکھا گیا اور اس مین کچھہ قصور
دوا کا نہتھا + مثلاً اگر واسطے روکنی ایک شدید جلن کی پارہ دیا جاوے
تو تم توقع شفائی نہین کرسکتے ہو۔ اگر مریض کی فصد کرنے مین غفلت
کیجاوی اور اگر پارہ دینے کی ساتھہ فصد بہی ہو تب بہی بغیر لحاظ غذا کی
فائدہ نہ نکلی گا + ایسا ہی امراض جلدی مین بہت سے علاج ہین
کہ جو ایک خاص عمل رکہتے ہین اور اوسکو ہم بیان نہین کرسکتے +
وہ علاج فی الواقع مجربات سی نہین ہین ۔ مگر اون سی بہت فایدہ ہوتا ہے +
درمیان ان امراض کے ممکن ہی کہ جلد جلن کی حالت مین ہو دی اور
اگر تم فصد کرو اور غذا سے گرم کا حکم نہ دو تو رفع مرض نہوسکی گا +
جسطرح کہ کسی ایک علامت پر اعتماد نہین کیا جاتا ویسی ہی علاجون پر
اعتماد نہین ہوتا + جب کہ تم مریض کو دوا بتاؤ اوسوقت تمام اور
باتون کا جنکی باب مین تمہین اطلاع دینی مریض کو درکار ہی خیال رکہنا
چاہئے +

الغرض باوجود کمال توجہ کے سب باتون کیطرف کہ جو ہمنی ابہی مذکور کی ہین
اکثر مقصود تمہارا علاج کرنی سی حاصل نہوگا + مگر اس سبب سے بیدل ہونا
نچاہئے + پیشہ طبابت سی بہت سی بہلائی ظہور مین لاسکی
جاسکتی ہے + خصوصاً امراض کی مزاحمت مین + بسبب
بہتر کیا جانے وسیلون صفائی اور ہوا اور غذا اور اور چیزون

اِسی قسم کے وہ امراض کہ جو پیشتر کثرت سے پیدا ہوتی تھے اب بہت ہی کم ہوتے ہین اور ہم مرض کی دور کرنے سی کہ جو واقع ہوا ہو بہت سی بھلائی ظہور مین لا سکتی ہین + اکثر امراض جلن سے ہوتی ہین اور جلن پر بوسیلہ فصد اور اَور علاجون کے ہمکو کمال قدرت ہی + جب کہ ہم ایک مرض کو یکقلم زایل نہین کر سکتی تب بہی یہہ بڑی بات ہی کہ تکلیف کو گہٹا دین + یہہ یاد رکہنا چاہئے کہ گرچہ بہت سی امراض مین ہماری تدبیر کارگر نہین ہوتی پھر بہی اگر ہم سعی کرین تو بتدریج زیادہ معلومات ہوتی جاوینگے اور وہ لوگ کہ جو بعد ہماری آوینگی وہ کام کر سکینگی جو ہم نہین کر سکتے +

اب جاننا چاہئے کہ ہرچند کچھہ امراض کا ترتیب دینا قوتِ حافظہ وغیرہ کی لئے فائدہ مند ہی مگر یہہ ماننا چاہئی کہ تمام یہہ مختلف انواع امراض مرتبہ کی صرف پریشانی خاطر اور انتشار طبع کا پیدا کرتی ہین + ہماری رائے مین سیدہا رستا ترتیب امراض کا اپنی دلمین جس سے یاد بہت رہی دو وضع کا ہی + اول تو حال امراض معلوم کرنا چاہئے کہ آیا وہ جلن کے ہین[1] یا عضوی[2] + یا افعالی[3] + یا خارجے[4] + یا ناشے[5] اسواسطے کہ بمجرد دیکہنی حال مرض کی اوسکی نوع دریافت ہو جاتی ہی + دوم اوس جانی کو معلوم کرنا چاہئی جہانکہ خلل واقع ہے +

[1] Inflamatary. — [2] Structural. — [3] Functional. — [4] Mechanical. — [5] Parasitical.

اِن فلمیٹری[1] سٹرکچرل[2] فنکشنل[3] مکینکل[4] پاراسٹکل[5]

بیان نزف الدم یعنی جریان خون کا

واضح ہو کہ ہم اس مقام مین جریان خون کا ذکر اوسیقدر کرینگی جتنا کہ معالجہ طبیب سی تعلق رکھتا ہی ÷ یہہ ذکر جہان تک فن جراحی سی متعلق ہی بہت دلچسپ ہی ÷ اور کتاب جراحی مین بیان اوسکا بہ تفصیل آویگا *

فصل پہلی بیان اخراج خون کی بخارات کی طور سے

جب خون بباعث کسی عمل جراحی یا زخم کی نکلتا ہی تو کسی بڑی رگ سے بہتا ہی ÷ یہہ بڑی رگ یا تو کٹ جاتی ہی یا کسی طرح سی اوس مین شق پڑ جاتا ہی ÷ اگر تم اس پر قیاس کرکی یہہ تصور کرو کہ اوس جریان خون مین بہی جو اندر جسم کے واقع ہوتا ہی یہی حال ہوتا ہی یعنی جسم کی اندر زخم پڑ جاتا ہی اور فرق ان دو صورتون مین صرف بلحاظ محل رگ کی ہی تو یہہ غلطی فاحش ہی اور باوجود غلط ہونی اس امر کے لوگون کی رای مین یہی بات سمائی ہی *

جب کسی شخص کے اعضای باطنی سی خون بوسیلہ مجاری طبیعی جسم کے مثلاً ناک یا موہنہ وغیرہ سی اخراج پاتا ہی تو یون کہا کرتے ہین اور بلکہ کبہی

Haemorrhage — Haemorrhage by Exhalation. — ہموریج ہموریج بائی اکسہیلیشن

یہی خیال ہی کرتے ہین کہ اوسکی کسی رگ خون کا موہنہ کہل گیا ہی *
ایسا اتفاق بہت شاذ و نادر ہی گو بعض اوقات مین اسطرح کا امر
ہو جاتا ہی * اول تو پہٹ جانا رگ کا وقوع مین نہین آتا اور اگر احیانا
اگر ایسا ہوا ہی تو دس صورتون مین سے نو صورتون مین صرف عروق
شعریہ جو بہت ہی ہین پہٹ جاتی ہین لیکن اکثر یہہ ہی ثبوت کو نہین
پہونچتا * پس جس صورت مین کہ پہٹ جانا عروق کا ثابت نہین ہوتا
تو کہان سے اور کسطرح خون اپنی مجاری طبعی سے اخراج پاتا ہے
اور کس لئی اون اعضا سے جن پر کوئی اثر شکستگی کا نہین ہی اور نہ کسیطرح کے
خراش شرائین یا اوردہ یا عروق شعریہ کی نمودار ہوتی ہی خون بہتا ہی *
یہہ خون بعینہ اوسیطرح نکلتا ہی جسطرح کہ عرق جلد سی اور رطوبت لزجہ
امعا مین سے اور غالب ہی کہ یہہ اخراج انہین مجاری سی ہوتا ہی جن سے
کہ خون بہتا ہی *

اگر یہہ امر جو مذکور ہوا پایہ ثبوت کو پونہچے تو فی الواقع ایک عجیب بات ہے
ہر کوئی خواہ نخواہ وجہ اسکی صداقت کی پوچہی گا * اور وجہ اسکی صاف
یہہ ہی کہ ہم اوس طرف کو جہان سے معلوم ہوتا ہی کہ خون بالضرور یہین سے
نکلا ہی دیکہتی ہین اور وہان کوئی صورت شکستگی کی نہین پاتی * بعد
اسکی اوس مقام کو دہوکر تر رکہتے ہین تاکہ وہان کی اجزا ڈہیلے پڑ جاوین
اور بخوبی نظر آنیکے لئی خردبین سی جو ایک آلہ واسطے مدد نگاہ کی ہی کام

Capillaries — Microscope
کیپلری میقروسقوب

یتی ہین + باوجود ان سب کوششون اور احتیاط کی ذرا سا بہی رخنہ
یا کوئی نشان خراش یا رگڑ وغیرہ کا نہین ملتا + مثلاً جب کبہی جریان
خون معدہ یا امعا سی بااین شدت واقع ہوا ہی کہ آدمی مرگیا اور اوسکی
مرجانے کا سبب کافی صرف یہی نقصان خون پایا گیا ہی تب باوجود
کما ینبغی ملاحظہ کرنی تمام امعا کی کوئی نشان مونہہ کہل جانی خون کی رگ کا
نہین پایا گیا اور نہ کوئی خراش اوسکی سطح پر یا کسی طرحکا تغیر اوسکی جوہر
مین نظر آیا + بعض اوقات وہ غشا جس سے رطوبت لزجہ رستی ہی
کہین کہین سرخ رنگ معلوم ہوتی ہی اور گویا کہ خون سی ممتلی ہی +
مگر بعض دفعہ غشا مذکور سلی اور شفاف نظر آتی ہی اور رگون کا جال
جو نیچی اوسکی دکہائی دیتا ہی بہرا ہوا اور سوجا ہوا معلوم ہوتا ہی +
کبہی رنگ کا پتا ہی نہین ہوتا اسواسطیکہ بسبب جریان خون کی کثیر
سی وہی رگون کا جال جو مذکور ہوا بالکل خالی ہو جاتا ہی اور کبہی غشا
کی اوپر کی سطح سی بہت سی چہوٹی اور سیاہ رنگ دانہ مانند دانون
ریت کی نکلنی لگتے ہین اگر ذرا دبا دین + اس بات سی ترکیب جریان
خون کی جو واقع ہوا ہو صاف ظاہر ہو جاتی ہی + اس مین شک نہین
کہ یہہ وہ چہوٹی چہوٹی ذرات خون کی ہین جو عروق یا مجاری جریان خون
مین رہ گئی ہین اور گرہ کی صورت بن گئی *
بیان مذکور الصدر سی بخوبی واضح ہوا کہ جریان خون ایسی مقامسی جہان کہ
کوئی پتا شکستگی یا خراش یا رگڑ وغیرہ کا مطلق نہو ممکن ہی بلکہ بعض
شاذ و نادر صورتون مین یہہ امر فی الواقع دیکہنی مین آیا ہی + اکثر معتبر

صورتین جریان خون کی جلد سی کتابون مین لکھی ہوئی ہین * جس مقام پر جلد کی کہ بہت ہی چھوٹی قطرہ خون کی مانند شبنم کی نظر آئی وہان بعد پونچھا جانی کی جو دیکھا تو پھر وہ نمودار ہوئی اور ایسکی ہی بار ہا تجربہ کرنی سی ظاہر ہوا اور کوئی تغیر جلد کی سطح پر سوای اسکی کہ رنگ اوسکا کبھی کبھی فی الجملہ متغیر ہو جاتا تھا دیکھنے مین نہ آیا * اسیطرح سی قطرہ قطرہ جاری ہونا خون حیض کا ایک زندہ عورت کے رحم معکوس سے دیکھنی مین آیا ہی * اس امر واقعی کو ہمنی اس لئی یہان بیان کیا ہی کہ اوس مین اور اوس ذکر خون مین جسکا ہم حال لکھتی آتے ہین ایک مشابہت پائی جاتی ہی اور اوس پر خیال کرنی سے یہہ ذہن نشین ہو جاتا ہی کہ اسیطرح خون غشا سی بی آنکہ اوسمین کوئی اثر شکستگی یا رگڑ وغیرہ کا پایا جاوی بخارات کی طرح نکل سکتا ہی مگر ہم اوسکو اور کسی مطلب کے تائید یا توضیح کی لئی مذکور نکرینگے کیونکہ خلاف محل ہو گا * جریان خون حیض کا کچھہ فساد کی سبب سے نہین ہی * کمال صحت مین درمیان خاص اوقات زندگی ایک عورت کی جو حاملہ نہو جاری ہونا اوسکا مناسب ہی بلکہ ضروری ہی اور وہ حقیقت مین خون نہین ہوتا بلکہ ایک خاص قسم کا لال پانی *

اس امر واقعی سے جو آگی بیان ہو گا ظن غالب ہی کہ خون اونہین عروق یا اونہین مجاری سی نکلتا ہی جن سی کہ حالت صحت مین وہ رطوبات اخراج پاتے ہین جو مختص[1] سات ایک عضو کی ہین * وہ امر واقعی یہہ

[1] Menstruation. — مینسٹرو ئیشن

کہ بعض اوقات مین جریانِ خون بسبب کثرت برآمد اخلاط کی واقع ہوتا ہے
اور بعد بہنی خون کی افراطِ اخلاط ظہور مین آتی ہے * درصورت نکلنی خون
کی اون غشاؤن مین سے جن سی کہ رطوبت لزجہ رستی ہے * بعضی شخصون
مین وقوع اُن امور کا جو آگے آتی ہین مقتضای عادت سی پایا گیا ہے
مثلاً اول تو صرف اخراج رطوبت لزجہ کا ثابت ہوتا ہے بعد اسکی رطوبت
لزجہ خون کی سرخی لئی ہوئی اور پیچھی اسکی محض خون * بند ہونا بھی
اوسکا اسیطرح بتدریج ہوتا ہے مگر ترتیب مقلوب سی یعنی پہلے تو
خون محض بند ہوتا ہے بعد اوسکے رطوبت لزجہ جسمین رنگت خون
کی ملی ہے اور پیچھے اوس سے رطوبت لزجہ * یہہ رطوبت آخر کار کم ہوجاتی
ہے یا جاتی رہتی ہے *

جبکہ خون اِسطور پر نکلتا ہے تب ہم کہا کرتے ہین کہ یہہ جریان خون
بخارات کی طور پر واقع ہوا ہے * یہہ ایک معقول عبارت ہے اگر
مقصود ہمارا بغیر بڑہائی الفاظ کی نکل آویگا * ہم نہین جانتے
کہ وہ عروق یا مجاری کہ جنمین سے کہ خون بخارات کیطرح سی نکلتا ہے
اور جنکو کہ ہم عروق منبخرہ کہتے ہین حقیقت مین کیا ہین * آیا وہ
شعبہ اون عروق شعریہ کے ہین جو اپنی حالت اصلی مین اسقدر بڑی نہین
ہین کہ اونمین ذرات سرخ آسکین یا آنکہ وہ صرف مسامات ہین اور
اطراف عروق شعریہ مین واقع ہین * یہہ وہ امور ہین جنکا حال ہمکو خوب

Exhalation.— Exhalant.—
اِکسہیلیشن اِکسہیلنٹ

خوب تحقیق نہین ہے * یہہ تو ہم جانتے ہین کہ وجود اسطرح کی مجاری کا ضرور ہی اگرچہ ہم اونکو دیکھہ نہین سکتے اور نہ بدلیل ثابت کرسکتے ہین * اور یہہ بہی معلوم ہی کہ جب تک ہر ایک جز جسم کا صحت کی حالت میں ہی اور کسیطرحکی شکستگی اوس مین واقع نہین ہوسے تب تک مجاری مذکورہ خون کو اپنی مین سے گذر نہین دیتی *

اگرچہ جریان خون اعضای باطنی سے اور طرح پر بہی امکان رکہتا ہے مثلاً بسبب پہٹ جانے انورسم کے یا بباعث پڑجانی ایک سوراخ کی کسی بڑی رگ مین یا زیادہ ہوتے جانی قروح کی سے تب بہی اکثر صورتون مین جریان خون بخارات کیطرح سے واقع ہوتا ہی * نکلنا خون کا بخارات کیطرح بمنزلہ ایک قاعدہ کی ہی * اور اور طرق جریان خون کے بطور نادرات کی * لیکن اس بیان مین سے جو عموماً کیا گیا ہی ایک نوع جریان خون کو علیحدہ کرنا چاہئے * یعنی اوس جریان خون کو جو دماغ سے متعلق ہی * دماغ کے باب مین وہ صورت جسکو ہمنی اوپر استثنا مین داخل کیا ہی بمنزلہ قاعدہ کے ہی * قریب تمام صورتون جریان خون کے دماغ سی خون بباعث پہٹ جانے رگ کی نکلتا ہی *

وہ جریان خون جو بطور بخارات کے واقع ہوتا ہی کئی طرح پر ہی * ان سب طرحون کو ہم یہان ایک بعد دوسریکے ایسی صاف اور مختصر طریق سے ذکر کرین گی جیساکہ ہمسے ہوسکی گا *

ذکر اوس جریان خون کا جو عادی ہوگیا ہو

یعنے جریان خون اسطرحکے ہین کہ اگر ہم اونہین بلحاظ تمام خلق کے نظر کرین
تو وہ صحت کی حالت سے تعلق نہین رکہتے + باوجود اسکی جب کبہی کہ وہ
واقع ہووین اونپر اطلاق امراض کا بلحاظ اوس شخص کے جسکو وہ لاحق ہے
بجا نہین ہوسکتا + بعضے آدمی بلکہ یقیناً اکثر آدمی ایسے ہین کہ اونکی
جسم مین سے جریان خون بیشتر اوقات اور اکثر اوقات معینہ مین ہوا کرتا ہے
اور کوئی ایسا اثر نقصان کا اونکی صحت مین عموماً نہین پایا جاتا جو معلوم
ہوسکے اور بظاہر کوئے سبب محرک بہی نہین دریافت ہوتا ہی + پس ایسا
واضح ہوتا ہی کہ یہہ جریان خون کسی خاصیت ذاتیہ یا لازمہ جسم انسانی
سی وقوع مین آتا ہی +

اسطرحکے جریان خون کو جو بیان ہوا ہم جریان عادی[1] کہین گے +
یہہ جریان اکثر امعاء مستقیم[2] یا نتہنون سے ہوا کرتا ہی اور اور مقامات
سی کم + اگرچہ صورتین اوسکے وقوع کی مثانہ اور ریہ و سینہ سے بہی
قلمبند ہین + چونکہ یہہ جریان اوقات معینہ مین ترکیب خلقی جسم کی سے
تعلق رکہتا ہی تو اسکو بعض اوقات ہمنے موروثی بہی پایا ہی یعنی اگر
باپ کو ہو تو اولاد کو بہی اوسکی لاحق ہوتا ہی +
درمیان اس جریان عادی کے جو دونو مرد اور عورت کو ہوتا ہے
اور جاری ہونے خون حیض کے جو عورتون کی ساتہہ مختص ہی ایک
عجیب مشابہت ہی + یہہ مشابہت بہ نسبت اوس اندازہ کی جو بادی النظر

[1] Habitual-haemorrhage.-- [2] Rectum.--

[1] ہابتوئل ہیموریج [2] رِقتم

مین معلوم ہو بہت زیادہ ہی + مگر بعضے آدمیون مین جو عادی اسطرح کے جریانکے
ہین بہ نسبت اور اشخاص کے یہہ مشابہت خوب دریافت ہوتی ہی +
صورتین مشابہت کی درمیان اِن دونو کے مختصر حال جریان عادتی کی سے
جو آگے بیان ہوتا ہی صاف عیان ہو جاوین گی +

یہہ جریانِ عادتی مانند خون حیض کی اکثر تمام عمر تک نہین واقع ہوا کرتی
ہین + اکثر صورتون مین تو وہ پیش از ایام شباب کے شروع نہین
ہوتا + اور زمان پیری مین بالکل وقوع مین نہین آتا اور جو واقع ہوتا ہی
تو بہت ہی مدت بعد + بعض اوقات مین پیش از شروع ہونے
جریان خون کے تمام بدن کسلمند ہو جاتا ہی + اور معلوم ہونا خفیف تپ کا
اس صورت مین شاذ و نادر ہی + بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوس مین چہرہ
پیلا پڑ جاتا ہی اوسیطرح جیساکہ اون جوان عورتون کا جبکہ ایام مسدود
ہو جاتے ہین یا اونپر کچھہ عرصہ گذر جاتا ہی + جریان خون کبھی ٹھیک
اوقات معینہ مین واقع ہوتا ہی اور اکثر مہینے مہینے بعد + پیش از اوسکے
جاری ہونے کے ہر نوبت مین وہی کسل وغیرہ معلوم ہوتی ہین اور ایک
خاص مقام سے وہ وقوع مین آتا ہی اور اتنی ہی عرصہ تک جاری
رہتا ہی اور ایکہی مقدار خون کی ہر نوبت مین اخراج پاتی ہی + بند ہو جانا
اوسکا اتفاقاً اکثر باعث ظہور فساد کا صحتِ بدنی مین ہوتا ہی اور جبکہ اوسکی
کثرت ہوتے ہی تب مانند بہت جاری ہونے خون حیض کی وہ ایک
مرض ہو جاتا ہے +

خلوراسِس — *Chlorosis.*—

ذکر اوس جریان خون کا جو بعوض جریان دوسری مقام کے ہو

جریان خون مین ایک عجیب بات یہہ ہی کہ و ڈاکٹر عوض مین ایکدوسری کے ہوا کرتے ہین یا اگر ایک جای سے خون کم نکلتا ہی تو دوسرے مقام سے خون جاری ہوکر عوض اوس کمی کا کر دیتا ہی اور بیشتر اوقات بعوض نکلنے خون کے رحم سی اور جگہہ سے اخراج خون ہو جاتا ہی ÷ یہہ اخراج خون اور مجاری سے سوای مجاری طبیعی کے ہی ÷ یہان سے بہی ایک مشابہت درمیان جاری ہونے خون حیض اور جریان عادتی کے ظاہر ہی ÷ وجریان خون جو طبیعت سے تعلق رکہتی ہین ایک خاص جای سے ہمیشہ اخراج نہین پاتے ÷ جسطرح کہ بعد بند ہونے ایام مقرری کی جریان خون ریہ اور معدہ اور امعا مستقیم یا جلد سے واقع ہوتا ہی اوسیطرح مثانہ اور مونہہ اور اور مقامات سے کبہی کبہی بعد بند ہو جانے اور جریان عادتی کی خون نکلنی لگتا ہی ÷ اسطرح کے جریان خون جو خلاف قیاس ہین اکثر ہر نوبت مین ایکہی عضو خاص سے وقوع مین آتی ہین ÷ ایسا کم ہوتا ہے کہ مختلف اعضا سے بہ ترتیب واقع ہون ÷ عجیب و غریب صورتین جریان خون کی خصوصًا جریان خون کی جلد سے اسی طور پر ظہور مین آسکتے ہین ÷

یہہ عجیب انتقال مکان درمیان بعض جریانون خون کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ

Vicarious haemorrhage.[۱] – Rectum.[۲]

[۱] وکیریس ہیمورہیج [۲] ریکٹم

کہ اصول[1] مدافعت کی کچھ توضیح کردیگا + یہہ اصول اگرچہ بخوبی سمجھے نہیں گئے ہین مگر تب بھی معالجہ کے باب مین اکثر مفید ہوتی ہین +
اوس جریان خون سے جو بعوض دوسرے مقام کی جریان کی ہو ہمیشہ یہہ دریافت ہوتا ہی کہ تمام جسم کی صحت مین خلل واقع ہوا ہی اور وہ خود ایک بیماری ہے +

ذکر صلی[2] جریانون کا

بعضی قسمین جریان خون کی جداگانہ اوس جریان خون سے مین جنکو ہمنے عادتی قرار دیا ہی + اس جداگانہ قسم کے جریانون کو جریان اصلی کہتے ہین اس لحاظ سے کہ وقوع اونکا بدون کسی ظاہری علاقہ کے ساتھہ بیشتر کے مرض وس مقام کے جہان سی کہ جریان خون ہوتا ہی ممکن ہی +
اور باتون مین سوای اوس امر کے جو مذکور ہوا ومین اختلاف عظیم ہوتا ہی + اور اون مین امتیاز کرنا ضرور ہی اور الفاظ مہیج اور ساکن سے جواب مستعمل ہین دو علیحدہ علیحدہ صورتین اس قسم کی جریان کی ایکدوسرے سے اچھی طرح ممتاز ہوجاوین گی +
واضح ہو کہ پیش از وقوع ہونے پہلی صورت کی جریان یعنی جریان مہیج[3] کے اجتماع خون ہوجاتا ہی اور ذرات خون کے جنبش مین رہتے ہین + اسمین اور جلن مین اسی جہت سے ایک مناسبت ہی اور اکثر وہ علاج جو

[1] Revulsion. — [2] Idiopathic haemorrhage. [3] Active haemorrhage.
ریولشن - اڈاڈپاتھک ہیمورہیج - ایکٹو ہیمورہیج

جلن مین کیا جاتا ہی اس مین ہی درکار ہوتا ہی +
دوسری صورت کا جریان یعنی جریان ساکن اکثر بغیر ظاہر ہونے کسیطرح
کی اجتماع کے پہلے سے واقع ہوتا ہی + وقوع اس قسم کی جریان خون کا
ساتھہ کسے تغیر کے اون عروق یا مجاری مین جہانسے کہ صحت مین رطوبات
بخارات کی شکل مین اخراج پاتی ہین منسوب کیا گیا ہی + لیکن یہہ تغیر اون
تغیر سے جدا ہی جو کثرت خون سے وقوع مین آتا ہی + بعض حکما نے
اس تغیر کو جو عروق یا مجاری مین واقع ہوتا ہی بسبب فساد ضعف یا ڈھیلا
پڑجانے عروق کی تصور کیا ہی + وقوع ایسی حالت کا بعض اوقات مین
ناممکن نہین ہی بلکہ غالب ہی لیکن چونکہ ہمکو ان مجاری کی حال اصلی سے
بالکل اطلاع نہین ہی تو ہم درباب اون تغیرات کے جو مرض کی حالت مین
اونمین شاید واقع ہوتے ہین کچھہ گفت وگو نہین کرسکتے + اس احتمال
کی تائید مین ہم یہہ کہتے ہین کہ استعمال قابض چیزون کا گاہگاہ دواسطے
روکنی جریان خون کے اون صورتون مین کارگر پایا گیا ہی + جبکہ کوئی اور
دوا مفید نہین ہوئی + قطع نظر اس سے کہ وہ قابضات خاص مقام جریان
خون پر لگائی جاوین یا اندر جسم کی پہونچین +

اوس احتمال سے جو مذکور ہوا غالبا یہہ احتمال قوی ہوسکتا ہی کہ کچھہ تغیر خون کے
گہراین یا اوسکی ترکیب مین واقع ہوا ہی + پس جبکہ خون اسطرح پتلا پڑگیا
تو وہ اون مجاری مین سے نکلجاوےگا جن مین کہ صحت کی صورت مین وہ
گذار نہین کرسکتا تھا + اس احتمال کی تائید مین یہہ امور واقعی بیان کی

Plethora

پلتھورا

گئی ہین کہ جریان خون درصورت زیادہ پتلا اور پیلا اور زیادہ رطوبت دار ہونے خون کی واقع ہوا ہی بلکہ اوس صورت مین بہی جبکہ اون اجزا مین جس سے وہ بنتا ہی کچہہ ایسی کمی وبیشی ہوگئی کہ بدلیل ثابت ہوسکتی تہی، یا جبکہ وہ ایسا متغیر ہو جاتا ہی کہ حواس خمسہ کے بدوسی تغیر اوسکی اوصاف مین صاف ظاہر ہوتا ہی جیسا کہ بعض صورتون سکروی[1] مین + معالجہ اسطرحکے جریانون کا اون تدبیرون سے کیا جاتا ہی جن سی گمان اصلاح اور پہر درستی پر آجانی خون کا بوسیلہ کسی اچہی یا ایک خاص قسم کی غذا کے مثلاً کاغذی لیمون کی جہت سے ہوتا ہی +

صورت اون اختلافون کی جنکا ذکر چلا آتا ہی واقع مین کچہہ ہی ہو مگر اس مین شک نہین کہ ہونا اونکا ثابت ہی اور جریان خون کی صورتون مین اونکا ذکر بلاشبہ آتا ہی اور چونکہ اصل اونکی کوئی پہلی کی بیماری اوس خاص مقام مین نہین ظاہر ہو سکتے جہا سے کہ جریان واقع ہوتا ہی تو اس لئی اونہین جریان اصلی ہی کی قسم مین ہمنے داخل رکہا ہی + مشرح بیان کرنا علحدہ علحدہ قسمون مہیج اور ساکن جریانون کا اس مقام مین مناسب معلوم ہوتا ہی اسواسطیکہ بعضی صورتون مین فرق ان دو جدا جدا قسمون مین صاف واضح ہی +

بیان جریان مہیج[2] کا

اس قسم کا جریان خون جس سے پہلی اجتماع[2] خون مہیج کا ہوتا ہی بالتخصیص اون

[1] Scurvy. — [2] Active haemorrhage —
سکروی — اکٹیو ہیموریج

اشخاص مین دیکہا جاتا ہی جو جوان اور قوی ہیکل ہوتی ہین، اور خوب
کہاتے پیتی ہین اور کاہلانہ بسر اوقات کرتے ہین اور جن پر کہ تاثیر اون
اسباب کی خوب ہوتی ہی جن سے احتمال پیدا ہونی افراط خون کا ہوتا ہی +
کبہی منشاء وقوع جریان خون کا کوئی سبب محرک ہوتا ہی، جیسا کہ گرمی کہانا
یا جوش غصہ کا، یا سخت ریاضت یا سعی جسمانی، لیکن اکثر کوئی سبب
محرک نہین پایا جاتا + مریض کو ایک طرح کی بے آرامی تمام اعضا مین
معلوم ہوتی ہی، اور ایک درد ہلکا جو رفتہ رفتہ اوس مقام مین
قرار پاتا ہی جہان کہ جریان خون واقع ہونے کو ہو + ایک سلسلہ
اون علامات کی سے جو مقام مذکور مین پائی جاتے ہین بہنا خون کا طرف
عضو ماؤف کے اور اوسکی اعضای متصلہ کے صاف ظاہر ہوتا ہی +
علامات مذکورہ یہہ ہین کہ ثقل اوس مقام پر محسوس ہوتا ہی، یا تمدد یا حرارت
اور سنسناہٹ، اور کبہی تہوڑا آماس اور نظر آنا سرخی اور ممتلی ہونا بڑی
بڑی اوردہ کا + ٹہنڈا اور سیلا پڑ جانا اور سکڑ نا دور کے اجزا کا
خصوصاً ہات پیر و نکا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ گردش خون کی ان
اعضا مین بہ نسبت عضو ماؤف کے کم ہی + ایسی حالت کے بعد
تمام جسم کی اعضا مین کثرت حرارت کی معلوم ہونے لگتی ہی + نبض
ایک ان مین کئی بار حرکت کرتی ہی، اور ممتلی اور اُچہلتی معلوم دیتی ہے +
آخر کار جبکہ خون پہوٹ نکلتا ہی تب وہ اکثر جلد نکلجاتا ہی اور بہت سرخ رنگ
ہوتا ہی، اور ایک ہی عضو سے اخراج پاتا ہی اور جلد جم جاتا ہی اگرچہ صاف
جدا ہونا رطوبت رقیقہ مائیہ کا خون غلیظ سے کم وقوع مین آتا ہی + خون

خون بہنے کی حالت مین علامتین اجتماع خون کی اوس مقام سے کم اور غایب ہوجاتی ہین + ہات اور پانوین پہر حرارت آجاتی ہی + اور نبض کو پہر اپنی قوت اصلی حاصل ہوتی ہی + مریض کو بہی تسکین معلوم دیتی ہے اور پہلی کی نسبت وہ اپنی تئین زیادہ صاحب طاقت اور شگفتہ خاطر پاتا ہی + اس قسم کا جریان خون اپنا علاج آپ ہی + بسبب نکلجانے ایک خاص مقدار خون کے جریان اوسکا خود موقوف ہوجاتا ہی + اور وقوع فساد کا بعد جریان خون کے صرف اوسی صورت مین ہوسکتا ہی جبکہ خون بکثرت نکل گیا ہو + یا جبکہ اوس سے کسی طرح کا خلل اون اجزا کو پہونچا ہو جنمین سے اوسنی اخراج پایا +

اور ہم یہہ بیان کرچکے ہین + کہ جریان مہیج کے وقوع سے پہلی اجتماع خون کا ہوتا ہی + اور اسی جہت سی اوسکو جلن سے ایک مناسبت ہی + شاید یہہ بات زیادہ صحیح ہی کہ جریان مہیج کی بعضی صورتین واقع مین آغاز جلن کا ہی + اور نکل جانا خون کا ایک قدرتی علاج اوسکا ہی + اسواسطیکہ بڑا معالجہ جلن کا اخراج خون ہی + اور وہ وقوع مین آجاتا ہے *

ذکر جریان[1] ساکن

بالعکس جریان مہیج کے جریان ساکن اون صورتون سے واقع ہوتا ہے جو بالکل مخالف جریان مہیج کی صورتون سے ہین + اسطرح کا جریان اون اشخاص کو لاحق ہوتا ہی جو خلقی ناتوانی رکہتی ہین + یا مرض کی جہت سے

[1] Passive haemorrhage. - [1] پاسو ہمورہیج

ضعیف ہو گئی ہین + یا ماندگی یا نمیر تسے نے غذای مقوی سے بہ
بہت نکل جانے رطوبات کے + یا عائد ہونی غم و رنج کے + پیشتر
واقع ہونے اس طرح کی جریان کی اکثر کوئی علامت اوسکی ظہور کی
نہین معلوم دیتی + خون جو اخراج پاتا ہی سیاہ رنگ اور رطوبت
آمیز ہوتا ہی + اور جمنے کا ڈہنگ اوس مین نہین پایا جاتا + اور کہی
اطراف جسم سے ایکہی بار نکلنا شروع ہوتا ہی + اگر وہ خون جو نکلنا
پاتا ہی ذرا ہی زیادہ نکلے + تو خلقی ناتوانی مریض کے جلد زیادہ ہو جاتی
چہرہ اوسکا پیلا پڑ جاتا ہی + اور بدن مین سے گرمی جاتی رہتی ہے +
بعد نکلجانے خون کی مریض بدتر حالت مین بہ نسبت اوس حالت کی ہو جاتا
ہی جبکہ خون نہ نکلا تہا + نکلجانا ایک خاص مقدار خون کا اسطرح کے
جریان مین خون کے زیادہ نکلنی کو مانع نہین ہوتا جیسا کہ جریان مہیج
مین ہوتا ہی + بلکہ جسقدر دیر تک کہ وہ بہتا رہا ہو اور جسقدر کثرت سے
کہ وہ نکلا ہو اوسیقدر پہر بند کرنا اوسکا مشکل ہوگا *

ذکر جریان سببی[1] کا

جریان اوس قسم کے جسکو ہم بیان کرتے آتی ہین + یعنی وہ جریان جنکا
وقوع اوپر کسی ظاہری مرض عضو منحصر نہین ہی + اور جنکو اسی جہت سی ہمنے جریان
اصلی نام رکہا ہی کم ہین واقع ہوتے + قطع نظر اس سے کہ وہ مہیج
ہون یا ساکن + بلکہ اکثر وہ جریان جو بخارات کی شکل پر ظہور مین

[1] سمپٹومیٹک ہیموریج Symptomatic haemorrhage. -

آتے ہین شبہی ہوتے ہین یعنی وہ بسبب کسی پہلی بیماری اوس عضو کے جہلنے کہ خون اخراج پاتا ہی واقع ہوتے ہین + یا بباعث مرض کسی اور عضو کے جو عضو مذکور سے کسیطرح کا تعلق رکہتا ہی + ہمیشہ نزف واقع ہونے جریان سببی کے اجتماع خون ہو جاتا ہی + مگر یہہ اجتماع مہیج کی قسم کا نہین ہوتا + بلکہ انسداد خون کا + اوسکو تعلق زیادہ تر ساتہہ اور ردہ اوس مقام کے ہوتا ہی جو خون دیتی ہین اور شرائین سے کم + مثال اسکی یہہ ہی کہ ہم اوس غشا سے جو ریہ اور سینہ پر ہی خون کا اخراج دیکہتے ہین + وجہ اسکی یہہ ہے کہ کچہہ خام اور سمار وغیرہ مادہ ریہ مین اگر اوسکے بعض جز کو بہر دیتا ہے + اور خون کے بہرنے کو اوس مین مانع آتا ہے + یہہ مثال جریان سببی کی ہی جو بخارات اور ترشح کے طرق پر واقع ہوتا ہی + اور وقوع اوسکا اوپر کسی پیشتر کے سبب مرض کے جو اوس عضو مین سے جہان سے کہ خون نکلتا ہے موقوف ہے +

بعضی صورتون مین اس جریان کے سبب موجود ہونی سوزش کے یہہ گمان ہوتا ہی + کہ جریان خون مفید اور مسکن مرض اجتماع خون مہیج کا ہی جو بباعث بہڑک سمار وغیرہ کی پیدا ہوتا ہی + اور بباعث روکنی گردش خون کے وقوع مین نہین آتا +

کبہی ہم پاتے ہین کہ خون ریہ سے نکلتا ہی یا ریہ مین جاتا ہی + یہہ نتیجہ

Symptomatic — سمپٹومیٹک

Tubercle — ٹیوبرکل

ایسے مرض قلب کا ہی جو خون کے جانیکو ریہ سی قلب مین مانع ہوتا ہی
مثلاً تنگ ہو جانا مائٹرل[1] اور یفس کا * یہان خون ریہ مین بند رہتا ہی
جب تک عروقِ شعریہ اسقدر پہول جاتے ہین کہ زیادہ پہولنے کی گنجایش
نہین رہتی پس اون مین یا تو شق واقع ہوتا ہی ؛ یا وہ ایسی پہیل جاتی ہین
کہ خون اونکی مجاری بخارات سے نکلجاتا ہی * اسیطرح بعینہ اوس مرطوب
غشا سے جو معدہ اور امعا پر ہی بسبب مرض کبد کے خون بہتا ہی اور
چونکہ یہہ خون جو امعا سے جگر کی وسیلہ سے قلب کی طرف رجوع
کرتا ہی جگر مین مسدود رہتا ہے تو یہی حال ظہور مین آتا ہی * یہہ مثالین
اوس جریانِ سبّبی[2] کی ہین جو بخارات کی شکل مین اخراج پاتا ہی اور جسکا
وقوع اوپر پہلی سے مریض ہونی اوس عضو کے موقوف نہین ہی جس سے
خون بہتا ہی ؛ بلکہ اوپر مرض ایک اور عضو کے جو پہلی عضو سے بہت
قربت رکہتا ہی *
جب ہم یہہ کہتے ہین کہ جانا خون کا ریہ مین اور نکلنا اوسکا وہان سے
ایسے مرض قلب کا نتیجہ ہی جو مانع گردش خون کا ہی تو تمکو یہہ تصور
کرنا نچاہئے کہ صرف ریہ ہی اسطرحکا مجری ہی جس سے خون مجتمع اخراج
پاسکتا ہی ؛ بلکہ مرض قلب کا اکثر موجب اجتماع خون کا تمام اور ددہ
مین ہوتا ہی اور جریانِ خون جو باعث اسطرح کی اجتماع کے ظہور مین
آنیکی قابل ہوتا ہے کسی مقام سے جہانکہ اوردہ بہت پہول گئی ہون

[1] Mitral orifice — میترل آوریفس
[2] Symptomatic. — سِمپٹومیٹِک

گئی ہون واقع ہوسکتا ہی ٭ جاری ہونا خون کا مختلف اجزا مرطوب غشاؤن کی سے حقیقت مین اکثر اوقات نتیجہ مرض قلب کا ہی ٭

اثر اجتماع خون کا جو صراحتہً موجب جریان خون کا ہی بعض اوقات اون اشخاص کے جسم مین صاف عیان ہوتا ہی جو پھانسی دیئے جاتے ہین ٭ ظاہر ہے کہ جسوقت کوئی صورت ہوا کے پہونچنی کی ریہ مین نہین رہتی۔ اوسوقت داہنی طرف قلب کے اور بڑی اوردہ بلکہ تمام اوردہ بہری ہوئی اور پہیلی ہوئے سیاہ خون سی ہو جاتی ہین ٭ معدی پانچ آدمیون سے کہ جنکو قتل ملاہتا بروقت ملاحظہ کیا جانی سے پررگ دیکھی گئے۔ اوران پانچ مین سی دو آدمیون کے معدون مین جو خیال کیا تو پایا کہ خون واقع مین اپنی مقام اصلی رگون کیسے نکل آیا تہا۔ اور غشا کے اوپر چمٹا ہوا تہا ٭ مختصر یہہ ہے کہ جریان واقع ہوا تھا ٭

اوس جریان خون کی باب مین جو بخارات کی شکل پر واقع ہوئے اور کسی قسم کا اقسام مذکورۃ الصدر مین سے ہو اکثر باتین قابل بیان کے ہین ٭

اول تو یہہ بات ہی کہ بعض منسج جسم کے سے اکثر اور جلد خون جاری ہوتا ہے اور بعض سے کم۔ خصوصاً غشا مرطوب سے بیشتر ایسا ہوتا ہی۔ چنانچہ اوس غشا مرطوب سے کہ جو منخرین کے اندر ہی۔ اور غشا مرطوب ریہ اور معدہ اور امعا اور مجاری بول اور رحم وغیرہ سے جاری ہوتا ہی ٭ یہہ تمام علیحدہ علیحدہ صورتین مرض کی ہین کہ جنکو ہم عنقریب مشرح بیان کرینگے ٭

یہہ جو مذکور ہوا امر واقعی ہی۔ اور اس سے سوالات دلچسپ پیدا ہوتے ہین ٭

اوپر دیہہ ہین کہ آیا جریان خون کو کچہہ علاقہ ترکیب اور اعمال غشا مرطوب سے ہی یا اون منسجون سی جو اوسکی نیچے ہین ۔ یا باعث اس امر واقعی کا یہہ ہی کہ غشا مرطوب کہ جو خوب نہین ملی ہی تو بسبب جلد جمع ہونے خون کا اون عروق مین ہی کہ جو اوسکے نیچی ہین ۔ یا آنکہ بخارات کی طبیعت اور غلظت اصلی کچہہ تعلق اوس میلان سی رکہتی ہی جو مرطوب غشاؤن مین اس جریان کیطرف پایا جاتا ہے ۔ یا یہہ خیال کرین کہ وہ عروق یا مجاری کہ جنسے رطوبت لزجہ نکلتی ہی خون کو زیادہ آسانی سے اخراج دیتی ہین بہ نسبت اون عروق یا مجاری کی کہ جن سے اور پتلی رطوبتین نکلجاتی ہین ۔ مثلاً زرداب یا پسینا ✣ ان سوالات کا کچہہ تو جواب دیا جاوے کہ تمکو وہ امر واقعی یاد رکہنا چاہئے کہ جسکی سبب سے سوالات مذکور کئی گئے ✣

واضح ہوا کہ خون کا جاری ہونا بخارات کی شکل مین صرف مرطوب غشاؤن ہی پر منحصر نہین ہے ۔ بلکہ اون غشاؤن سی بہی ہوسکتا ہی کہ جنمین زرداب ہے ۔ لیکن اسطرحکا جریان بہت کم ہوا کرتا ہے ✣ اکثر صورتون مین جہانکہ خون اپنی مقام اصلی سے نکل کر اوس بطن مین پایا گیا ہی جو کہ غشاؤن رقیقہ مائیہ سے بنا ہی تو سبب اسکا یا تو جلن ہے ۔ یا آنکہ خون کسی اتفاقی مجری سے نکل کر کسی بڑی رگ مین پہونچا ہو دیکہا گیا ہے ✣ جاری ہونا خون کا جلد سے بہی بہت کم ہوتا ہی ۔ سبب اسکا شائد یہہ ہی کہ اوپر کا رخ جلد کا خون کے نکلنی کو مانع ہوتا ہی اسواسطے کہ چہوٹے چہوٹے داغ سرخی کے جو علامت پر پرا کے ہین واقع مین جریان خون ہین ✣ ہرچند کہ اِس مین خون اوپر کیطرف جلد مین سرایت نہین کرتا ۔ لیکن جیسا کہ ہم

پر پرا

پہلی ذکر کر چکے مین کہ بعضے ایسی صورتین ہوتی ہین کہ جنمین خون شبنم کیطرح پر باہر نکلتا ہے ✦

دوسری بڑی بات درباب اوس جریان کے کہ جو بطور بخارات کی واقع ہوتا ہی یہہ ہے کہ وہ بعض خاص اجزا ہی مرطوب غشاؤن مین سے اکثر بہ نسبت اور اجزا کی حسب اختلاف عمر کے ہوا کرتا ہی ✦ چنانچہ بچون کو جریان خون اکثر اوس غشا سی ہوتا ہے کہ جو ناکہون مین ہے ✦ جوانون کو جہلیون پہیپڑے اور سینہ مین سی ✦ اور سن وقوف یا بڑی عمر مین امعا مستقیم اور رحم اور مجاری بول سے ✦ اور اسی کی ساتھ یہہ بہی ہم کہہ سکتے ہین کہ بڑہاپے مین کہ دماغ کی رگون سے بہی جریان واقع ہوتا ہے مگر فرق کلصورت اس مین صرف یہہ ہے کہ جریان خون بخار کی طرح نہین ہوتا ✦

چونکہ ہم اوپر کی صورتون مین یہہ بیان کر چکے مین کہ جریان خون اکثر بطور بخارات کے ہوتا ہی تو اس سی البتہ تمکو یہہ خیال گذریگا کہ بعض اوقات اوسکا ہونا باعث کہولنی کسی بڑی رگ کے بہی امکان رکہتا ہی ✦ مثلاً خون کا بہنا گلی سے ممکن ہی کہ جب قرح اوس مقام مین پڑ گیا ہو اور یہہ قرح کسی ورید یا شریان کی پوست تک سرایت کر گیا ہو ✦ خون کا تہوکنا سل کی بیماری مین کبہی کبہی بسبب چر جانے رگ خون کے اتنی عرصہ مین ہوسکتا ہی کہ جسمین ملائم اور دور دنبلون کے ہوسکین ✦ معدہ مین سے خون کا نکلنا بعض اوقات پہٹ جانے کسی بڑی رگ کے ہوتا ہی جبکہ سرطان معدہ مین ہو ✦ یا بسبب

1 Haemoptysis – 2 Haematemesis —

1 ہماپ ٹسس 2 ہماٹمیسس

بڑہ جانے چہوٹی قرح کے کہ جن سے اذیت پہونچتی ہی واقع ہوتا ہے
* جریان امعا میں سی خون کا نکلنا اکثر اس سبب سے ہوتا ہی کہ امعاء دقاق
مین زخم پڑ جاتا ہی * مثانہ مین پتہری کا ہونا اکثر موجب پہٹ جانے کسی
رگ خون کا ہوتا ہی - اور خون نایزہ سے اخراج پاتا ہی * پہولی ہوئی رگین
ہی جسم کے کسی مقام مین سے پہٹ جاسکتی ہین - لیکن یہہ کم پایا گیا ہے
جبکہ ہم اوسکو جریان خون کہکے جو بخارات کی شکل مین واقع ہوتا ہی اونہین مقامات
سی مقابلہ کر دیکہین جہان کہ رگین پہٹ جاتی ہین *
سر مین یہہ صورت بالعکس ہوتی ہی - ہمکو یقین ہوتا ہی کہ خون بعض اوقات
دماغ کی جہلیون سے رستا ہی - لیکن اکثر اوقات خود بخود جریان خون دماغ
بسبب کہل جانے کسی شریان ماؤف دماغی سے ہوا کرتا ہے *
یہہ امر آگی تحقیق ہو دیگا کہ آیا سب صور تون مذکور بالعدد
مین جریان خون کئی چہوٹے دہانون طبیعیہ ایک ہی جگہہ کے سے ہوتا ہی - یا کسی
ایک سوراخ اطراف ایک ورید یا ایک شریان مین واقع ہوگیا * بعضی دفعہ تو
امتیاز ممکن ہی - اور بعض اوقات ہم مقر ہین کہ یہہ امتیاز کرنا ان دونو صورتون
ہمارے طاقت سے زیادہ ہی - یعنے ٹہیک مقام اور طریقہ خون کے
خارج ہونی کا تحقیق نہین ہوسکتا *
اب جاننا چاہئے کہ بلحاظ اوس مقام کے جہان سے خون بہتا ہی اور بہی بلحاظ
اون مواقع کے کہ جنمین جریان واقع ہو خطرہ کا عائد ہونا یا نہونا منحصر ہے
بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ صرف خون کے کم ہونے سے خواہ

اور نفس

خواہ ایکہی بار بہت خون نکلنے سے یا بار بار نکلنی سے جسکا انسداد متعذر ہو مریض جانسے جاتا رہتا ہی۔ لیکن اسطرحکا اتفاق کم ہوتا ہی۔ اور جبکہ ہوتا ہے تو دیکھا جاتاہی کہ خون اکثر ایک بڑی رگ سے نکلا کہ جوشق ہوگئی تہی۔ یہہ صورت زخم سے خون نکلنی کی صورت کے ساتہہ مشابہت رکہتی ہی۔ مگر اسمین یہہ فرق ہی کہ ہم رگ مجروح تک کاٹ نہین سکتی اور نہ اوسے باندہ سکتی ہین۔ لیکن اکثر بسبب موجود ہونے اور دباو اوس خون کے کہ جو اپنی مقام اصلی سے نکل کر بیرونی اجزا مین یا اونکی اوپر آرہا ہو خطر عظیم پیدا ہوتا ھے۔ مثلاً جس صورت مین خون کہوپری سے بہیگا وہ دماغ پر دباو کریگا۔ اور در صورت سیلان خون کے ریہ سے ریہ۔

اکثر صورتون کی اندر علامات مین بہی بہت سا اختلاف ہوا کرتا ہی۔ بلکہ جریان خون کا بہی دریافت کرنا ہمیشہ آسان اور متحقق نہین ہوسکتا۔ جبکہ وہ جزو کہ جسمین خون پہونچا جسم بیرونی کی ساتہہ تعلق رکہتا ھے تو کچہہ خون کے اکثر جلدی یا دیر مین نکلنے سے یہہ ثابت ہو ویگا کہ وہ جریان خون کی ایک صورت ہی۔ ہمنے لفظ اکثر کا اسلئی بڑہا دیا ہی کہ بعضی صورتین ایسی دیکہنی مین آئی ہین کہ جنمین مریض جوش سے کمال ضعف و ناتوانی کی حالت مین تہی صرف بسبب نکل آنے خون کے اپنی مقام اصلی سے غشی کی حالت مین جان سے گئی ہین۔ ہر چند کہ خون نی جسم سے باہر اخراج نہین پایا۔ بعد نکل جانی جان کے معدہ اور امعاء خون سے بہرا ہوا دیکہا گیا۔ مگر اب تفراغ اور اجابت کی صورت مین بالکل نشان خون کا نظر مین نہین آیا ہی۔ اور جس صورت مین کہ خون باہر نمودار ہوتا ہی تب بعضی دفعہ اس بات کا قرار دینا دشوار ہوتا ھے

کہ آیا وہ کسی خاص عضو سے نکلا ہی یا اون مقامات سے کہ جو درمیان عضو مذکور اور مجری طبعی کے جس سی کہ وہ آخر کار نکل جاتا ہی واقع ہین *
مثلاً بعض اوقات یہہ تحقیق نہین ہو سکتا کہ آیا خون جو بول کی ساتھہ نکلتا ہے گُردہ سی نکلا ہی یا مثانہ سے یا نایزہ سی *

خون باہر نکلنے کی وقت بموجب زیادہ نکلنے اور پاس سے نکلنی کی اکثر زیادہ رواں اور زیادہ چمکتا ہوا ہوتا ہی اور زیادہ گاڑہ سیاہ رنگ باعتبار درازی مدت اوسکے رہنی کی جسم مین بعد نکل آنی کے اپنی مقام اصلی سے ہوتا ہی * یہہ طول مدت کا دو باتون پر موقوف ہی یا تو خون جو اپنی مقام اصلی سے نکل آتا ہی مقدار مین کم ہوتا ہی اور اسی جہت سے وہ اعضا کہ جنمین سے وہ گذرا ہو اوسکی برداشت کر لیتے ہین * یا یہہ کہ اوسی دور سے آتی ہوئے عرصہ لگتا ہی * واضح ہو کہ خون کے رنگت مین کہ جو اپنی مقام اصلی سے نکل آیا ہو ہم عجیب عجیب باتین بیان کرین گے جبکہ ذکر استفراغ خون کا آویگا * اس مقام مین ذکر اونکا زائد محض ہوگا *
اگر باہر کی ہوا اوس مقام تک نہ پہونچے جہانسے کہ وہ خون نکلا ہو تو ہم اوس تحقیقات سے محروم رہتے ہین جو خون کی حقیقت مین دیکھنے سے حاصل ہوتی ہی * لیکن ایسی صورت مین بباعث واقع ہونے خلل کے اوس مقام مین کہ جہاں سے خون نکلا ہی ہماری مطلب کے لئی مدد ہو جاتی ہی * یہہ خلل یا تو بسبب عضو ماؤف کے دباؤ ہونے پر ظہور مین آتا ہے یا بسبب چر جانے یا پہیل جانی اوس عضو یا اور اجزا کی کہ جو اوسکی متصل ہون اور اسکی سوای اور معلومات علامات غیر صریحہ سے کہ جو تمام ترکیب جسمانی مین

ظاہر ہوتی ہین ہو سکتی ہین + اِن علامتون مین سے اکثر ایکہی نہج پر ہاتی ہین خواہ خون باہر نمودار ہوا یا نہو + اختلاف کا ہونا اِن علامات مین متدار خون نکلے ہوی اور اوسکی جلد نکلنے پر موقوف ہی + عمر اور طاقت مریض کی باعتبار کچہہ اختلاف ہوا کرتا ہی +

بعضی اِن علامات غیر صریحہ مین سے ہمیشہ اونکی سبب اصلی ہی منسوب نہین کیے گئی ہین + چہرہ کا زرد ہونا اور سستی اور صغر نبض کا ورسرد ہوجانا ہاتون اور پیرونکا اور غشی کی طرف میل کرنا جو سب جریان خون سے تعلق رکہہ سکتی ہین بعض اوقات ساتہہ اوس اندیشہ اور خطرکے منسوب کئی جاتی ہین جو خون کی دیکہنی سے مریض کے دل مین پیدا ہوتا ہی + بعض دفعہ یہہ امر فی الجملہ مطابق واقع کے ہو سکتا ہی، مگر اون صورتون مین جہانکہ جریان خون جسم کے اندر ہی واقع ہوتا ہی یہہ بات کرسی نشین نہوگی، باوجود اسکی علامات مذکورۃ الصدر اکثر بیشتر اون صورتون مین پائی جاتی ہین + پس واضح ہوا کہ اون علامتو کا ہونا غالباً تمام صورتون مین بیشتر اوپر گردش نہ کرنے خون کے حقیقت مین منحصر ہے +

تدبیر کرنا واسطے ہر ایک علیحدہ صورت جریان خون کی ضرور ہی کہ اوپر اون خاص مواقع کے منحصر ہوے جنمین کہ وہ وقوع مین آوین + وہ ذکر کہ جو ہم تدبیر جریانون مین کیا چاہتے ہین البتہ عموماً ہوگا + لیکن پیش از اسکی بیان کے ایک عمدہ سوال پیدا ہوتا ہی، اور وہ یہہ ہی کہ آیا جمیع صورتون جریان خون مین روکنا خون کا مناسب اور مفید ہوگا یا نہین +

مولف کے نزدیک بغیر بڑہانے الفاظ کی مختصراً یہہ قاعدہ مقرر کرنا بہتر ہوگا

کہ جریان معتادی مین کہ جسکا اوپر ذکر آچکاہی کچہہ مداخلت نکی جاوے جب تک
کہ کوئی ظاہر ضرر تندرستی کے لئی نہ معلوم ہو۔ اور جب تک کہ جریان خون
(جیساکہ اکثر ہوا کرتاہی) اون مقامات سے واقع ہو جنکی ترکیب کے بگڑنی کا یا وقوع
خلل کا اونکی افعال مین بسبب بار بار بہنے خون کی احتمال نہ پیدا ہو + اکثر
اوقات خون کی برآمد کی جگہہ جریان معتادی مین جیساکہ ہم پہلی ہم بیان کر چکی
ہین امعاء مستقیم ہی۔ اور وہ دونو صورتین عدم مداخلت کی جو مذکور ہوئین
اس امعاء کے باب مین خوب برتی جاسکتی ہین + نزف الدم یا ہمیٹریسز ہی اسی قسم
کی مثال ہوسکتی ہے + لیکن وقوع اوسکا کم ہوتاہی + جبکہ جریان اپنی مقام
اصلی سے ہو وین۔ بلکہ کسی اور بڑے عضو سی ہو وے تو منجملہ اور تدبیرون معالجہ
یہہ ہی اکثر مناسب ہوگا کہ کوئی تدبیر برآمد خون کے اصلی مقام سے کیجاوے +
ایسا اتفاق بہت کم ہوتاہی کہ اس تغیر مقام سے کچہہ زیادہ فائدہ حاصل ہو
یعنی بسبب بدل جانے اوس مقام کے جہانسی کہ وہ خون بہتاہی اور
موجب خطر ہی ایسے مقام سی جہانکہ بیشتر کی نسبت کم اندیشہ ضرر کاہو
الغرض جبکہ جریان معتاد جیساکہ اکثر اتفاق
ہوتاہی اون اشخاص کے اندر کہ جنکی جسم مین کثرت خون کی ہو۔ اور جبکہ بسبب
استعمال غذای غیر معتدل اور عیاشی کے عادات کی موافق جریان معتادہ
ظہور مین آوین تو فقط مشاہدہ ہی پر اکتفا کرنا چاہئے + جریان خون ایسے
اشخاص مین چور کہڑکی کا کام کرتاہے + بعضی آدمی ایسی ہین کہ جنی بواسیر
خونی اور جاری رہنا خون کا اونکو گوارا ہی۔ مگر یہہ اونکو منظور نہین ہوتا کہ

Chris Tanner ...   اپٹن ٹیکنس

کہ اونکی زندگانی مین کچھہ تبدّل کیا جاوے + یا کوئی اور تدبیر معالجہ کی اسکے عمل مین
آدی + اِن صورتون مین البتہ خون کے بند کرنی کیواسطے کچھہ تدبیر کرنی چاہیے
مگر ایسی مریضون سے یہہ کہدینا ضرور ہی کہ خون بواسیر کا نکلنا تسکین دینے
کثرتِ خون مین چندان قابل اعتماد نہین ہی + بلکہ اکثر اوس سے تسکین کافی
حاصل نہین ہوتی ہے + اور جب تک کہ کثرت خون کی موجود رہی گی تب تک
بند ہو جانے خون بواسیر سے اندیشہ عائد ہونے اورامراض مہلک کا اور مقامات مین
خصوصًا سر مین دامنگیر ہوگا +

تجربہ سے واضح ہوگیا ہی کہ فورًا بعد بند ہو جانے خون بواسیر کے سکتہ + یا دماغ
سی اکثر خون جاری ہو جاتا ہے + مریض کو یہہ بہی سمجہا دینا چاہیے کہ نکلنا
خون کا بکثرت امعاء مستقیم کے عروق سی ممکن ہی - اور اگر بسبب کسی ریاضت
یا اور صورت کے اوسکو زیادہ تحریک ہو تو ممکن ہی کہ مقعد کے پاس اسقدر
سوزش پیدا ہو کہ نہایت تکلیف دلوے + اور جو علاج کرنے پر اونکی جہاتی
ٹہکی تو اوسکی لئے ایسی تدبیرین کہ جنمین کچھہ خطر عائد نہین ہوسکتا بلکہ غالبًا
دفع ہونا کثرت خون کا ہی کہ جو موجب اندیشہ کا تہا + اوقات وقوع جریانون مین
علاج کرنا غالبًا چاہیے *

اون جریانون مین کہ جو پہلے بنام جریان مخصوص متحرک کے مذکور ہو چکی ہین تدبیرون کا کرنا
صراحتًہ واسطے بند کرنی خون کے بیشتر اوقات مناسب نہوگا - مگر اوس صورت مین
جبکہ باعث نکل جانے بہت سی خون کے مریض کیطرف سے اندیشہ عائد ہو +
اسطرح کی جریان اکثر اپنے علاج کے قابل آپ ہین + اس طریق سے کہ مرض
کثرت خون کو تمام جسم یا کسی خاص مقام مین تسکین دیدیتی ہین + اور کثرت

خون ہی موجب اونکی ظہور مین آنیکی ہے + ان جریانون کی لئے کہ جو جلن کے ساتہہ بہت مشابہت رکہتے ہین ممکن ہی کہ اکثر اوقات وہی معالجہ کہ جو جلن کی لئی کرتے ہین درکار ہو + یہہ ایک تدبیر غیر صریح ہی + اس سی تعداد جریانکو کم ہو جاویگی اور بار بار وقوع مین نہ آوینگے +

سوای اون صورتون سے کہ جو بیان ہوئین دونو صریح اور غیر صریح تدبیر واسطی بند کرنے خون سے جسقدر جلد ممکن ہو تمام اور صورتون مین کام مین لانی چاہیین + اور طریق مناسب یہہ ہے کہ مریض ایسی مقام پر ہو جہانکہ چارطرف سے تازہ اور سرد ہوا اوسکو لگے + اور بالکل بے جنبش پڑا رہا ہی + غم و غصہ وغیرہ کہ جو دل سے تعلق رکہتی ہین + اور اون اقسام اغذیہ اور اشربہ سے کہ جو مہیج ہون اجتناب کلی کرے + مختصراً مقصود یہہ ہے کہ جس شے سی گردش خون کی جلد ہونے لگی اوس سے باحتیاط تمام پرہیز رہے اور جسم مریض کا ایسی وضع پر رہی کہ جس مین بہت ہی کم احتمال جانے خون کا طرف عضو ماؤف کے ہو + جو خون امعا یا رحم یا مجاری بول سی جاری ہوا ہو تو لیٹنا خط عرضی کی صورت پر مناسب ہوگا + نکسیر اور جریان خون دماغ کا صورتون مین سر کو اونچا رکہنا بہتر ہی + الغرض اگر جریان خون اسقدر شدت سے ہو کہ ضرورت معالجہ طبیب کی پڑے تو واسطے استعمال ایسی غذا اور دوا کی تاکید شدید کیجاوے کہ جس سے ہیجان پیدا نہو + منجملہ اون تدبیرون سے کہ جو حقیقت مین واسطے انسداد جریان خون سے کی جاتی ہین سب سے عمدہ تدبیر اوپر مذکور ہو چکی ہی یعنی آرام

Venaesectum - ذبیبق نس

+ یہہ ایک اولٹی بات ہی کہ خون سکے روسکنے کی لئی اس صورت مین خون نکالنا پڑتاہی مقصود ہمارا یہہ ہی کہ زور دل سکے سُکڑجانیکا گھٹ جاوی اور کثرت خون کی جہان کہین ہو کم ہوجاے + اور جو اجتماع خون کسے خاص جا مین ہو تو وہانسی نکل جاوی + اور عضو ماؤف کیطرف رجوع نکرے + ترکیب نکالنے خون کی اور مقدار اور ضرورت دفعات رگ زنی کی البتہ موقوف مواقع ہر ایک خاص صورت مرض پر ہے + حصول انہین مقاصد کا بعض اوقات اور ترکیبون سے بہی ممکن ہی + یعنی بسبب تنقیہ تمام جسم کے خصوصًا مسہلات سے +

علاوہ فصد لینی کے استعمال قابضات کا جریان خون کی لئے بہت مفید ہی + قابضات مین سے سردی بڑی چیز ہی + اگر اوس مقام کو کہ جہانسے خون بہتاہی اوسکی محاذی سرد چیز رکہین تو سودمند ہوگا + چنانچہ استفراغ خونی کے بند کرنی کی لئے برف کہاتے ہین + یا اگر جریان بشدت ہو ایسا کہ نحیف کردے تو سرد پانی امعاء مستقیم مین حقنہ سے پہونچاتے ہین + یا عنق الرحم مین اگر خون رحم سے بہتا ہو + یا سرد چیز کو جسم کے جلد کی اوپر متصل اوس مقام کے لگادین کہ جہانسے جریان واقع ہو + مثلاً نکسیر کی صورت مین ناک اور ماتہی کے پاس + اور خون تہوکنی کی صورت مین چہاتی کے اوپر + اور جب معدہ سے خون جاری ہو تو بیت کے اوپر + اور معدہ سے نیچے یا عجان پر جو امعاء یا رحم یا مجاری بول سے جاری ہو + لیکن واضح ہو کہ سُکڑنا چہوٹی عروق کا

Vaquma — بوجانینا

سردی سے اونہین مقامون پر منحصر نہین ہر کہ جو اوسکی مقابل ہین + بلکہ باعث شکرشنے دور دور کی احتبہ کے سردی کی جہتہ سے بہی جریان خون موقوف ہو جاویگا + مثلاً بسبب تر پڑی دینے ٹہنڈی پانی سے گردن یا پشت یا اعضای تناسل پر نکسیر بند ہو جاتی ہے + بچون سے علاج مین ایک سرد کنجی کو کپڑون اور جلد بدن کے اندر پشت پر اوپر سے نیچے کی طرف بہاتے ہین +

ایک تاثیر مضاد سردی کی ہم ہمیشہ اسطور پر دیکہتے ہین کہ اگر اتفاقاً سردی اور ترسے پانوکو پہونچے تو خون جاری ہونا حیض کا موقوف ہو جاویگا +

بہت سی ادویات ایسی ہین کہ جنمین صفت روکنے خون کی کم و بیش موجود ہی بشرطیکہ اونہین کہایوین + اکثر یہہ ادویہ قابض ہین + اور بعضی بہت ہی مفید + اس ملک مین اصیتیت اف لیڈ[۱] اور گالک اسد[۲] نسبت اور قابض اور مفید ادویہ کے زیادہ مشہور ہی +

اکثر نباتات قابضہ کی ترکیب مین ساد اور ان کا حموض موجود ہوتا ہی[۵] مثلاً راتانی روٹ[۳] اور اووا[۴] اورسی اور بسٹورٹ اور تورمنٹل اور انار اور کینو اور کاتہو وغیرہ +

Acetate of lead.[1] — Gallic acid.[2] — [5]
Rhatany root.[3] — Uva ursi.[4] Bistort. —
Tormentil. — Kino. — Catechu. —

وغیرہ + + + +
قوت بند کرنے جریان خون باطنی کی مختلف اشخاص نے شورہ اور حموض
معدنی اور موریاتد ٹنکچر آف آئرن اور پہٹکری اور تیل گندہ بیروزہ
سقلی قوز توتم وغیرہ کو منسوب کی ہی +

بیان استسقا کا

ذکر کلیات استسقا کا اور استسقا ساکن غشا اور قلب اور گردہ کا اور ذکر استسقا ہیج یا غیر مزمن یا استسقا حمی کا اور قواعد درباب علاج استسقا کے

استسقا وہ ہی کہ ایک ایسے بطن یا کئی بطون جسم مین پانی پہونچی کہ وہان سے نکل نہ سکی اور اونمین رستا گذار کا نہو یا یہ غشا منسج متخلل کے یا دونومین + قطع نظر اس سے کہ اوسمین جلن واقع ہوئی یا نہو +

ہم پہلے بیان کر چکی ہین کہ اخراج رطوبت رقیقہ مائیہ کا بسبب جلن کے ہے ہم اکثر یہہ کہہ سکتے ہین کہ اخراج مذکور جلن سے پیدا ہوا ہی یا تو اسطرح پر

Nitre. – Mineral acids. – Muriated tincture of Iron. – Secale cornutum. –

کہ پانی ساتھہ بعضی اون چیزون[1] کے جو بلا شبہ جلن سے پیدا ہوتی ہین
ملا ہوا ہوتا ہی۔ مثلاً ساتھہ لمف کے جب تک کہ علامات جلن کی چلی جاوین
اور جاری رہین وہ وقوع مین آتا ہی۔ لیکن اکثر صورتین اجتماع رطوبت رقیقہ
کی ایسی ہین جنکو کسی وجہ سے یہہ نہین خیال کر سکتے کہ جلن کے باعث سے
ظہور مین آئی ہین۔ اسی قسم کی صورتون پر ہم اطلاق لفظ استسقا[2] کا
کرین گے ÷
اوس استسقے کے حق مین کہ جسکا استقامرض عضوی کے اوپر منحصر ہو
دو علحدہ علحدہ مجموعہ علامتون کا ہوتا ہی۔ ایک تو وہ کہ جو اصلی مرض پر
موقوف ہی۔ اور دوسرا وہ کہ جو پانی کے مجتمع ہونے پر منحصر ہی۔ یہہ
دوسری صورت جس سے اکثر بہت تکلیف پہونچتی ہی بیشتر علاج پذیر ہے
پہلی قسم کی علامتون کی شکایت جو اکثر دیرپا ہوتی ہین مریض کم کیا کرتے ہین
یا تکلیف کم معلوم کرتے ہین الا جبکہ پانی بہنے لگی ÷
استسقا اگرچہ ایک اون امراض مین سی ہی کہ جو اکثر کم علاج پذیر ہین لیکن یہہ
خاص اپنی ذات سے اکثر لائق سلاج کی ہوتا ہی ÷ بعضی صورتین استسقا
کی ایسی ہین کہ اونمین سلاج پانی کے بہنی اور اوس حالت کا بعض اوقات ممکن
ہی کہ جو سبب ذاتی پانی کے بہنی کا ہو جہان کہین کہ ایک بطن سب طرف سے
بند یا ایک منسج متخلل مین استسقا ہو ÷
مثلاً ممکن ہی کہ بطون دماغ یا اُم الدماغ[3] مین استسقا ہو اور باعث بیہوشی کے

[1] Lymph – [2] Dropsy – [3] Piamater.

نوبت ہلاکت کی پہونچے + یا استسقا بلورا اور منسج متخلل ریہ یا حجرہ کی منسج
متخلل کا ہو جو بلغمیہ ہی + ہر ایک استسقا ان استسقاؤن مین سے بسبب دم
گہوٹنے کے موجب ہلاکت کا ہوگا · اور استسقا حجاب القلب کا غشی کے
باعث سے + مقصود ہمارا خاص ان صورتون کے مذکور کرنی سے
ظاہر کرنا اس بات کا ہی کہ استسقا سے قریب ہلاکت کے ہوجاتا ہے
اور تمکو چاہئے کہ ایسی خطرناک بیماری کیطرف توجہ تام کرو +
جبکہ بطون دماغ پانی کے سبب سے پہیل جاتے ہین تو اس صورت کو ہیدرو صفلس
کہتی ہین + اور جبکہ رطوبت مائیہ بلورا یا حجاب القلب مین جمع ہوتی ہے
تب اوسکو ہیدرو پیرکارد کہتی ہین + اگر اجتماع پانی کا صفاق مین
ہو تو اوسکو استسقا بطنی کہین گے + جبکہ منسج متخلل ایک جزء کی
رطوبت سے پر ہوجاتی ہی تو اوسی ذی او ذیما کہتے ہین + اگر اجتماع
پانی کا تہوڑا یا بہت منسج متخلل مین بیچ تمام جسم کے ہو تو اوسکو انا سارقا
کہتی ہین + یہہ نام خصوصاً اوس بڑی اوذیما کا ہی جو زیر جلد نمودار ہوتا ہی
استسقا کلی یا عام عبارت شمول اناسارقا اور جلندر ایک یا کئی بڑی بطون
مائیہ سے ہی +

اور بہی استسقا جزئی یا خاص سوائے اونکی جو مذکور ہوئی ہوسکتے ہین + لیکن

Pericardium. – Hydrocephalus. –
Hydropericardium. – Peritoneum. –
Ascites. – Oedematous. – Anasarca. –
General Dropsy. –

بسبب اسکی کہ وہ بالکل فن جراحی سے تعلق رکھتی ہین تو ہمکو کچھہ ضرورت
اونکی تفصیل بیان کرنیکی اس مقام مین نہین ہی *

بیان کلیات استقا کا

سوال * مجیب صورتون استسقا کا جو اوپر مذکور ہوئین کیا معقول حال
بیان کیا جا سکتا ہی *

اس سوال کے جواب کی لئے کچھہ مسائل علم افعال کے یاد رکھنی چاہیین
وہ بند بطون جنمین کہ پانی جلندر کا بھرا ہوا رہتا ہی حیات اور صحت کی صورت مین
بسبب نکلتے رہنی رطوبت کے اونکی اوپر کی سطح سے نمناک رہتی ہین *
اور سوائے نمناک رہنی کے اور کچھہ نہین ہوتا اسواسطیکہ رطوبت جو اسطرح پر
نکلتی رہتی ہی ہمیشہ و دگردش خون مین پہر جذب ہوتے
جاتی ہے *

جب یہہ بطون بغیر وقوع سوزش کے اونمین رطوبت سے بھر کر ممتد ہو جاوین
اور یہہ رطوبت حسب عادت کے اونمین سی نکلتی رہی تب تین باتون مفصلہ ذیل
مین سے کوئی نہ کوئی بالضرور ہوئی ہوگی * یا تو مقدار رطوبت کی جو بخار
کی طرح پر نکلتی تہی زیادہ ہوگئی ہوگی اور قوت جاذبہ مین کچھہ فرق نہ آیا
ہوگا۔ یا رطوبت بخارات کی طرح پر بدستور نکلتی ہوگی ولیکن قوت
جاذبہ کم ہوگئی ہوگی یا آنکہ اخراج رطوبت کا بخار کی وضع پر زیادہ ہوگیا
ہوگا۔ اور قوت جاذبہ یا تو گھٹ گئی ہوگی یا موافق اندازہ زیادتی رطوبت کے
اوسمین کچھہ زیادتی ظہور مین نہ آئی ہوگی * یہہ پچھلی صورت اُن دو پہلی

اون دو پہلی صورتون مین سے مرکب ہی اور ہمکو ضرورت بیان کرنے صرف
پہلی دو صورتون کی ہی +
اب جانا چاہیئے کہ رطوبت کا نکلنا بشکل بخارات کے اور جذب ہونا
رطوبت کا اکثر برابر نہین ہوتا - اور ان تمام صورتون مین فی الواقع استسقا
پیدا ہوتا ہی ٭
ہماری عنایہ مین پہلے ذکر کرنا اون اقسام جلندر و نکا بہتر ہی جو بسبب کم
جذب ہونے رطوبت کے پیدا ہوتے ہین اور جنکو اکثر استسقاء مزمن
یا ساکن کہتے ہین +
اگرچہ بہتیری امور واقعی سے جو اکثر ہوتے ہین اور اون سی جنکی تاثیر صریح
ظاہر ہی یہہ صاف عیان ہوتا ہی کہ عروق کو پیدا کرنے یا کرنے استسقا مین
مداخلت اور کسی شئے کے زیادہ دخل ہی لیکن پہلے سب آدمی اس بات کو
تسلیم نہین کرتے تہی اب تہوڑی عرصہ سے یہہ بات علی العموم سب کی نزدیک
متحقق ہو گئی ہی ٭ اس سی پہلی لوگون کے نزدیک یہہ بات قرار پائی ہوئی
تہی کہ اون ماسار یقا کو جو جذب رطوبات کرتے ہین استسقا کے پیدا کرنے
یا کرنے مین دخل تمام تہا + ان عروق کو البتہ اس امر مین دخل ہی لیکن اسقدر
نہین کہ جتنا مذکور ہوا +
حال کے مصنفین کی کتابون کی مطالعہ کرنے سی تمکو واضح ہو جاویگا کہ نہونا
عروق کا اپنی حالت اصلی پر اور قوت کا کم ہونا اونمین یہہ ہی ایک باعث
استسقا کا ہی + وہ یہہ کہتے ہین کہ کم زور عروق اوس رطوبت کو کہ جو زیادہ
جمع ہو جاتی ہی بخوبی جذب نہین کرتی ہین + مراد اونکی مسامات جاذبہ سے

وہ منجذب ہین جو فی الواقع اور موافق قواعد تشریح کے جاذب رطوبات ہین *
جبکہ اس صورت سے کمزوری قوت جاذبہ مسامات کی باعث ظہور استسقا
کی قرار پائی تو معالجہ بھی اوسکا اسی خیال پر کیا جاتا ہی * مقصود معالج کا
یہہ ہوتا ہی کہ مسامات مذکورہ کو بہت سی طاقت حاصل ہوجاوے *
اوپر مذکور ہوا ہی کہ کمی قوت جاذبہ مسامات کی موجب ظہور استسقا کا ہے
لیکن اس مین صریح ایک دِقت واقع ہوتی ہی اور وہ یہہ ہی کہ مستسقی کے
جسم مین جذب رطوبات فی الواقع اوسکا بہت جلد ہوجاتا ہی * چربی اوسکی
جاتی رہتی ہی * اور وہ نہایت ہی لاغر ہوجاتے ہین * کوئی بیماری
ایسی نہین ہی کہ جس مین جسم بہ نسبت استسقا کے زیادہ نحیف اور
لاغر ہوجاوے * یہہ بھی تم دیکھوگے کہ جن لوگون کو اناسارقا ہو
تو اونکی اوپر اثر پارے یعنی سیماب کا بہت جلد ہوتا ہی * لیکن پیش از پیدا
کرنی کسی تاثیر ذاتی سیماب کے اوسکا جذب ہونا البتہ شرط ہی *
ہم اس بات کے مُقِر ہین کہ ہمکو حال جذب رطوبات وغیرہ کا نہ تو تمام وکمال
دریافت ہی اور نہ بالتحقیق معلوم ہی * لیکن ایک وجہ معقول اس امر کی تصور
کرنیکی موجود ہی کہ وہ عروق شعریہ ماساریقا جنمین سے کیلوس گذرتا ہی اور
منیقس اور اوردہ جذب کرنے مین شرکت رکھتی ہین * اور غالبًا عمل
جذب رطوبت کا ماساریقا مذکورہ مین فی الجملہ اسطور پر ہوتا ہی کہ عروق
کیلوسی کیلوس کو مجری غذا کے اوپر سے جذب کرتی ہین اور خون مین سامان
اوسکی مٹی پیدا ہونیکا پہونچاتے ہین * لمفیتقس اون پر لانے اور بہان

Lymphatics -

اجزاے جسم کو خون مین ملا دیتے ہین جنکا دور کرنا واسطے رکہنے تازہ اجزا اونکی جای مین ضروری ہوتا ہے + اوردہ کا کام جذب کرنا اوس رطوبت رقیقہ کا ہی کہ جو بخارات کی شکل پر غشاون لزجہ کے اوپر سے نکلتی ہے اور منسج متخلخل مین جاتی ہے + سمیات اور اور چیزون کو بہی جو رطوبت مذکورہ مین گہل جاتی ہین اوردہ جذب کر لیتی ہین +

اگر یہہ امر اسی طور پر ہو تو دقت جو اوپر مذکور ہوئی جاتی رہیگی + اون دو قسمون ماساریقا جاذبہ مین سے یعنی لمفیقس اور اوردہ مین سے ممکن ہی کہ ایک اپنا کام کرتی رہے اور دوسری سے جذب رطوبات ہو سکے + مرض استسقا مین ایسی بات دیکہنی مین آیا کرتی ہے اور یہہ بیان گو تمام دکمال صحیح ہو یا نہو مگر یہہ البتہ صحیح ہی کہ اوردہ کو بیچ جذب رطوبات کے بہت دخل ہی + بہت لوگون کی تجربون سے یہہ بات بخوبی متحقق ہو چکی ہے +

یہہ ہی خوب تحقیق کو پہونچا ہی کہ جسم زندہ مین رطوبات اوردہ سی نکلتی ہی ہین اور اونہین گذرتی ہی ہین + اور اسکی ہونے کی صورت یہہ ہی کہ صرف جسم ہی اونکو عروق مذکورہ کے پردون کی ذریعہ سے چوس لیتا ہی اور اوردہ رستی ہی ہین + جبکہ اوردہ رطوبت مائیہ سے ایک خاص درجہ تک بہر کر پہل جاتی ہین تو پہونچنا اوسی قسم کی اور رطوبت کا اونکی اطراف مین سے رک جاتا ہی یا بالکل نہین ہو سکتا بلکہ امتداد اوردہ کا اور زیادہ ہو جاوے تو پانی جو خون مین ہی رگ مین سے اور سمت کو گذر سکتا ہی + لیکن بالعکس اسکی جبکہ اوردہ فی الجملہ خالی ہون تب پانی جو اونکی آس پاس ہی فورا

اوسمین چلا جاتا ہی یعنی جذب ہوجاتا ہی + جذب کرنا اور رد کا رطوبات
کی تئین اوپر دو اصول مفصلہ ذیل کے مبنی ہی + ایک تو یہہ کہ سیال
شی مین جو لطیف ہی بوصفت گذرنے کی غشا کی وسیلہ سے درمیان
ایسی بطن کے موجود ہوتے ہی جسمین کوئی سیال کثیف ہوئے + دوسرا
یہہ کہ سیال لطیف بوساطت غشا کے ایک بطن سے نکل کر کسی کثیف
سیال سے جا ملتا ہی + یا جذب کرنا اور رد کا رطوبات کے تئین موافق
عام اور آسان قواعد جذب اشیای متضادہ کی سے +
امتصاص جو ایک صورت جذب مذکور کی ہی تمام غشاؤن جسم سے
کہ وہ کیسے ہی مختلف درجون مین ہوئے تعلق رکھتا ہی یعنی بعض غشا بہ نسبت
بعض کے زیادہ طاقت چوسنی کی رکھتی ہین + تیزی امتصاص کی
اور بہی سمت اوسکی بلحاظ لحاظ دار پوشش ایک رگ کے جو رطوبت سے
گھری ہوئی ہو اور جسمین رطوبت ایک درجہ خاص غلظت پر موجود ہو
بموجب مختلف مراتب تمدد رگ مذکور کے مختلف ہوگی + جبکہ رگ
بہت ممتلی نہین ہوتی تب باہر کی رطوبت بغیر وقوع خلل کے اندر رگ کے
گذرتی ہی اور اندر کی رطوبت اوسی کہنچ لیتی ہی ، لیکن بالعکس اسکی جبکہ رگ
بسبب افراط رطوبت کے بہت بہری اور ممتد ہوتی ہی اوسوقت وہ رطوبت
جو اندر اوسکی ہی یا اوس رطوبت مین سے وہ جز کہ جو زیادہ پتلا ہی ہمیشہ
باہر کی طرف گذر کرتا ہی + ایک اوسط درجہ کا بہی امتداد ہوتا ہی جسمین
دباؤ اسقدر پایا جاتا ہی کہ رطوبت کے گذار کو دونو سمت مین مانع ہوتا ہے +
ایک صاحب نے بہت سی کامل تجربات سے یہہ معلوم کیا کہ موافق کم یا زیادہ امتداد

امتداد عروق کے اثر زہر کا کہ جو اخلاط جسم مین گھل گیا ہو جلدی یا دیر مین اثر کرتا ہی اس سے واضح ہی کہ جذب اور امتصاص کا گھٹنا اور بڑہنا اوسکے اختیار مین تہا *

اگر یہہ مسائل صحیحہ علم افعال کے جو مذکور ہوئی ذہن مین رہین تو اس بات کے واضح کر دینی مین پہر کچھہ دقت نہی گی کہ وقوع استسقا فرمن کی صورتون کا فی الجملہ اور بیشتر اور بعضی اوقات تمام و کمال اور ورد ہ کی زیادہ ممتد ہو جانے سے منسوب ہو سکتا ہی اور ممتلی ہونا عروق کا قریب ہمیشہ بباعث کسی مانع کی جو خون کو بیمزاحمت طرف قلب کے آنی نہین دیتا ظہور مین آتا ہے *

بیان استسقا ساکن کا کہ جو امتلا اور دہ سے پیدا ہوتا ہے

جبکہ منسج متخلل ایک جز بدن کا رطوبت رقیقہ سے ممتلی ہو کر پہول جاتا ہی تو اوسکو ہم اوذیما کہتے ہین لیکن خاصیت اوذیما اور اناسارقا کی بعینہ ایک سی ہی * اب جاننا چاہئے کہ اکثر بسبب رک جانی رطوبت کے اوردہ مین کسی باعث خارجی سے اوذیما پیدا ہوتا ہی * اسکا ہونا تمہاری مرضی پر منحصر ہی * اگر تم زندہ کتّی کی وداج کو باندہو تو تم بعد گذرنے دو چار گہنٹون کے دیکہو گی کہ تمام اجزا کہ جو قلب اور رگ بندہی ہوئی سے پری تہی بہت سوجی ہوے ہین * اور بعد چیرنے جسم حیوان مذکور کے یہہ عیان ہو جاویگا کہ منسج متخلل اجزا سر اور چہرہ کے تمہارے گمان کے موافق خون سے بہری ہوئی نہین ہی بلکہ صاف اور چمکتی ہوئی پانی سے *

کہ تم ایک رگ بند کو اوپر ورید اجوف[1] کے ٹہیک دیافرغما بازہو تو جان
فوراً نکل جاویگی اور بہت سا پانی صفاق[2] کے اندر بطن مین دیکہا جاویگا ٭
اگر ایک ورید مختلف اجزای جسم مین دبائی
جاوی یا بند ہو جاوی تو اسیطرح کی عجیب باتین مشاہدہ کی جاوین ـ
ایک جراح نے بیچ معالجہ انورسما کے ورید فخذ کو باندہا اجزا منسج اور متخلخل
عضو مذکور کے فوراً رطوبت مائیہ سے بہر گئی ٭ مدت کا ورم ایک پانو
اور ٹخنی کا ایکبارگی بباعث رفع کیا جانے فتق ساق کی جو مدت دراز سے
ران کی عروق پر دباؤ رکہتا ہٹا جاتا رہا ہی ٭ حمل کی صورت مین بعض اوقات
بوجہہ رحم کا اور وہ دباؤ قبہ پر پڑتا ہی ٭ اور خون کو اومین سے نکلنی نہین دیتا ٭
مآل اسکا یہہ ہوتا ہی کہ نیچے کے دہڑ مین اناسارقا ہو جاتا ہی ٭ اور بعد رفع
ہونے بوجہہ مذکور کے بچہ کی پیدا ہو جانی سے استسقا مذکور باقی نہین
رہتا ٭ اگر جگر مین مرض ہو تو خون کا جاری ہونا ورید الباب مین بہی اکثر
بند ہو جاتا ہی ٭ اور سببون سے بہی ایسا واقع ہوا کرتا ہی ٭ رطوبت
رقیق صفاق مین جمع ہو کر استسقا زقی پیدا کرتی ہے ٭ ایک فرانسیسی
طبیب یہہ بیان کرتا ہی کہ بروقت چیرنے جسم بہتیری مریضون کے
بعد انکی وفات کے ادہنی گوشت کا سا دہون غشاء عنکبوتی مین پایا ٭
اور یہہ دیکہا کہ غشاء القلب اور دماغ کے جدول کے بند ہو گئی تہے ٭
ان سب صورتون مین جاری ہونا مواد کا اور دماغ مین سے بند ہو جاتا ہی
اور اور وہ عادت سی زیادہ پہول جاتی ہین اور اوس جز مین استسقا پیدا

[1] وینا قاوا — Vena cava —
[2] سینس — Sinus —

ہوتاہی جہان سے کہ دی وقوع مین آتے ہین + نکلنا رطوبت طبیعی کا بخارات کی طرح پر جاری رہتاہی + یہہ رطوبت نکل کر جمع ہوتی جاتی ہی اور بند رہتی ہی اسواسطیکہ انکا رستا بند ہوجاتاہی + جسقدر زیادہ بڑی وریدیں اور جسقدر تم زیادہ نزدیک قلب کے دیکھو اوسیقدر زیادہ اجتماع رطوبت استسقائیہ کا پایا جاویگا + اگر ہم قلب کے نزدیک کوئی مانع رکہہ سکتے تو خون کو تمام اوردہ مین بند کرکے استسقاء عام پیدا کرتی +

مرض اسطرح کا اوس مقام پر اکثر مانع رکھدیتاہی + خون جو پہر کر آتاہی داخل ہونے کے وقت قلب مین رُک جاتاہی اوس جای پر جہانکہ تمام اوردہ جسم کی جمع ہوکر اپنی ذخیرہ کو قلب کے داہنی بطون مین ڈالتے ہین + پس انا سارقا تمام منسج متخلل مین پیدا ہوتاہی ، اور تمام یا اکثر بڑی بطون ائیہ مین پانی جمع ہوجاتاہی +

بالفعل ہمارا ارادہ واسطے تحقیقات اوس سبب کے نہین ہی جسکی باعث سے اسطرح کی بیماری قلب کی پیدا ہوتی ہی کہ جو موجب ظہور مین آنے استسقا کی ہی + اکثر ہم داہنی اُذن القلب[1] اور بطن کو عرض وطول مین بڑہا ہوا پاتے ہین + اور سوراخ جو اونکی درمیان مین ہی اصلی صورت کی نسبت زیادہ بڑا ہوتاہی + اور مصراع ذوالزوایا الثلثہ[2] جسکا کام بند کرنا سوراخ مذکور کا ہی اسقدر نہین ہوتا کہ اوسکو بند کرسکے + اسطرحکی حالت فاسدہ داہنی طرف قلب کے اوس سبب سے ظہور مین آتی ہی کہ جو خون کے نکلنی کو اوسکے

[1] آرقل — Auricle
[2] ترئیقوسپد ڈلو — Tricuspid valve

بطون سے مانع ہو * ممکن ہی کہ حالت فاسدہ بطون مذکورہ کے اصل باعث ہو لیکن
شاید اکثر وہ پیچھے اور مرض کے ہوتی ہی * مثلاً ممکن ہی کہ حالت مذکورہ باعث
مرض ریہ کے اسطور پر ہو جاوی کہ دہنے بطن کو اپنی تئین بخوبی خالی کرنی سے
بطرف عروق ریہ کے مانع ہو * یا یون ہو سکتا ہی کہ سبب حارج بہت
فاصلہ پر یا مین طرف قلب کے ہو * اور ریہ کی عروق کو بہت ممتلی رکھکر
اس سبب سے ضمناً خون کی نکلنی کو دہنے بطن سے روکی * پس یہان سے
واضح ہوا کہ وقوع استسقا کا آخر کار اوپر وجود کسی مانع کی منحصر ہے
جو گردش خون کو حارج ہو گو یہہ حرج اورطی یعنی ابہر کے موہنہ پہ یا پرے
موجود ہو * اگر سد دور خون مین جو دہنی بطن قلب سے لیکر اور ریہ مین جاکر بائین بطن پہ آکر
موجود ہون تو انکی سبب سے اون اجزا مین جو پیچ عقب ریہ وغیرہ کے واقع
مین تغیرات درجہ دوم کی پیدا ہوتی ہین * لیکن مرض جو اونکا پیدا ہوتا ہی بتدریج
اور بعض اوقات بہت آہستگی سے پہلتا ہی * یہہ باتین بہت کام
کی ہین * اور ہم عنقریب اون سب کی تحقیقات کرین گے * یہان ذکر
اونکا اشارۃً اسلئی کیا گیا کہ تمکو اس امر واقعی کے دریافت ہونی سے
دقت معلوم نہو کہ امراض قلبی اکثر عرصہ دراز تک بغیر پیدا کرنے استسقا کے
موجود رہ سکتی ہین * استسقا مرض کا ہونا خصوصاً ساتہہ بیماری
داہنی طرف قلب کے تعلق رکہتا ہی قطع نظر اس سے کہ وہ بیماری درجہ اول
کی ہو یا درجہ دوم کی *

بعض اوقات مرض صرف ایک کو اون دو بڑی تنوں اوردیہ مین سی بند کردیتا ہے

Venous trunks وینوس ٹرنکس

کردیتا ہی کہ جنکی مجتمع ہونے کے مقام پر بانہا اُذن القلب ہے + اس مین تغافت
دارقع نہین ہوتا + یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ گویا مرض کو بلحاظ مسلہ مذکورہ الصدر
یہہ تجربہ ہدایت کی سے کرنا پڑتا ہی + ایسی صورت مین استسقا فقط اکیلا
آدہی جسم مین رہتا ہے کہ جسمین سرو ہ اوردہ نکلتی ہین کہ جو خون کو بند تنور
مین پہونچاتی ہین + یہ پہلی پہل جو یہہ امر مولف کی نگاہ سے گذرا تو بہت ہی
عجیب معلوم ہوا + مریض کو استسقا صرف اوپر کے آدہی دہڑ مین تہا
باہین اوسکی ایسی پہول گئی تہین کہ وہ اپنی کہنیون کو اپنی پہلو تک نہ لا سکتا تہا
گردن اور چہرہ اِس قدر پہول رہے تہے کہ مہیب معلوم ہوتے تہی آنکہین
باہر کو نکلی ہوئی اور ٹکٹکی باندہی دیکہتی تہین + لیکن نیچے کا دہڑ اپنی صورت اصلی پر
تہا، اور بمقابلہ اوپر کی دہڑ کے چہوٹا اور بد اسلوب نظر آتا تہا + باعث اس عجیب
اور تکلیف دہندہ حالت کا بند ہو جانا ورید اجوف صاعد کا متصل اُذن القلب کے
پایا گیا، اطراف اوسکی بسبب ایک بڑی انورسما اورطی کے باہم پیوستہ
ہوگئی تہی اور ایک مقام ورید کا خوب بند ہوگیا تہا + مولف نے
اوس ہنگام سے دو اس قسم کی اور صورتین دیکہی ہین +
بعضون نے اون نتایج کی صحیح ہونے پر کہ جو ملاحظہ صورتون مذکورہ الصدر سے
نکالے گئے ہین اعتراض کئی ہین + اور تمکو اوسنے مطلع ہونا مناسب ہے +
اعتراض اول یہہ ہی کہ باوجود بند پایا جانے اوردہ کی دیکہنی مین آیا ہی کہ استسقا
پیدا نہوا + اسکی جواب مین ہم کہہ سکتی ہو کہ ہر ایک ورید کی بند ہونی
اوذیما صراحۃً نہین پیدا ہوتا بلکہ بسبب بند ہونی بڑی تنور اوردیہ اوسا
وینا کاوا سوپیریر Vena cava superior

اوس جز کی جو ماؤف ہو ۔ جبکہ صرف عرق شعرہ اور سواقیہ بند ہو جاتی
ہین تب بہی ممکن ہی کہ خون بوسیلہ درجۂ اول کی شعبون کی اوتنی جلدی کے
کہ جتنی درکار ہوتی ہی تسکین دینی بہولی ہولی عروق شعریہ کی لی، اور واسطے
روکنی اجتماع رطوبت رقیقہ مائیہ کے پہنچ سکتا اور مراجعت کرسکتا ہی ✤
اس پر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ باوجود درستی کی مانند
سخت ہو جانے خود بڑی ورید کی بالکل نشان استسقار کا دیکہنے مین
نہین آیا ✤ اسکو ہم تسلیم کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ اس سبب یہہ نتیجہ
نہین نکلتا کہ کبھی بیشتر استسقا ظہور مین نہ آیا تہا ۔ تم جانتے ہو کہ جب
ایک بڑی شریان باندہی جاتی ہی تب گردش خون کی اوسے عضو مین
بوسیلہ شعبون شرائین اطراف سے جاری رہتی ہی یہہ گردش
ابتدا مین البتہ کامل نہین ہوتے مگر آخر کار جبکہ مجاری مذکورہ گردش
خون کی تعداد مین زیادہ ہو جاتی ہین اور ہر ج اونمین کم واقع ہوتا ھے
تب خون حسب عادت سے عضو مذکور مین با فراط پہونچتا ہی ✤ یہی حال
بعینہ اورا ورِدہ کا ہی ۔ صرف یہہ فرق ہوتا ہی کہ شاید وہ نلیان کہ جو باہم
تعلق رکہتی ہین جلدی پہولی نہین ظاہر ہوتین ✤ مؤلف کو کوئی ایسی صورت
یاد نہین پڑتے کہ جسمین بڑی شریان بند ہو گئی ہو اور عضو مذکور مین
کبھی پہلی پا بند ہونے شریان پر اوذیما ظہور مین نہ آیا ہو ۔ اون مقامات
مین جہانکہ اعمال تشریح کے کئی گئی ہین ذکر اس حال کا قلم بند یا گیا ھے
لیکن پہلے کا حال شخص مردہ مین کچہہ دریافت نہین ہوا ہی یا لکھا نہین گیا ✤
ایک عورت کے بطن پر کی اوردہ بہت ہی پہول گئی تہین ۔ اطبا جنہون نے

اوس عورت کو اوسکی حیات مین دیکھا تھا یہہ حال اوسکا ملاحظہ کرکے کمال حیرت مین رہتے تھی + اس عورت کو مرض استسقاء تھا۔ بعد اوسکی وفات کے جب واسطے دریافت کرنی باعث پھولنی اور وہ کی سعی بلیغ کی گئی تب واضح ہوا کہ بطن اسفل بند ہوگیا تھا۔ اور رگ مجاری سے کام اصل مجری کا حاصل ہوا تھا + باینہمہ حال اس مقدمہ کا بخوبی نہ کھلا + کیونکہ یہہ تحقیق نہین ہوا کہ آیا اوس عورت کو کبھی پیشتر مرض استسقا ہوا ہی تھا + یا نہین ہوا +

سبب باقی رہجانے تحقیقات مذکور الصدر کے یہہ اعتراض قوی نہین خیال کیا جاسکتا جب تک کہ کوئی معتبر صورت بند ہوجانے ایک بڑی تنور اور دریہ کے بغیر بہت جمع ہونی رطوبت رقیقہ یا یہہ خواہ بروقت مشاہدہ کے خواہ کسی وقت پیشتر حین حیات مریض کے پیش کی جاوے + سوای ازین یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ آہستہ آہستہ پہلی ایک دنبل سے ایک بڑی ورید رفتہ رفتہ بند ہوجاوے اور گردش خون کی اطراف مین بمجرد آغاز بند ہونے ورید کے زیادہ ہونے لگی اور جسقدر ورید بند ہوتی جاوی یہہ گردش بہی بڑھے اور برخلاف اوسکی عمل کرتی رہی جب تک کہ ورید بالکل مسدود ہوجاوے + پس ابتدا سے انتہا تک ایسا استسقا جو معلوم ہوسکی شاید واقع نہوگا + زیادہ تر

یہہ بات تحقیقاً بیان کی گئی ہے کہ اکثر بند ہوجانی اور وہ اور ریدن لاہر ہونے کسی مرض عضوی کے قلب مین یا کہین اور جگہہ واقع ہوتا ہی یہہ حال ہر روزہ اون کم زور عورتون مین دیکھا جاتا ہے

کہ جنکو احتیاج طمیث ہو ÷ رخساری پر اونکی سرخی مطلق نہین ہوتی اور ہونٹ پیے ہوتی ہین۔ وہ عضلات کہ جنکی حرکات اوپر اختیار اور ارادہ انسان کے منحصر ہے استرخی عورتوں مین کم زور اور ڈھیلے ہوا کرتے ہین ÷

یہان سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قلب جو ایسے عضلات مین سے ہے کہ جنکی حرکت آدمی کی مرضی پر موقوف نہین ہے ہی ضعیف ہو جاتا ہے جب تمام عضلات جسم مین ضعف آجاتا ہے۔ اور خون کو اتنی قوت سے جتنی درکار ہے اخراج نہین کر سکتا۔ بلکہ مولف کو یقین ہے کہ بسبب دباؤ خون کے جو ایسے ضعیف قلب کے بطون مین پہونچتا ہے پہیلنا ادسی قلب کا امکان رکھتا ہے۔ اور اس صورت سے ممکن ہے کہ کبھی کبھی تھوڑی دیر تک آواز دہڑکنی کی سے بباعث وقوع تغیر کے اوس علاقہ مین کہ جو درمیان بطون قلب کے اور راہ ذکی مجاری کے تہا پیدا ہو۔ یہان سے ثابت ہوا کہ تدبیرین کہ جو مقوی عضلات ہین وہ دافع مرض ہین اور جو عضلات اور قلب کے لئے مضر ہین وہ مرض کو زیادہ کر دیتے ہین ÷ اگر مریضہ کہ جسکے تم معالج ہو درد کی فریاد کرے اور تم اس سبب سے اوسکی قلب کے زور سے دہڑکنے سے فصد فصد کا کرو تو تمکو واضح ہو جاویگا کہ تمام مین مریضہ کے حالت بہ نسبت سابق کے فصد کی جہت سی زیادہ ابتر ہوگئی

بالعکس اسکے اگر ادسی فولاد دیا جاوے اور غذا اچھی طرح سے ملی اور قبض نہو اور ہر صبح سرد پانی اوسپر ڈالا جاوی تو تم دیکھو سے گے کہ اوسکی طاقت جو سلب ہوگئی تہی پہر حاصل ہو جاویگی۔ رخساروں اور لبوں پر رنگت اصلی آجاویگی۔ اور دہڑکن قلب کی جاتی رہیگی۔ اور استسقا کا

اور استسقا کا نشان باقی نرہیگا + واضح ہو کہ جسقدر عضلات جسم کے
تازہ اور قوت پاتے جاوینگی اوسیقدر قلب کو بہی اوتنی طاقت
پہر حاصل ہووی گی جتنی کہ واسطے بخوبی سرانجام دینی اوسکی کام کی ضرور
ہی + مؤلف کے نزدیک باعث ظہور مین آنے اور موقوف ہو جانی ایسے
استسقا کا یہی ہی جو مذکور ہوتا چلا آتا ہی + ایسی مریض فقط سنبہل
ہی نہین جاتے بلکہ بالکل شفا پاتے ہین + بعضی اور قسم کی استسقا کے
باب مین بہی مؤلف یہی وجوہ جو مذکور ہو مین بیان کریگا + یہہ بیان
کیا گیا ہی کہ ایک خاص فساد اخلاط موجب وقوع جلد رکا ہوتا ہی +
استسقا کا پیدا ہونا کثرت سے خون لینی یا فاقہ کروانے اور ناتوان
کردینی سے امکان رکہتا ہی + یہہ صورتین ظہور استسقا کی ناتوانی سے
ہین + قدما انہین کو باعث وقوع استسقا کا تصور کرتے تہے +
ممکن ہی کہ رقت خون کی جو باعث بار بار لیا جانے خون یا بسبب نملنے
غذای کامل کے یا بعض سمیات کی جہت سے یا اور کسی وجہ سی ظہور مین
آدی موجب اوسکی گذارکے اور درد کی پوششون مین سے بہ آسانی ہو
اسکو ہم تسلیم کرتے ہین اور دل مین میل اس بات کے یقین کرنیکا گذرتا ہی
کہ سب طرح کے استسقا مزمن جو ایسی صورتون مین واقع ہون جنکا ہی
ذکر آچکا ہی بے آنکہ کوئی مرض یا تغیر عضوی ظہور مین آوسے + اکثر ضعف
قلب سے منسوب کرنے چاہین + جب یہہ وجہ وقوع استسقا کے
قرار پائی تو اون سب پر وہی قاعدہ عام جو مذکور ہوا یعنی رکنا خون کا

Cachexia تاخیکسیا

اور د ہ مین جاری ہو گا +

بیان استسقاء تام اور استسقاء قلب[1] اور استسقاء گرد ہ[2] کا

بیان مذکور الصدر سے واضح ہی کہ مبداء اکثر انواع استسقاء مزمن کا جو اجماع رطوبت اور رگکی قوت جاذبہ اور رد سکے اوپر منحصر ہین قلب ہے + ان استسقاؤن کو ہم اسی سلئے استسقاء قلبی کہتی ہین + ایک اور قسم استسقاء کی جسکی شاید اوسیقدر انواع ہین جتنی کہ استسقاء قلبی کے ساتھہ بعضی حالتون فاسدہ گرد ہ کے تعلق رکہتی ھی + اس قسم کی استسقاء کو امتیازاً استسقاء گرد ہ کہتے ہین + بعد مختصر بیان کرنے دوسری منشاء اماس استسقائی کے جسکا ذکر ابتدا مین آیا یعنی بعد بیان حال اخراج رطوبت مائیت کے بخارات کی وضع پر ہم کچھہ تہوڑا سا ذکر استسقاء گرد ہ کا کرینگے جلندر جو اسطرح ظہور مین آتا ہی دفعتہً واقع ہوتا ہی اور اوسکو مہیج اور دفعی لکھتے ہین + یہہ استسقاء بہت قریب جلن کے پہونچتا ھے اور بعض اوقات تمیز کرنا اوسکا اوس جلن سے کہ جسکی ساتھہ بہنا رطوبت رقیقہ مائیتہ کا بہی ہو دشوار ہوتا ہی + حالت گردش کر رطوبت کی عروق شعریہ مین متوسط تصور کی جاتی ہی یعنی درمیان اوس حالت کے کہ جسمین اکثری مقدار رطوبت کی بنی رہتی ہی اور درمیان اوس حالت کے جسمین کہ بہنا رطوبت رقیقہ مائیہ کا جلن کے سبب سے واقع ہوتا ہی + بہت بڑھ جانا رطوبت کا سات اون امور کی جو ہم

[1] Cardiac - قارڈیاق
[2] Renal - رِنال

اور اجزا اور حالتون جسم مین ملاحظہ کرتے ہین مشابہت رکہتا ہے مثلاً سات کثرت عرق کے جو سخت ریاضت کرنے سی پیدا ہوتا ہے یا سات بہت بہنی آنسوون کے آنکہہ کی دکہہ یا غم سے یا سات زیادہ اخراج پانے رطوبت مائیہ کے امعا کی غشا سی جسمین سی رطوبت ترجہ نکلتی ہی + یہہ زیادہ رطوبت کا نکلنا مسہل ادویہ کی دینی سے پیدا ہوتا ہی + یہہ سب صورتین ہمداخلت جلن کے وقوع مین آتی ہین مگر اجتماع خون کا انکی سات لگا ہوا ہی جس سے ظہور جلن کا فی الفور ممکن ہے + اگر وہ رطوبتین کہ جنکا ہمنی اب ذکر کیا ہی بجائے نکلنے کے اون رخون سے جو باہر کی طرف جسم کے واقع ہین یا اوس سے علاقہ قریب رکہتی ہین بند بطون مین جایا کرتین تو فی الواقع استسقا پیدا ہوا کرتے +

بیان استسقا مہیج کا

مجانب صورتین استسقا مہیج کے ظہور کی یہہ ہین جو آگے آتی ہین + فرض کرو کہ ایک مزدور کسی محنت مین معروف ہے کہ جسمین بہت قوت جسمانی اوسی کام مین لانی پڑتی ہے + اور جسکی سبب سے اوسکو عرق بہت آتا ہی + اور تاثیر سردی اور نم کی بہی بالضرور اوسپر ہوتی ہے یا شاید وہ کسی خندق ترین بیچ موسم سرما کے دیر تک کہودتا رہا ہی + اور کہانا کہانے کو دم لیتا ہی + یا کسی چہکڑی مین سے اسباب اوتارتا رہا ہے اور سوار ہوکر شدت باران مین کہر تو دوئی کوس کے فاصلہ پر سی جاتا ہی + اور بدن اوسکا جلد

مینہہ سے خوب تر ہوگیا ہے * یا آنکہ گرم موسم کی شدت مین کہیت
کاٹتے ہوئی گیلی گہاس پر سو رہا * یہہ سب باتین ظاہر ہی کہ ہوا ہی
کرتی ہین * اسطرح کے مزدور کو عرق آتی آتی دفعتہ رک جاتا ہے
اور چند گہنٹون کی عرصہ مین وہ سرتاپا مستقی ہوجاتا ہی *
ایک اور صورت استقا مہیج کی یہہ ہی کہ ایک مریض جو فی الحال
گرمی دانون سے کچہہ اچہا ہوا ہو وہ سرد ہوا مین باہر نکلی اور ہنوز اُسکی
اوسکی جسم اوتر تا ہو تو بری طرحکا استقا مہیج اوسکو ہوجاویگا
اور شاید زیادہ بڑی بطون کا ہی وقوع مین آوی * بول بہی تہوڑا تہوڑا
اور گدلا اور خون ملا ہوا آویگا *
واسطے سمجہنی اس تغیر کے حالت صحت سے طرف ایک خطرناک
حالت مرض کی تمکو چاہئے کہ پہر ادن امور واقعی کی طرف کہ جو علم افعال سے
ثابت ہوچکی ہین رجوع کرو *
علاوہ اوس رطوبت کے جو بخارات کی طرح اندر کی مسامات کی رستی سے
ہمیشہ نکلتی رہتی ہی بہت سی رطوبت جسم کی اوزمین سے نکلا کرتی ہی
جن پر اثر ہوا کا پہونچتا ہی یعنی جلد اور ریہ اور امعاء اور گردہ سے *
یہہ بات بخوبی متحقق ہوچکی ہے کہ جب نکلنا رطوبت مائیہ کا کسی ایسی
جای سے رک جاتا ہی تب کسی اور جای سی بخارات کی وضع پر بکثرت
وقوع مین آتا ہی * اور غالب ہی کہ مجموعہ مقدار پانی کا جو اسطور پر ایک
زمان محدود مین جسم سے اخراج پاتا ہی دونو سمتون مین سی کسی مین تغیر دوع
خلل کے تمام ترتیب و انتظام جسمانی مین بہت مختلف نہین ہوسکتا پہکو

ہمکو یقین ہی کہ متغیر اور متحرک ہینے اوس مقدار رطوبت مین کہ جو کسی مقام سے
رستی ہو ایسی حدین معین ہین کہ جو صحت کی حالت سی موافقت رکہتی ہین
یعنی اختلاف مقدار رطوبت کا اون حدود سے زیادہ نہین ہوتا۔ اور
رطوبت مذکورہ انہین حدون مین ہلتی رہتی ہی۔ لیکن اسکے لئی ایک شرط
یہہ ہے کہ باوجود افراط اور تفریط رطوبت کے کمی وبیشی معمولی سے
اخراج رطوبت مائیہ کا کسی اور مجری سے بہی ہو۔ مقتضاء حالت
صحت کا یہہ ہی کہ اون اعضا کے اندر جنمین سی کہ رطوبت مائیہ جسم کی
نکلتی ہین کمی وبیشی مذکور ہوتی رہے۔ یہہ کمی وبیشی بعض عضامین
بہ نسبت بعض کے زیادہ عیان ہی۔ ظہور افعال کا بالعکس ایکدوسرے کے
جو جلد اور گردہ مین ہوتا ہی نہایت اچہی اور مقرری مثال اسکی ہے۔
گرمی کے دنون مین بحرارت کی جہت سے عرق بکثرت آتا ہی تو بول
بمقابلہ عرق کے تہوڑا گہٹ جاتا ہے۔ اور اجزا اوسکی ایکجا جمع ہو جاتے ہین۔
لیکن جاڑی میں بسبب باہر کی سردی کے بہت سی عرق کا نکلنا جلد سے
رک جاتا ہے۔ تو اخراج رقیق پانی کا گردہ سے بافراط ہوتا ہے۔
اور یہہ سب بخوبی جانتے ہین کہ ان امور کا ہونا مقتضای صحت کا ہے۔
اگر نکلنا رطوبت کا بطور بخارات کے کسی ایک جا مقامات مذکورہ مین سے
کم یا موقوف ہو جاوے۔ اور اوس عضو مین کہ جو مقام مذکور سے تعلق
رکہتا ہی یا کسی اور عضو مین جسمین سے رطوبت رستی ہی۔ اور جسی کہ باہر کے
عضو سے علاقہ ہی اوس سی زیادہ قوت فعلیہ ہو تو استقرار کسی نہ کسی
وضع یا مقدار کا آنے کو طیار ہو گا۔ رطوبت مائیہ جو اسطور سے

اور وہ مین بند ہو جاتی ہی کوئی منفذ غیر طبیعی اندر کی طرف ڈہونڈتی ہی اور آخر کار راہ اوسکو پاکر مقام نحیف یا اون حلق مین گذار کرتی ہی کہ جنکے گرد وایسی غشا رہین کہ اونمین سے رطوبت رقیقہ مائیہ رسا کرتی ہی *

کبہی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بمجرد غائب ہو جانے مجتمع پانی کی ایک مقام سے دوسری مقام مین استقرار نمودار ہوتا ہی * اکثر دیکہتی مین آتا ہے کہ سوجی ہوئی اور بہاری ٹانگون اور رانون ایک مستقی کی سے پانی جلد نکلجاتا ہی اور وہ اپنی صورت اور اسلوب اصلی پر آجاتی مرض اوسکی دوست واشنا اوسی مبارکباد دیتی ہین اور آپ بہی خوش ہوتے ہین کہ اونکی دوست کا مرض آب مفارقت کرتا ہی لیکن جس حالت مین کہ پانی سے اوسکی ٹانگین خالی ہوتی جاتی ہین تو اوسی حالت غنودگی اور نسیان اور غفلت وسستی اور سکتہ کی ہو جاتی ہی اور بعد اوسکے مر جاتا ہے۔ ہم دیکہتی ہین کہ بطون اوسکی دماغ کی بسبب رطوبت رقیقہ مائیہ کے پہیل جاتی ہین *

کبہی ایسا ہوتا ہے کہ پانی مجتمع اپنے مقام سے بوسیلہ ایسی منفذ کے دوسری مقام مین پہونچتا ہی کہ وہان اندیشہ قباحت کا کچہہ نہین ہوتا *

اگر ایک زندہ حیوان کی عروق مین کچہہ پانی پہونچایا جاوے تو وہ جلدی مر جاویگا۔ یا تو بسبب بیہوشی کے یا دم رکنی کی جہت سے * مرنی کی بعد اوسکی لاش کے ملاحظہ سے یہہ پایا جاتا ہے کہ شش مین رطوبت رقیقہ مائیہ جمع ہو گئی ہی یا پانی کسی اور

جای کے عضو نحیف مین یا ادن بند غشاؤن مین آگیا ہی جنمین سے رطوبت رقیقہ رستی ہی + لیکن اگر پہلے خون حیوان کا لیا جاوے اور بعد ازان موافق مقدار نقصان خون کے پانی عروق مین حکمت عملی سے پہونچایا جاوے تو کوئی قباحت عظیم پیدا نہوگی +

مؤلف کے نزدیک ایسی ہی امور واقعی کہ مذکور ہوئے بہت سا انکشاف حال اوس حصہ علم الامراض کا ہوتا ہی جسکی متعلق ہونیکا سبب کو اقرار ہے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواقع مین پہونچنا رطوبت مائیہ کا بافراط اور زیادہ عادت سے عروق کی اندر امکان رکہتا ہے جنمین میلان واسطے اخراج کرنی زیادتی رطوبت کے پایا جاتا ہی + جبکہ عروق بوسیلہ کسی مجری کے اپنی رطوبت کو خارج کر دیتی ہین تب پہلاؤ اونکا جو خلاف عادت تہا بباعث بہاؤ کے جاری رہتا ہی + بالعکس اسکے جو رستا رطوبت کا باہر کیطرف ایک پردون بطن ہی ہووے + تو رطوبت زائدہ کا نکلنا عروق مین سے استسقا پیدا کریگا + ہم اسکا سبب اکثر نہین بتا سکتی کہ کس لئے کبہی ایک عضو اور کبہی دوسرا اخراج رطوبت زائدہ کی لئے پسند کیا جاتا ہی + اسباب کی تحقیق کرنیمین اکثر دشوار معلوم ہوتی ہے کہ دو امور واقعی مذکور الصدر مین سے کونسا مقدم ہوتا ہی اور کونسا مؤخر + اسواسطیکہ صرف یہی بات صحیح نہین ہے کہ جب عروق رطوبت مائیہ سے بہت ممتلی ہوتی ہین تب وہ اوس مین سے تہوڑی سی نکال دیتے ہین بلکہ یہہ بہی صحیح ہی کہ جب اونمین بالعکس صورت مذکورہ کے کچہہ خلا ہوتا ہی اور خون بہ نسبت عادت کے

اون مین کم پایا جاتا ہے تب بھی عروق مذکورہ اسی بھرنے کی لئی بوسیلہ
جذب رطوبات کے کسی جای سے جہان وہ دخل پاسکتی ہین سعی کرتے
ہین + ایک شخص جسکی خصیون مین پانی اوتر آیا تہا بعد جاری ہونے
بہت سے پانی کے معدہ اور امعا سے اچہا ہوگیا + اس سے صاف
عیان ہی کہ جہان سے رطوبت رقیقہ نکالی جاویگی وہان خون دوسری
جگہہ سے کہنچ آویگا + جبکہ اماس پاتون اور پیرونکا دفعۃً جاتا رہتا ہی
اور سستی اور نہایت غفلت ہوتی ہی تب غالب ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جذب کو اخراج رطوبت پر تقدم ہی اور اگر یہہ اخراج امعا کی اوپر
غشا سے قرار دیا جاسکتا جسمین سے رطوبت لزجہ نکلتی ہی یا جلد
یا گردہ سے تو بجای ہلاک ہونے کی اوس مریض کو صحت و تسکین ہوجاوے
گی +

مذکور الصدر کے بیان سی ظاہر ہی کہ ہمکو ہمارے استسقا کی حال بیان
کرنے مین ایک یا دو عمدہ اصول ہاتھ لگے + عروق جبکہ اپنی عادت
کی خلاف رطوبت مائیہ سے بہت ممتلی ہو جاتی ہین تو اونمین
بہت میلان خارج کرنے رطوبت مذکورہ کی لئے پایا جاتا ہی اور
اسی طرح جب کہ عادت کے خلاف خالی ہو جاتی ہین + تو بمجرد ملنے
رطوبت مائیہ کے اوسکی چوس لینی پر مستعد ہوتے ہین + یہہ نہ طوبت کے
نکلنی سے استسقا ہوتا ہی + بہتیری طرحکے استسقاون کا ہونا اور
جاتا رہنا انہین امور پر منحصر ہے +

ہیڈروسیل

Hydrocele

+ ان اصول پر عمل کرنا اوس فرضے صورت استسقا مہیج ہین کہ جو پہلے مذکور ہوئے بلاشبہ ظاہر ہی + اس مین شک نہین کہ ایسی صورتون مین بعضی کے اندر جلن فی الواقع پیدا ہوتی ہی، لیکن اکثر صورتون مین صرف رطوبت استسقائیہ کا نکلنا ہوتا ہی اور کوئی نشان اثر جلن کا پایا نہین جاتا + دو بڑی باتین جو ہمکو بیان کرنی ہین وہ یہہ ہین کہ خون رقیق مائی جو حالت صحت مین عادت کے موافق کثرت سی بوسیلہ جلد کے نکلتا ہی اخراج اوسکا دفعۃً اوس عضو منسج سے اور طرف کو ہوگا اور عرق کا آنا خواہ محسوس ہو یا نہو موقوف ہو جاتا ہے + دوسری بات یہہ ہے کہ منسج منخرب یا بڑی اوعیہ جنمین سے رطوبت مائیہ رشح کی ہی یا دو نو رطوبت رقیقہ سے ممتلی ہو جاتی ہین +

واضح ہو کہ اخراج رطوبت مائیۃ کا منسج منخرب یا اوعیہ مذکورہ سے کہ جو عوض مین ہوتا ہے از راہ ضرورت کی نہین ہی + حقیقت مین عرق رد کا ہوا اکثر کسی کہلی ہوئی جای سے نکل آتا ہی یا قصد نکلنی کا کرتا ہے اس صورت مین استسقا نہین ہوتا ہی بلکہ پیٹ چلتا ہی + مثلاً صورتون مذکورۃ الصدر مین اکثر اناسارقا یا استسقا بطنی پیدا نہین ہوتا، بلکہ اسہال معدی ہوتا ہے + سبب اسکا بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ درمیان جلد اور اوس غشا مجری غذا کی کہ جسمین سے رطوبت لزجہ نکلتی ہے ایک ایسی سخت مشابہت بناوٹ کے اندر اور موافقت فعل مین اور قوی تر تاثیر ایک کی دوسری پر پائی جاتی ہی کہ جلد اور منسجون مائیۃ کی اندر اوسقدر نہین ہوتی ہے +

پہلی ہم ذکر مزمن استقاؤن کا جو ایک خاص مرض گردہ کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین مختصراً کر چکی ہین + اس قسم کے استقا کا بعد ازین ذکر مفصل آویگا + یہہ قسم استقا کی شاید بہ نسبت استقا قلب کے زیادہ پیچیدہ اور زیادہ نامعلوم ہے ۔ اسکو بی شبہ کمال تعلق استقا ہیجّ کی ساتہہ ہے + بلکہ غالباً اسکو استقا ہیجّ کی صورت مزمنہ مین سے خیال کر سکتے ہین + بعض اوقات مرض گردہ کا جسکی جلندر علامت اتفاقیہ ہی اور لازمی نہین آہستگی سے بی اور کسی سبب ظاہری کے پیدا ہوتا ہی + کبہی تو منشا اوسکا صریح استقا غیر مزمن کا ہونا پایا جاتا ہے اس بیماری مین گردہ کو ہمیشہ صراحتہً تکلیف پہونچتی ہی کیونکہ اوسکی انفعال مین خلل عظیم آجاتا ہے + بول کم آتا ہے اور جو آتا ہی تو خون مین ملا ہوا آتا ہے +

اس مزمن اور گردہ کی استقا مین باعث مجتمع ہونے پانی کا یہہ کیا جاتا ہے کہ مجاری معمولی سے اخراج اوسکا بخوبی نہین ہوتا + پس وہ پانی عروق مین سے نکل کر ایک مقام غریبہ مین جمع ہوتا ہے + آخر مین نہین بلکہ ابتدای استقا مین بہی بول کم کم آتا ہی + اکثر جلد خشک اور سخت اور بدون عرق کے ہوتی ہی + بڑہنا اور گہٹنا انا سارقا کا اوپر کمی و زیادتی بول کے منحصر ہے + عجب طرحکی تغیرات بول کی خواص اور ترکیب مین بہی ہوتے ہین + قوام نہایت رقیق ہوجاتا ہے ایلبیومن اوس مین ہوتا ہی + اور یوریا کم + خون مین بہی فساد آجاتا ہے اور اور اعضا جسم کے خصوصاً قلب مرض مین مبتلا ہونے پر آمادہ ہوتا

عرق کا بند ہو جانا اور خون یا رطوبت رقیقہ مائیہ کا بول مین نمودار ہونا
بلی کسو تغیر کے قوت جاذبہ گردہ مین اُس سے متعلق ہی جو درمیان استقا
مزمن اور استقاء گردہ کے ہوتا ہی *

واضح ہو کہ بیان استسقا کا جو ہم اوپر سی کرتے آتی ہین ہمنی بنظر توضیح
اوسکی دو قسمون کی غایت کی درجہ کی صورتون کو مذکور کیا ھے *
ایک قسم کو مہیج یا غیر مزمن اور دوسری کو بطی یا مزمن کہتی ہین *
اب ہم دوبارہ اون باتون کو کہ جنمین یہہ دونو قسمین مشابہت رکھتے
ہین اور جنمین کہ وہ ایکدوسری سے ممیز ہوتی ہین سرسری بیان کرتی ہین *
مشابہت درمیان اون دونو کے مآل مین ھے
یعنی یہ اجتماع رطوبت رقیقہ مائیہ کے قعر بطون اور خلل جسم مین *
اختلاف اون دونو مین بلحاظ اوس اندازہ کے ہوتا ہی کہ جس سے اجتماع
رطوبت کا زیادہ ہوتا ہی *

استسقاؤن غیر مزمن مین رطوبت مذکورہ جلد نکلجاتے ہی اور مقدار مین بہی
اوس سے زیادہ ہوتی ہی جو بخارات کی شکل پر مقتضای طبیعت سے
اخراج پایا کرتی ہی * استسقاء مزمن کی صورت مین نکلنا رطوبت کا
بخارات کے طریق پر حسب معمول جاری رہتا ہی لیکن وہ رطوبت
جو اسطور پر اخراج پاتی ہی بہت آسانی سے پہر عروق مین نہین آسکتے *
ایک صورت کے اندر گردش رطوبت مین خلل آجاتا ہی اور دوسرے
مین وہ بدستور رہتی ہی * اغلب ہی کہ استسقا کی زیادہ مہیج ہونیکی
صورت مین رطوبت رقیقہ مائیہ بوسیلہ پوششون شرائین یا

پوشش‌شون عروق شعریہ سے کہ جو متصل شرائین سے کے ہون نکل جاتی ہے اگر استسقاء مزمن اور قلبی قرار واقعی ہو تو اوردہ رطوبت کو خوب سے جذب نہین کرتین ٭
بعضی متوسط درجے ایسی ہوتے ہین کہ اونمین اوردہ ممتلی صرف اوس زیادہ رطوبت ہی کو کہنچ نہین سکتین بلکہ اوس رطوبت کو جو اونمین موجود ہوتی ہے رد کرکے رکہنا اونہین دشوار ہوتا ہے سی سے وہ بتدریج اونکی اطراف مین سرایت کرتی ہے ٭
بہر جانا خلاف عادت تمام یا بعض اجزاے شرائین اور اوردہ جسم کا ذریعہ اوس علاقہ کا ہی کہ جو درمیان صورتون مذکورۃ الصدر استسقاء کے دیکہنے مین آتا ہی اور یہی ذریعہ دریافت ہونے تمام حقیقت اور تدبیر معالجہ اس مرض کا ہی ٭
اس امر واقعی کے بتلانی کی کچہ ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ پانی جلندر کا باعث زور ثقل کے اپنی جای بدل سکتا ہی ٭ انا سارقا عام مین جبکہ رطوبت مائیہ آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی جاتی ہے تب وہ پہلی گرد و پیش پاؤن اور ٹخنون کے نمودار ہوتی ہے اسکی دو سبب ہین ٭ ایک تو کبہی کبہی اپنا عمل کرتا ہی اور دوسرا عام ہی ٭ اول وہ ٹانگون کی جبکہ مریض سیدہا کہڑا ہو بہ نسبت اور اور مقامون کے زیادہ تر ہونی پر آمادہ ہوتی ہین اسواسطے کہ اگر حرکت اونکی خون اور رگون کی بدرجہ تمام کامل نہو تو وہ عروق بوجہ ایک بڑی ڈہیر خون کا کہ جو اونپر ہوتا ہی سہین گے ٭ یہہ مع

مع اور اسباب کے باعث رو کنے اوپر کے خون کا اور رجاجت سی زیادہ
ممتلی رکھنے نیچے کے عروق شعریہ کا ہوتا ہی + پس ایسے حال مین اخراج
یا رک جانا حذب کا گرد نشست پا کے بیشتر وقوع مین آنی سی اور رجاجت
ظہور مین آسکتا ہی ۔ لیکن اکثر ایسا نہین ہوتا + بہت سی صورتون مین
سبب صاف اور واقعی ظاہر ہونے آماس استسقائی کا گرد ٹخنون کے
بنسبت اور جای کے بیشتر صرف یہہ ہی کہ رطوبت مائیہ جو منبع منحرب سے
تمام اجزای جسم مین نہین پہونچتی سب سے نیچے کے جز کی طرف گرتی
ہی اور بباعث اسکی کہ رطوبت بمقابلہ اوس جای کے جہانکہ وہ مجتمع
ہوتی ہے زیادہ ہی تو خوب نظر آتی ہی + شب کی وقت چونکہ
مریض کئی گھنٹون تک لیٹا ہوا رہتا ہی تو آماس ٹخنونکا غائب ہو جاتا ہے
لیکن گردن اور چہرہ شاید پہول جاتے ہین + سبب زیادہ پہول جانے
پاؤن کا بہ نسبت ہاتون کے شام کی وقت ایسی صورتون مین بہت
ظاہر ہے + ہاتون مین رطوبت رقیقہ مائیہ صرف منبع منحرب بازو سے
پہونچتی ہی + پاؤن مین فقط وہی رطوبت نہین آتی کہ جو ٹانگون اور
رانون سے اوترتی ہی بلکہ سر اور احشا کی بہی + اعضا بطور اوعیہ
اور ظروف کے خیال کئی جا سکتی ہین + یہہ تہیلیان باندازہ اون
رطوبت کے بہر جاتی ہین کہ جو اونمین رکی ہوئی ہے + رئیہ بہی علی ہذا القیاس
بمنزلہ تہیلی کے ہین اور ان صورتون مین ہم اکثر چرچراہٹ رئیہ کے
اوپر کی اوسکی آخر کے جز مین سے سن سکتی ہین +
پہلی ہم ایک مریض کا ذکر کر چکی ہین کہ جسکی صرف آدہی دہڑ مین استسقا تہا

اور وہ آدہا دہڑ ہی اوپر کا تہا + رطوبت استسقائیہ نیچی کو بسبب لباس مریض مذکور کے اوتر نہ سکتی تہی اسواسطیکہ منسج منخرب بباعث اینچے ہوئی شلوار بند کے بیچ رہا تہا اور یہی ایک راہ نکلنی رطوبت مذکورہ کی تہی + اسی طرح رطوبت مذکورہ بباعث جیسے باندہا جانے موزہ بند کی اوترتی ہوئی رک جاتی ہی اور رانین بہ نسبت پشت پاؤن کے پہلے پہول جاتے ہین + ہم اکثر ایسی لوگون کو دیکہتے ہین کہ جنکی صرف نیچے کے دہڑ مین اگر رات کو ہو تب بہی دنکو استسقاء معلوم

ہوتا ہی +

واضح ہو کہ وہ اجزاء جسم کے رطوبت مائیہ سے نہایت ممتلی ہوتی ہین اور ادنہین مین استسقاء خوب صاف عیان ہوتا ہی جنکا منسج منخرب بہت اور ڈہیلا ہو مثلاً پلک چشم اور صفن یعنی فوطہ کا باقی اجزاء سب بدستور رہتے ہین + مگر غایت کے درجہ کی صورتون مین رطوبت مذکورہ منسج منخرب مین بیٹھ جاتے ہی جہانکہ وہ زیادہ کثیف ہوتی ہی + مثلاً جس مقام مین کہ وہ نیچے ایسی غشاون کی ہو وی جنمین سے کہ رطوبت لزجہ نکلتی ہے + بعض اوقات بر وقت ملاحظہ کرنے ایک جسم مردہ مستقی کے دیکہنے مین آتا ہی کہ وہ پوشش امعاء کی جسمین سے رطوبت لزجہ رستی ہی بسبب اوس پانی کے جو نیچی اوسکی مجتمع ہوتا ہے اوبہری ہوتی ہے + ایسی حال مین وہ مانند رطوبت لزجہ کے معلوم دیتی اور معاء رغ امعاء یعنی مطاوی امعاء جو چپٹے اور پتلی حالت اصلی مین ہوتے ہین مدور اور محدب ہو جاتے ہین + استسقاء اوس منسج

کاکہ جو ہوا کے گذر راہ مین ہو اور نیچی ایسی منسج کے کہ جسمین سی رطوبت مائیہ رستی ہو وہی اکثر مہلک ہوتا ہی +

بہت سی اشخاص مین میل طبیعت واسطے منسوب کرنے ان آماس استسقائیہ کی خصوصا جبکہ وہ ناگہان ظہور مین آوین سات جلن کے پایا جاتا ہے اور درباب اکثر واقع ہونی استسقار کی جلن کے سبب سی بہت طول الکلام سننی مین آتا ہی + لیکن وہ امور واقعی جنکا ہمنی ابہی ذکر کیا ہے مبطل اسکی ہین + اگر رطوبت مائیہ جلن کے باعث سے پیدا ہوئی تو ہم پوچہتے ہین کہ وہ جای کہ جسمین اثر جلن کا ہی کیا ہے + بعض کے تصور مین یہہ آتا ہی کہ وہ خود دہولا ہوا پردہ ہی + مگر یہہ صحیح نہین ہو سکتا اسلئے کہ اگر یہہ بجا ہو تو چاہئیے کہ ثقل کی سبب سے جلن اپنی مقام کو بدلی + اگر اون استسقاؤن کو کہ جنکا ذکر استسقار مہیج یا غیر مزمن مین آیا یہہ کہین کہ وہ جلن کی جہت سے پیدا ہوتے ہین تو شاید بجا ہوگا + ہم یہہ نہین کہتے کہ جلن کو ایسی تغیرات کی کر دینی مین اکثر داخلت نہین ہی کہ جو استسقا پیدا کرتے ہین + مگر مخلوط کر دینا اون رطوبات مائیہ کا کہ جنمین خون یا قابل جمنے کی رطوبت ملی ہو اور جو جلن سے پیدا ہوئی ہین سات اور رطوبات مائیہ کے جو پہلے رطوبات سی صرف اسی بات مین مشابہ ہین اور اور ہر امر مین بالکل مخالف مناسب ہوگا + اگر اوس قسم کے استسقاؤن کو جو مہیج یا غیر مزمن کہلاتے ہین اور جو بباعث قصور ایک یا کئی مجاری مقرری اخراج رطوبت مائیہ کی دفعۃً ظہور مین آتی ہین + اور جنکی سبب سے

بہت خلل تمام جسم مین پیدا ہوتا ہی * غرض کہین تو نامناسب نہوگا *
چند صورتین ایسی ہوسکتی ہین کہ جنہین ٹھہرانا اس بات کا نا ممکن ہوکہ آیا
اخراج رطوبت کا واقع مین جلن کی سبب سے ہی یا نہین * اگر رطوبت
مذکورہ متعفن ہو اور ذرا سا بھی امتزاج ریم یا پانی کا اوسمین نظر آوے
یا علامات مقرری جلن کی اندر کی دیکھی جاوین تو بلا تامل یہہ کہا جاسکتا ہی
زیہ نتیجہ جلن کا ہی *

بیان معالجہ استسقا کا

اس مین شک نہین کہ مقصود اولی معالجہ استسقا سے رفع کرنا اجتماع پانی کا
ہی کہ جو خلاف عادت مجتمع ہو جاتا ہی * اور دوسرا مطلب اوس سے
ہی کہ پہر وہ پانی جمع ہونی نپاوی * یعنی علاج کرنا اون صورتون کے
فساد کا کہ جن سے استسقا پیدا ہوتا ہی * اگر یہہ مطلب ثانی بی تاخیر
ہونی سکے ظہور مین آسکی تو یقین ہی کہ استسقا اکثر خود بخود جاتا رہیگا *
استسقا غیر مزمن مین فصد کرنا کئی طرح سے مفید ہی * اوس سے
اجتماع خون کہ جو جلن سے قرب رکہتا ہی * اور جس پر کہ اخراج منحصر ہے
کم ہو جاویگا * اور فعل قلب کا بہ سبب عادت کی گہٹ جائیگا اور
بسبب اسکے کہ عروق خالی ہو جاوین گی دوبارہ جذب ہونا رطوبت کا اور
اخراج پانا اوسکا آخر کار جسم مین سے وقوع مین آویگا *
گرچہ فصد کا لینا ایک صریح اور بالتحقیق طریقہ خالی کرنے ممتلی اوردہ کا ہے
اور اسی جہت سی نہایت موثر علاج استسقا کا ہی * لیکن تمام صورتون

صور تون استسقا مین بلکہ اکثر مین اس سے حصول مقصود نہین ہوتا* اس مین شک نہین کہ تہوڑی سی رطوبت مائیہ خون کی اوسکی وسیلہ سے نکل جاتی ہی لیکن رطوبت کے ساتہہ فیبرین اور ذرات سرخ خون کی بہی اخراج پاتے ہین * خون کی اجزای اصلی بجا نہین رہتے اور اسی سبب سے مریض اسقدر ناتوان ہو جاتا ہے کہ اگر تدابیر غیر صریحہ کہ جنکا ذکر بعد ازین آویگا واسطے اخراج رطوبت مجتمع کی کی جاتین تو اتنا ضعف نہوتا * فصد جس سے شاید خون مین رطوبت زیادہ ہو جاتی ہی ضمناً ذریعہ رہنے اوسکی رطوبت کا باہر کی طرف ہو سکتی ہی جسوقت کہ اوسکا بہنا اور دہ سے رک جاتا ہی * اوسکی سبب سے قلب بہی البتہ ضعیف ہوجاتا ہی اور ہم پہلی بیان کر آئی ہین کہ بسبب کمزوری عضلات قلب کے بعضی صورتین استسقا کی وقوع مین آتی ہین * یہان سے واضح ہی کہ بے محل یا زیادہ خون لینا باعث ظہور مین آنی استسقا کا ہوسکتا ہے * ایسی صورت کی استسقاؤن مین بجای خالی کرنے اوردہ کی خون سے ہم تدبیر خون کے اچہی کرنی کی کرتی ہین اور اسطریق سی چاہتے ہین کہ تمام عضلات اپنی حالت اصلی پر آجاوین اور قوت حاصل کرین * انہین کے ساتہہ مین قلب کو بہی قوت ملتی ہی* بیان مذکور الصدر سے اب واضح ہوا کہ بہتیری صورتون استسقا کی مین فصد لینا نامناسب ہی اور ہم عروق کے خالی کرنی کے لئی ضمناً ایسی تدبیر پر عمل کرتے ہین کہ صرف اونہین سے ذرات مائیہ کو نکال

Fibrin.

یتی ہین یعنی مقصود ہمارا یہہ ہوتا ہے کہ ایک یا کئی رسنی والی مقامون
جسم مین سے رطوبت مائیہ اخراج پاوے لیکن اس مین یہہ احتیاط
شرط ہی کہ مقام مذکور اندر کے رخ کسی بند بطن کی نہو +
ہم اس سی پہلے ذکر کر چکی ہین کہ درمیان استسقاؤن اور جریان شکم کے
مشابہت کمال ہی + استسقا بہنا رطوبت کا ایک بند بطن مین ہی +
جریان شکم استسقا ہوا کرتے اگر وہ رطوبت کہ جو ایک جای سی دوسر
مین جاتی ہی اخراج نپایا کرتی +

بیان جلن کا

جلن عبارت اس سے ہی کہ جس جگہہ جلن ہو وہان عروق مجتمع ہو جاوین
اور درد ہونی لگی + اور میلان رطوبت کا طرف فساد کی او تفرق الاتصال
تبدل ترکیب کا پایا جاوی +
علامتین اوسکی سرخی مقام ماؤف کی مع درد اور حرارت اور آماس کے
اور واقع ہونا فتور کا اوسکی افعال مین ہی + ہر ایک ان علامات مین سے
فی الجملہ تشریح طلب ہی +
واضح ہو کہ سبب سرخ ہو جانی کا یہہ ہی کہ کثرت مقدار خون کی مقام
ماؤف مین ہوتی ہی اسواسطے کہ ساری رگون مین امتداد دیا جاتا ہی اور
ذرات سرخ اون عروق شعریہ مین گذرتی ہین کہ جنمین پیشتر فقط رطوبت
مائیہ گذرتی تہی + غیر مزمن جلن کی صورت مین سرخی بدرجہ کمال مانند
سرخی خون شرائین کے ہوتی ہی لیکن مزمن ہونیکی صورت مین رنگت

سیاہ مثل خون اور ردی کی ہو جاتی ہے اور بعض صورتون مخصوص جلن کے میں نافرمانی یا تانبے کا سا رنگ ظہور مین آتا ہے + جلن کی صورت اکثری مین رنگت رفتہ رفتہ پہیل جاتی ہے اور متصل کے اجزا مین غایب ہوجاتی ہے مگر مخصوص جلن کی بعض صورتون مین رکی رہتی ہے یعنی پہیلنے نہین پاتی +

درد جلن کا حسب اپنی مواقع قدم اور شدت کے مختلف ہوا کرتا ہے لیکن بیشتر اختلاف اوس مین از ردی مقام ماؤف کے وقوع مین آتا ہے اگر رطوبت جلدی سے اخراج پا سکی تو درد ایسی شدت کا ہوگا جیسا کہ رطوبت مذکورہ کے بند رہنی کی صورت مین ہوتا ہے بلکہ اور صورتون کی بہ نسبت خفیف ہوگا اگر مقام ماؤف ملایم اور قابل امتداد ہوگا لیکن جو سخت اور ٹھوس یعنی ٹہوس ہوگا جیسا کہ ہڈی یا رباط تو درد بہت معلوم ہوگا اگرچہ صحت کی صورت مین اسقدر حس ہڈی وغیرہ مین نہین پایا جاتا + اکثری صورت جلن کی مین بہی بیشتر بہ نسبت مخصوص صورت جلن کے زیادہ درد ہوتا ہے الا نقرس کی صورت مین کبہی مقام ماؤف سے درد دور محسوس ہوتا ہے + مثلاً شانہ کا درد اکثر پہلی علامت جلن جگر کا ہے اور اسیطرح درد مفصل یعنی چینی زانو علامت وجع الورک کا ہے +

آماس اول تو بسبب زیادہ ہونے مقدار خون کی اور بعد ازان بباعث نکلنی رطوبت مائیہ اور خون اور لمف اور ریت کے پیدا ہوتا ہے + یہ حال غیر ممتد مقامات مین خوب مشاہدہ کیا جاتا ہے + اور یہی سینہ

اور ملفیق شدہ مین +
نقو پر فعل مقام ماؤف کا کہ جو جلن سے کے سبب سے پیدا ہوتا ہی ابتدا مین یہہ
ہی کہ بہرک وہان زیادہ ہو جاتی ہے اور باہر کی دباؤسی فساد حس مین
پایا جاتا ہے لیکن بعد ازان مقام ماؤف کو بالکل قوت افعال معمولے
کی کر نیکی اوسکی ترکیب مین تغیر اجالی کی سبب سے باقی نہین رہتی +
رطوبت مائیہ کا متبدل ہونا جس طرح سے کہ ہو جلن کے سبب سے ہو سکتا ہے +
اول تو تغیر اوسکی کمیت مین ممکن ہی + یہہ ایک مقرری بات ہی کہ ابتدائے
جلن مین ریستار طوبت کا کم ہو جاتا ہی لیکن آخر مین اکثر زیادہ ہوتا ہے
چنانچہ اون غشاؤن کا یہی حال ہی کہ جسمین سے رطوبت لزجہ نکلتی ہی
دوم تبدل اوسکی اجزای ترکیبی مین بہی آسکتا ہی + مثلاً آنسو مین جو
بعضی صورتون مین گرم اور جلانے والی ہوتی ہین اور جلد رخسارہ کے
چہیل ڈالتی ہین + تیسری رطوبات اور چیزون سے آمیز ہو جاتی ہین
جیسا کہ رطوبت لزجہ اکثر ساتھ خون اور رطوبت مائیہ اور لمف اور ریم کے
ملی ہوئی دیکہی جاتی ہے + چوتہی گاز کہ جو ایک قسم کی ہوا ہی کبہی کبہی
اون منسجون مین پہونچتے ہی کہ جنمین جلن ہی +

بیان تفرق اتصال کا

واضح ہو کہ جلن سے ظہور تغیر کا تمام اوصاف خارجیہ مین ہو سکتا ہی +
اول + اگر جلن پر تہوڑا سا عرصہ گذرا ہو اور اتنی مدت نہو وی کہ جس سے
سوکہا لگنے کا احتمال ہو تو وزن ہمیشہ بڑہ جاتا ہی + دوم + اتصال

اتصال یا سختی غیر مزمن جلن مین ہمیشہ گہٹ جاتی ہین اگرچہ بباعث زیادے کثافت کی اسطرف خیال کم جاتاہے ٭ یہہ ملایمت فی الجملہ اوس رطوبت مائیہ سے پیدا ہوتی ہی کہ جو منسجون کو بہرتی ہے ۔ اور اوس صورت مین خوب مشاہدہ کی لایق ہوتی ہے جبکہ رطوبت مذکورہ کی سمالینی کی سلئے منسج منحرب بہت ہی کم ہو جیساکہ دماغ مین ٭ زیادہ ہونا سختی کا مزمن جلن مین امکان رکہتاہے بعض اوقات تو اس جہتہ سے کہ تمام قد عضو ماؤف کا سکڑ جاتاہے ۔ اور بعض اوقات بسبب ترکیب لمف کے ٭

بیان تشریح فاسد کا

علامات اکثریہ جلن کی کہ جس پر بہت مدت نگذری ہو بعد وفات مریض کے یہہ ہین ٭ سرخی اور نرمی اور آماس اور ممتلی ہونا رطوبت مائیہ سے ٭ بیان کرنا چند باتون کا درباب ان علامات کے خصوصاً سرخی کی باب مین ضروری ہی اول تو اسلئے کہ بالکل غایب ہو جانا اوسکا بعد وفات کے امکان رکہتاہی ٭ دوم ممکن ہی کہ سرخی بسبب اجتماع خون کی کہ جو حین حیات ہوا ہو ظہور مین آئی ہو ٭ سوم بباعث بعض آثار کی جو بعد وفات کے نمودار ہوتی ہین وقوع مین آسکتی ہے ٭ پس صورت اول مین اگر سرخی بہت ہلکی ہوگی تو بعد وفات مریض کے جلد ماؤف سی جاتی رہیگی لیکن جو عروق حقنہ کے ذریعہ سے ممتلی کی گئی ہون گی تو پہلاوٹ رگون کی بڑہ جاویگی ٭ سوای اسکی مقام ماؤف ملایم اور فی الجملہ رطوبت مائیہ سے بہرا ہوگا ۔ اور جلد کا ذب زیادہ جلدی اوترنے لگی گی ٭

دوسری صورت مین ممکن ہی کہ سرخ رنگت حین حیات کی جلن کی وجہہ سے
پیدا ہوئی ہو بلکہ اجتماع خون سے جس کی گردش کو کوئی مارج واقع ہوگیا ہو +
ہونا ملایمت کا اور رستار رطوبت مائیہ کا اجتماع خون کے ساتھہ ہی ممکن ہی +
پس بعضی حالتون مین تمیز کرنا اوسکا جلن سے بالیقین ہو نہین سکتا +
بڑی امتیاز اونمین یہہ ہی کہ اجتماع خون مین بڑی بڑی اوردہ پہ نسبت
عروق شعریہ کے زیادہ اور بیشتر اونسی ممتد ہو جاتے ہین مگر جلن
مین بالعکس اسکی حال ہوتاہے + تشخیص کی وقت اس بات کی خیال
کرنے سی کہ آیا کوئی مانع گردش خون کو اوردہ مین ہی یا نہین بہت
مدد حاصل ہوگی +
تیسری صورت مین ممکن ہی کہ امتیاز کرنا سرخی جلن کا بعضی آثار سے
کہ جو بعد وفات کی نمودار ہوتی ہین درکار ہوگا + اور یہہ آثار کئی طرح
ہو سکتی ہین + ایک تو بسبب فعل عروق شعریہ کے کہ جو بعد موت
ہو جاتی فعل قلب کے بہی ہوا کرتا ہی پس شرائین خالی ہو جاتی ہین اور
خون مختلف اعضای باطنی مین خصوصاً ریہ اور طحال مین جمع ہوتاہے +
دوسری نیچی کیطرف میلان ہونی سے + اور اس میلان سے خون بہت
نیچے اون اجزا جسم کہ جو نیچی کی طرف لٹکتی ہین اور خصوصاً ریہ مین
کم و بیش مجتمع ہو جاتا ہی + تیسرے رطوبت مائیہ اور رنگ دینی والے
مادہ کی رسنی سے پوششون عروق کی ابتدای تعفن مین + یہی اکثر کی
سبب سرخ دہبون اور دہاریون کا اندرونی رخون پر اور اجتماع رطوبت
مائیہ خونین کا مختلف بطون مین ہے +

ذکر انجام جلن کا

جلن کا صرف ایک بڑا انجام یہہ ہے کہ فعل جلن کا جاتا رہے یا شفا پاوے جلن کے گھٹنے کے بعد مقام ماؤف اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے لیکن علاوہ تحلیل ہو جانی کے چھہ طرح مفصلہ ذیل سے انجام جلن کا ممکن ہے اول جریان خون یعنی نکلنا خون کا عروق ممتلی سے * دوسری نکلنا رطوبت مائیہ کا * تیسری نکلنا فیبرن یا قابل انجماد لمف خون کا * چوتھے نضج یعنی بننا پیپ کا * پانچوان غایب ہو جانا یا دور کرنا مقام ماؤف کا * چھٹا مردار ہو جانا مقام مذکور کا *

بیان اقسام جلن کا

جلن دو طرح کی ہوتی ہے ایک عام اور دوسری خاص * پہلی قسم اسباب متعارفہ معتادہ مستمرہ سے جو مزاج صحیح پر اثر کرتے ہین پیدا ہوتی ہے اور دوسری دو سبب سے یا تو بسبب فساد ہونی طبیعت کی جیسا کہ خنازیر مین ہوا کرتا ہے * اس حال مین موضع ماؤف مین میلان یا فعل مرض پایا جاتا ہے * اور یا بباعث کسی سبب خاص کی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ سمیات چیچک یا آتشک سے * اور دو قسمین جلن کی غیر مزمن اور مزمن ہین * غیر مزمن مین جلن دفعۃً واقع ہو جاتی ہے ۔ اور فعل اوسکا قوی ہوتا ہے اور جلدی ترقی پکڑتی ہے * مزمن مین اسقدر شدت نہین ہوتی اور دیر پا ہوتی ہے * غیر مزمن کو کبھی مہیج بھی کہتے ہین اور مزمن کو نحیف اشخاص مین

ساکن نام رکہتے ہین

بیان مختلف صورتون جلن کا

جلن کی صورت ہمیشہ موافق حال طبیعت مریض کے ہوگی + جوان اور صحیح المزاج مین مہیج اور جلد ترقی پکڑنی والی ہوتی ہے + لیکن بڈہون اور ضعیفون مین بدیر کارگر اور مائل طرف اسباب ہلاکت کے + مثلاً بطرف قرح ڈالنی اور بیجان کرنے موضع ماؤف کی + جاننا چاہئی کہ بموجب اوس سبب کے جس سے کہ جلن پیدا ہو طرح طرح کی اختلاف اوسکی دیکھی جاتی ہین + اور تاثیر طبیعت ہوا کی بہی اوسپر ہوتی ہے + لیکن بڑی بڑی صورتین جلن کی ترکیب اون مواضع سے کہ جو ماؤف ہون نکلتی ہین اسلئی کہ قریب ہر ایک مختلف منسج کی ایک خاص میلان اوسکا جداگانہ انجام کی طرف پایا جاتا ہے واضح ہوکہ وہ اجزای جسم کی کہ جن پر اثر جلن کا امکان رکہتا ہے دو قسم ہوسکتی ہین + ایک تو وہ کہ جنکی لئے کوئی مجری طبیعی نہین جیساکہ وہ بطون جنمین رطوبت مائیہ جمع ہو اور منسج منخرب تمام جسم کا اور دوسرے وہ اجزای جسم کے جو مجری طبیعی رکہتی ہین + مثلاً جلد اور وہ غشائین جنمین سے رطوبت لزجہ رستی ہے + پہلی قسم مین زیادہ تر میلان جلن کا واسطے پیدا کرنی لصوق کے بہ نسبت پیدا کرنے نضج کی ہوا کرتا ہی + بس کہ فقط پیدا ہونے پیپ ہی کا اوس بطن مین جس سے کہ وہ نکل نہ سکتے کم احتمال ہوگا + بلکہ اگر نضج بہی وقوع مین آدی تو ایک خاص حد تک ہو دیگا اور مواد عمق مین رہ کر پہیلنے نپا دیگا + لیکن دوسری نوع اجزای جسم کی زیادہ قابل ایسی جلن کے ہوتی ہے جو پہیلتی ہے + اس قسم مین میلان پیدا کرنی نضج کا

نفخ کا بیشتر لصوق سے ہوتا ہی اسواسطے کہ نفخ ایک جز کسی برائی ہی بمقابلہ اوس خطر کے جو مجاری رطوبت لزجہ کی بند ہونی سے بسبب لصوق مادہ کے خفیف جلنون سے پیدا ہوتا + اسطرح کی جلن اونمین ہمیشہ واقع ہونے کی لایق ہے +

ذکر اسباب متہیو کا

اسباب متہیو دو قسم ہین + ایک تو وہ جو بالتخصیص اوپر ترکیب ایک عضو کے عمل کرتی ہین + مثلاً آفات خارجیہ تمام اقسام کی + دوسری وہ جو اوپر افعال اور جاندار مقام عضو مذکور کی تاثیر کرتے ہین + مثلاً زیادتی ریاضت کی اور سمیات جیساکہ ذرایع جو صرف جاندار مقامون پر اثر کرتے ہین + عمل قسم اول کا صراحۃً ہوتا ہی یعنی وہ اوسی مقام مین جلن کو پیدا کرتے ہین جہان کہ وہ لگائی جاوین اور قسم دوسری کا اثر ضمناً جیساکہ پہونچنا سردی کا پانو کو موجب وقوع جلن ریہ کا ہوتا ہی + سوا اسکے عمل پہلی قسم کا فوراً ہوتا ہی + مگر دوسری قسم کی تاثیر مین بعض اوقات کچھہ تاخیر ظہور مین آتی ہے +

اور بہی دو قسمین اسباب جلن کی ہوسکتی ہین ایک عام اور دوسری خاص + اسباب عام سے مراد وہ سبب ہین جو روزمرہ نظر سے گذرتی ہین + اور ہر ایک مزاج پر اپنا اثر پیدا کرسکتے ہین + اور خاص وہ ہین جو ہر ایک طرح کی مزاج پر تاثیر نہین کرسکتے اسواسطہ کہ اونکی ایک خاص اصل ہی + اور ایک خاص وضع کی جلن پیدا کرتے ہین + اور خاص قسم کی نتیجے اونسے

پیدا ہوتے ہین ✣

بیان تشخیص کا

یہہ بات سمجھہ لینی چاہئے کہ عروق و اعصاب دونوجن سے تعلق رکہتی ہین اور یہہ بہی جان لینا ضروری ہی کہ اگرچہ درصورت وقوع فساد کے ایک مین ان دونوئین سے دوسری مین بہی خلل آجاتا ہی لیکن تب بہی ممکن ہی کہ فقط ایک ہی مین اونہین سی مدت تک فساد رہی اور دوسری مین نہین ✣ پس چاہئے کہ جلن کو فعل فاسد عروق کی سے صرف ممتاز کرین ✣ پانچ صورتون اجتماع اور استجماع خون سے اور امتیاز کرنا اوسکا فاسد اثر اعصاب کی سے بہی درکار ہی ✣

اجتماع خون عبارت جمع یا بند ہونے خون کی سے ایک مقام مین ہی ✣ سبب اسکا ممکن ہی کہ کوئی مانع خارجی اوسکی مراجعت کی لئے ہووے ✣ یا باعث اسکا کمزوری اور ضعف ہو ✣ یہہ اکثر نتیجہ جلن کا ہوتا ہی ✣ اسکی سبب سے کم وبیش بوجہہ اور درد سات فتور فعل کے خصوصًا فتور فعل رطوبت مائیہ کے پیدا ہوتا ہی ✣ لیکن اوس سے تپ نہین آجاتی جیساکہ غیر مزمن جلن سے ہوتی ہی ✣

مہیج استجماع خون کا بسبب استداد شرائین کی پیدا ہوتا ہی ✣ اس استداد کی جہت سے شرائین بہت سا خون ایک مقام مین پہونچاتی ہین ✣ یہہ کام بہت سی افعال خلقی کی سے لئے ضروری ہی ✣ مثلًا واسطے بڑہنی رحم کی ایام حمل مین اور نکلنی دودہ بعد ولادت بچہ کے ✣ سرخ رنگت رخسارون کی شرم یا گہبراہٹ سی ایک

مثال مشہور اسکی ہی + فاسد ہونے کی صورت مین اوس سی ہیجان اور فتور فعل مین پیدا ہوتا ہی + مثالین اوسکی ممتلی عروق شعریہ امعا کی ہین کہ درصورت ہونے ہیضہ کے اور سر درد مین جو ہیجان سے پیدا ہوا ہو دیکھی جاتی ہین + بہتیری صورتون مین یہہ اول منزل ابتدای جلن کی ہے +

بہڑکنا اعصاب کا ایک صورت خاص ہی کہ جسکی بہات سخت درد اور چہیر نے سی تکلیف ہوتی ہی + مثالین اسکی اختلاج سینہ کا اور ہیضہ + اور درد دندان اور درد سر اور عارضی جلن جو کم زور اور لالق بہڑک کے آدمیون مین اور اختناق الرحم کی صورت مین خصوصاً کثرت سے نکالنے خون کے ظہور مین آتی ہین پائی جاتی ہین + درد اعصاب کی بہڑک کا اکثر درد جلن سے اسطرح ممتاز ہوسکتا ہے کہ وہ دفعتہً زیادہ اور دفعتہً کم ہو جاتا ہی + اور اس جہت سے بہی کہ باعث اون تدبیرون کی جس سے جلن زیادہ ہوجاتی اوس مین تسکین ہوجاتی ہی + مثلاً دباو اور رگڑنے وغیرہ سے ایک اور صورت امتیاز کی یہہ ہے کہ درد ساتہہ حرارت اور سرخی اور آماس بہی اگر امین سی کوئی فی الجملہ موجود ہو بہت ہی زیادہ امتیاز ہوتی ہی + اور ایک بات یہہ بہی ہی کہ اگرچہ درد کئی ہفتون یا مہینون تک رہی مگر کسی مقام کی ترتیب و ترکیب مین خلل نہین آتا اور نہ ریم پڑجاتی ہی +

بیان غیر مزمن جلن کا

غیر مزمن جلن عبارت اوس جلن سے ہی جو ناگہان پیدا ہوتی ہی اور بہت تکلیف دیتی ہی اور جلد آخر ہوجاتی ہی اور تپ بہی اوسکے ساتہہ ہوا کرتی ہی خواہ تو جلن کی جای پر ہو خواہ اثر اوسکا ایسی مقام پر ہو کہ جو عضو حس یا آنکہ

مزاج اوسکا قابل اختلاج کے بہت ہووے +

تدبیر واسطے غیر مزمن جلن کی ساتھہ تپ کی یہہ ہی کہ فعل قلب اور شرائین کا کہ جو زیادہ ہوجاتا ہے کم کرین - لیکن درد اور ہیجان اعصاب کا گھٹا دین اور رطوبات مائیہ کو پھر اونکی صورت اصلی پر لا دین + نہایت عمدہ اور اول تدبیر اسکی لئے یہہ ہی کہ فصد لین + اگر خون بہت لیا جاوے تو ایک حالت بیہوشی کی پیدا ہوگی + اور گردش خون کی رک جاویگی + اسکو غشی کہتی ہین + اب یہہ سمجھہ لینا چاہیئے کہ فعل قلب کا رک جانا دو سببون پر منحصر ہے ایک تو او پر نکلجانے اوسکی محرک اصلی یعنی خون کی اور دوسری اوپر ایک خاص تسکین دینے والی اثر کی کہ جو اوسی دماغ سی پہنچتا ہی جبکہ دماغ مین خون شرائین کا - جتنا کہ پہلی پہونچتا تھا نہین پہونچتا + اگرچہ صرف نقصان خون ہی کا درصورت اوسکی فایدہ اور زیادہ ہونے کی مفید ہو سکتا ہے بند اسطور پر کہ تمام جسم کو مادہ ہیجان سی تسکین دیگا + لیکن تب بہی بڑی نوا خون لینے کے جلن کی حالت مین اس بات پر موقوف ہین کہ اوسکے سبب سے دماغ کو تسکین ہوتی ہی + اور دماغ کے ذریعہ سے قلب کو + اور چونکہ اکثر اوقات غیر مزمن امراض مین فصد لینی اون اشخاص کی بہت ضروری ہوتی ہے کہ جو نہایت ضعیف ہین تو تسکین کرنا ساتھہ اسقدر کم لینے خون کی جتنا کہ ممکن ہو ایک بڑی بات ہے +

ترکیب خون لینی کی یہہ ہی کہ جسقدر ہو سکی اوسقدر جلد بڑی سوراخ سے خون نکالا جاوے + اور سب باتون سی زیادہ یہہ بات ہی کہ مریض سیدہا بیٹھے یا سیدہا کہڑا رہی + اسواسطی کہ اگر خون آہستگی نکالا جاوے یہان تک کہ عرق کو فرصت

فرصت اسقدر ملے کہ وہ اپنی تئین لایق کم مقدار خون کی جوانین ہی کر لیوین * یا اگر مریض کسی طرف کو جھکا ہوا ہو اسطور پر کہ خون دماغ مین پہنچا رسے تو خون کے نکلتی رہنی سے غشی ہرگز واقع نہو گی گو جان مریض کی نکل جاوے * مقدار خون کی لینی کے لئے یہہ قاعدہ عام مقرر ہے کہ خون کا بہنا روکا نجاوے جب تک کہ مریض کے لب پیلی پڑ جاوین * اور نیلاہٹ آنکہون کی گرد ہو جاے اور آہ کہینچی اور متلی اور حرکت نبض کا سریع ہو جانا اور تسکین دماغ دلالت اوپر عنقریب غشے کرنی کے نکرین * لیکن ایسا نہو کہ غشی کامل آجاوے تباحتین اسکے آگے بیان کی جاوین گی * فصد لینی کی بعد مریض کو لٹا دینا چاہیئے * اور ایسی طور پر کہ کوئی اوس سے کچہہ بولے نچالے اور قصد پہر گردش مین لانے خون کا کسی محرک کے وسیلہ سی نکیا جاوے تاکہ عروق شعریہ جنمین جلن تہی اپنا اصلی مونہہ پہر حاصل کر لین کیونکہ اسوقت گردش خون کی طرف سے بچی ہوئی ہونگی *

پہر کی اور حساس مقامات کی جلن مین فصد کے لینی سے چندان ضعف نہین ہوتا * وہ امراض جنمین خون کا لینا بہت مضر اور موجب زیادتی ضعف کا ہی وہ حمی عفینہ اور امراض نحافت کے ہین * علے ہذا القیاس لحاظ مریض کے طاقت تحمل فصد کا رکہنا چاہیئے * اس سی بہت مدد تشخیص مین حاصل ہوگی * فرض کرو کہ ایک عورت کو شکایت شدت درد سر یا وجع معدہ کی ہے * اور گمان مین یہہ تہا کہ جلن کے باعث سی یہہ شکایت ظہور مین آئی ہے * اگر تہوڑی خون کے نکلنی سے غشی آجاوی تو متحقق ہی کہ درد جلن کا نہین ہی بلکہ اعصاب کی جہت سی یا اگر جلن سی ہی

تو اوسکی تدبیر اور طرح سے کرنی چاہئے سوای فصد کے +
فصد کرنیکی بعد خود بخود کچھہ درد پہر ہوتا ہی + اور نبض درجہ بدرجہ بار بار شاہق اور مرتفع ہوتی ہے اور مقام ماؤف مین درد پہر ہوتا ہی اور یہہ اعادہ زیادہ ہوگا اگر خون اسقدر لیا گیا ہو کہ غشے کامل آگئی ہو + یہان سے واضح ہی کہ اسقدر خون کا لینا مناسب نہین ہے + اس درد کی پہر ہونی کو جو ہوسکے تو بوسیلہ اون مسکنات کے کہ جو ہم آگی بیان کرینگے روکنا چاہئے لیکن جو اس پر بہی صریح علامات جلن کی عود کرین تو پہر خون لینا چاہئے جب تک کہ مرض بالکل جاتا رہے لیکن بشرطیکہ مریض مین طاقت ہو +
چونکہ فصد کا لینا بلا امتیاز کے بیچ ہر صورت غیر مزمن جلن کے بجا نہی تو چند باتین اون اصول کی بیان کرنی مین لازم ہین کہ جنکی روسے خون کا لینا بجا ہوگا +
فصد کے لینی مین تین باتون کا خیال رہے + اول تو مریض کی طاقت کا اور حال اوسکی طبیعت کا + دوسری مقام ماؤف کا + تیسری قسم اور مقدار تکلیف یا تہیج کا کہ جس سبب سے مرض ہوا +
طبیعت کے لحاظ سی فصد کرنا بہت ضروری ہے اور اوس سے ضعف بہی طاری نہین ہوتا جبکہ مزاج دموی ہو یا اوسمین امتزاج دموی و بلغمی دونوں کا پایا جاوے اور جبکہ عضلات بڑی بڑی اور قوی ہون + اور خون قوت کا پیدا کرنیوالا اور زور آور اور گردش خون کی اچہی طرح ہوتی ہو + سرخی چہرہ اور لبون کی اور خوب طرح اور سختی سے اور بار بار مشرف اور مرتفع ہونا نبض کا اسکی علامات مین سے ہین + بالعکس اسکے اگر عضلات بڑی ہون اور اون مین تہیل پایا جاوے اور نبض عادت کی روسے ملایم اور ممتلی ہو تو فصد سے

بہت تکلیف پہونچے گی + اگر رنگت چہرہ کی بیماروں کیسے اور پیلی ہو اور
نبض سریع اور قصیر اور ضعیف اور لب وطبقہ ملتحمہ اور زبان پیلی تو ضعف
فصد سے بدرجہ کمال عائد ہوگا + اگر دل ضعیف ہی تو غشی کا آنا فوراً جب
ہلاکت کا ہوگا + اور جو کوئی مرض عضوی لاحق ہو جس سے خون کی بہی تیز
ہرج واقع ہوتا ہے تو احتمال ہی کہ نقصان خون سے بکمال ضعف ونحافت
اور ایسا زائل ہونا طاقت کا ہوگا کہ پہر قوت کا ہونا دشوار ہوگا + موٹے
آدمیوں کو اکثر فصد سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہی + اور فی الحقیقت ادنکی جسم
مین خون بہی بمقابلہ ادنکی ڈیل ڈول کے کم ہوتا ہی + مگر دبلی پتلے آدمی کا
جسکی رگ و ریشہ سخت ہوں ایسا حال نہین ہوتا +

دوسری فصد کا مناسب یا نامناسب ہونا پہلی فصد کی تاثیر سے جو نبض پر
واقع ہوئی ہو متحقق کرنا چاہئے کیونکہ اگر نبض سریع اور متواتر ہو اور
بجای بطی اور ملایم ہونے کے زیادہ سریع ہوجاوی تو ظاہر ہی کہ فصد سے
بجای کمی مرض کے طاقت اور گہٹ گئی + حال خون کا بہی خیال کرنا چاہئے
اسواسطہ کہ اگر سطح علقہ کی چپٹی اور رقیق القلب ہو تو یہہ علامت اس بات
ہی کہ اعضاء حساس کمزور ہوگئے ہین اور دوبارہ فصد لینا مضر ہی +
مقام ماؤف مین ہم یہہ بیان کرسکتے ہین کہ ضرورت اور مفید ہونا فصد کا
بموجب اندازہ طاقت تحمل مریض کی ہوویگی اور جسصورت مین کہ عضو ماؤف
رئیس اور عمدہ ہو تو فصد لینا بہت ہی ضروری ہی + مگر ضرورت اسقدر
شاید قوی ہوگی + اگر اثر جلن کا کسی عمدہ مقام پر نہین ہی + اتہی مفید فصد کا
درصورت جلن کسی حساس عضو کے اکثر اسطرح معلوم ہوجاویگا کہ طاقت

اور امتلا نبض مین محسوس ہونے لگین گی ٭
بلحاظ حال سبب متہوّس کے ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ تاب لینی فصد کی نہین ہوتی جبکہ فصد سے قوای مین بہت ضعف آجاوے جیساکہ عمل قطع و بُرید کے زخمون کی صورت مین ٭ یا جبکہ خود جلن باعث بڑے ضعف کا ہو جیسا کہ اوردہ کی جلن مین ٭ یا صدمہ ایسا پہنچا ہو جسکے لئے قوت جسمانی بہت درکار ہو ٭ جیساکہ بڑی یا گہرے زخم یا شگاف مین یا جبکہ بیماری کی نوبت ریم کے پیدا ہونے یا اُکلہ پر پہونچی ہو ٭

ذکر مسکّن تنقیون کا

ان تنقیون کے ذیل مین بہت سی وہ مضعف تدبیرین داخل کی جا سکتی ہین کہ جنکے سبب سے ہیجان عروق کا کم ہو جاتا ہے خواہ تو بباعث زیادہ ہونی خاص رطوبات مائیہ کے اور خواہ کسی مخصوص ضعیف کرنیوالی شئے کی وسیلہ سے کہ جسکو تنقیہ سے کچھہ علاقہ نہو ٭ اکثر تدبیرین ایسی ہی ہین کہ ادنی دو نوطرح پر کام نکل سکتا ہے ٭ مسہلات کا دینا سب صورتون کے ابتدا مین جایز ہے الّا اوس حال مین جبکہ اون سی جریان یا خلل ایک مقام ماؤف مین پیدا ہو مثلاً زخمون مجری غذا اور بڑی زخمون کی صورت مین ٭ پس ایسے مسہلات تجویز کرنے چاہین کہ جو رطوبت کو جگر اور امعا سی جلد نکال دین ٭ پاری سے حرکت قلب کی کم ہو جاتی ہے اور رطوبات اپنی دستور پر آجاتی ہین ٭ اور رطوبات فاسدہ جلد جذب ہو جاتی ہین ٭ پاری کا دینا اون اعضا کی جلن مین بیشتر مفید ہے جنمین رطوبت مائیہ ہو اور جنمین میلان

میلان طرف تصوق کے پایا جاتا ہو + نہایت اچھی ترکیب پارے کی دینی کا
قالوبل سے + دینا اوسکا دو گہنٹہ سی چہہ گہنٹہ کی مہلت تک ایک گرین سے
لگاکر پانچ گرین تک مناسب ہے + اسمین اثر اوسکا موہنہ مین پایا جاویگا اور
اسکا جاری رکہنا ہلکی معتادون سے اگر ضرورت ہو تو چاہیئے لیکن جاری
کروانا رطوبت کا شدت سے موجب قباحت کا ہی + قالومل کی ساتھہ افیون
پانچ ملا لینی چاہیئے تاکہ تنقیہ ضرورت سی زیادہ نہو جائی + سرمہ ایک اور
صریح تدبیر مضعف ہی + اوسکی ہر مقدار معتاد کی ساتھہ قالومل اور افیون
دینی چاہیی + اگر مقدار اوسکی زیادہ ہو تو وہ نہایت قوی علاج ہے خصوصاً
ریہ کی جلن مین + اول کی دو چار معتادون کے بعد اوس سے استفراغ
نہین ہوتا + بلکہ اثر اوسکا بغیر پیدا کرنے کسی طرح کی تنقیہ کے تسکین دینا ہے
شورہ اور اور اقسام نمک کے بہی جو اوسکے مشابہ ہین دی جاتی
ہین اور اونسی فائدہ ہوتا ہی + اونسی حرارت اور تشنگی کم ہو تی ہے + خون بہی
صاف ہو جاتا ہی + اور بول بہی رطوبات سے جدا +

ذکر اون مسکنات کا جو تنقیہ نہین کرتے ہین

ان مسکنات سے تپ اور جلن یون کم ہو سکتی ہین کہ اثر اونکا اعصاب پر
بی زیادہ کرنے رطوبات بائنہ کے ہوتا ہی + اور وہ مسکنات یہہ ہین +
بنج اور شوکران اور ڈیجٹیلس + پہلے دو دوائین انمین سے خصوصاً بہت
کام کی ہین + جبکہ اونکی ساتھہ قالومل اور سرمہ کو ملالین تاکہ اعادہ مرض کا ہو

[1] Calomel – [2] Grain – [3] Hyoscyamus – [4] Digitalis – [5] بیلڈونیم

مین نہ آوسے ۔ اور جلن کی صورتون مین جبکہ اعصاب مین بہت جریان سے درد کو تسکین حاصل ہوگی +

بیان خواب آور دواؤن کا

افیون رطوبات کو کم اور ہیجان عروق کو زیادہ کر دیتی ہے + پس چاہئے کہ غیر مزمن جلن مین اوسے ندین جب تک کہ فصد نہو چکے ہو + بعد اسکی زیادہ مقدار افیون کے ساتہہ پانچ گرین قالومل کی ملا کر دیوین تاکہ درد مین تخفیف ہو اور مرض کو قوت عود کی نرہے + لیکن دینا اوسکا ضروری ہے ان جلنون مین جو بہت کم زور اخلاط مین واقع ہون + مثلاً جلن صفاقی جو سوراخ پڑجانے امعاء کی سے ہوئی ہو + یا اور سبب سے اور بعد تپ یا بعد بہت سے جریان خون کی اوسکو بلا تامل دینا چاہئے +

تاثیر گرم حمام کی ہر صورت مین موافق اثر افیون کی ہے + اور اوسکی لئے بہی وہی احتیاطین درکار ہوتی ہین کہ جو افیون کے واسطے ضروری ہین + مثلاً چونکہ وہ تسکین دینے سے پہلی ہیجان پیدا کرتی ہی تو اوس سے پہلی تنقیہ کرنا لازم ہے اگر خون کی زیادتی ہو + مناسب درجہ حرارت وبرودت کا ۹۷ درجہ فرنہیٹ کا ہی + یہہ نام ایک آلہ کا واسطے دریافت کرنے درجون حرارت اور برودت ہی + جاری رکہنا اس درجۂ اعتدال کا واسطے پیدا ہونے کمال ڈہیلاپن جسم کے ضروری ہی +

قاعدہ عام واسطہ غذا کی جلن کی صورت مین یہہ ہے کہ کوئی شئی جو ذرا بہی ایہیج ہو نہ دی جاوے + شلہ یا آش جو کا ملنا کئی روز تک قوی ہیکل آدمی کی واسطے جسکی جسم مین خون کی کثرت ہو کفایت کریگا + لیکن بچون اور بڈہون

یا ضعیفون کے باب مین بہو کا رکہنے کا طریقہ بلا امتیاز برتنا نچاہیئے + بلکہ نظر
زیادہ کرنے اونکی قوت کی غذای ملائم اور پتلی مثل ساگو دانہ وغیرہ کی دینی لازم ہے
+ اگر شراب کی دینی سے یہہ مطلب نکل سکی تو اوس مین تامل نچاہئی +
پرہیز کے باب مین یہہ بات ہی کہ جو چیز طبیعت یا جسم مین تحرک پیدا کرے
اوس سے اجتناب کلی رکہے + لیٹی رہنا آرام کی حالت مین اور ہونا
سرد کا سبب مانع ہوا کی اور نہونا روشنی اور صدا کا اور قرار سے رکہنا
طبیعت کا باعث رفع کرنے شکوک اور اندیشون کی اور سبب ہما بردور
کشادہ پیشانی ہونے کی بڑی مددگار معالجہ کے ہین + اسواسطیکہ جو یہہ سب
باتین نہون تو علاج کرنا اکثر اوقات محض بے فائدہ ہوگا +
اگر علاج جلن ایک خاص مقام کا کیا جاوے تو پہلی سب باتون سی دور کرنا
تمام اسباب مہیج کا تا بمقدور اور رکہنا مقام ماؤف کا بالکل بی حس و حرکت
ایسی بلندی پر چاہیئے کہ خون وہان سے مراجعت کر سکی + بعد اسکی مقتضا
مرض یہہ ہی کہ حرارتِ فاسدہ اور جریان خون کو گہٹا دین اور ضربان و درد مین تخفیف
پیدا کرین +
ایک مقام خاص سے خون کی نکالنی کے لئی استعمال جونکہون اور سینگیان دینے
اور پچہنون کا ہی + جونکہون کے لگانی سی پہلی اوس جای کو کہ جہان جونکہین
لگانی منظور ہون دہولین اور اگر وہ نہ جمین تو ذرا سا دودہ یا خون اوس
جای پر مل دینا ضرور ہی + یا ہلکا سا کونچا نشتر کی نوک سے دیا جاوی + اور جو انکمین
کپڑی سے خشک کرلی جاوین + جونکہون کی ڈنگ سے خون بہنی کی لئے تدبیر
اچہی یہہ ہی کہ صوف کے چہوٹے چہوٹے گولیون کو نقطور ا

فرسی سسکوی خلو ردیسں مین ترکرکے دو چار لحظہ زخمون پر دباوین یا بہت
باریک نوک لونار قاستق کے اونمین ڈالین + بعضی اوقات چہوا دینا زخمونکا
سُرخ انگارہ سوئی سی یا بہت باریک سوئی اور ریشم سے ٹانکا دینا اونکا مناسب
ہوگا + لیکن بنظر رہنے بڑی قباحتون کی جو کبہی کبہی اس سبب سے بچون
اور نازک بدن آدمیون کو لاحق ہوتی ہین مناسب ہدایتین اسبات کی
دینی چاہئین کہ بہنا خون کا ڈنکون سے روک دینا لازم ہی اس سی پہلے
کہ مریض سے شب بہر کی لئی دست بردار ہون + سوا ازین لگانا اونکا کسی
ہڈی پر بہتر ہوگا تاکہ دباؤ کی کرنے سے اثر پیدا ہو + اگر جونکین بہت دیر تک
جمی رہین تو نمک اونکو چہوا کر اُتار لینی چاہئین + اور زور سے کہینچ لینا یا اونکا
مناسب نہین ہی + اور نہ لگانا اونکا پلک چشم اور قُلفہ پر مناسب ہی کیونکہ
غالب ہی کہ اس سی اوذیما پیدا ہو یا سرخ بادہ + لگانا سینگیون کا جبکہ ممکن ہو
سریع التاثیر ہی اور بہ نسبت جونکہون کی جلد درد کو تسکین دیتا ہی + پچہنی کی
صورتون مین مفید ہین ایک تو جب مقامات ماؤف پر سخت اور دلدار جلد ہو
جیساکہ چہلوری مین + یا جبکہ امتداد بہت سا ہووے جیساکہ سرخ بادہ فلغمونی مین
یا جبکہ مقام ماؤف مین کوئی جریان پیدا کرنیوالا استیال بہرا ہو جیساکہ درصورت
اوترانی بول کی + یا جبکہ مادہ فاسد موجود ہو جیساکہ موہاسو مین +
سرد چیزون کا لگانا واسطے گہٹانی حرارت اور سکڑانے عروق شعریہ کے مفید ہے
لیکن اونکی استعمال مین وقفہ نچاہئے والا سبب عود کرنی حرارت کے درد
بہت زیادہ ہو جاویگا +

Tinctura Ferri sesquichloridi Luna Caustic

ذکر مزمن جلن کا

جلن کو مزمن اوس صورت مین کہتی ہین جبکہ وہ بتدریج پیدا ہوا اور رفتہ رفتہ زور
پکڑتی جاوے اور میلان اوسکا طرف دیرپا ہونی کے پایا جاوے + انجام اوسکا لصوق
یا کثیف یا سخت ہوجانا یا قرح یا ریم کا پڑجانا پیدا ہوتا ہی + سبب اسکے دو ہوسکتی ہین
ایک تو مخصوص کسی مقام کی ساتہہ + اور دوسرا طبیعی + پس ممکن ہی کہ صحیح المزاج آدمیونمین
بسبب کسی خفیف اور مستمرہ بہڑک سے مزمن جلن پیدا ہو + یا وہ نتیجہ غیر مزمن جلن کا ہو
جسکی باعث سی عروق ممتد اور کمزور اور قابل بہڑک کی ہوگئی ہون + لیکن جلن مزمن اکثر
بباعث کسی فساد طبیعی کے ایک مقام خاص مین پیدا ہوتی ہی + مثلاً بسبب کمال ناتوانی
جبکہ میلان طرف اجتماع خون کی ایک خاص مقام مین پایا جاوے + یا بباعث موجود ہونے بڑی محرک
اور کثرت خون کے یا بباعث وقوع فساد کی کسی عمدہ عضو مین جسطرح فساد معدہ یا جگر مین +
تدبیر اسکی یہہ ہی کہ تمام فساد طبیعت کو رفع کرین اور مقام ماؤف کے ضعف کو دور کرکی قوت
عروق ممتد کی پہر بحالت اصلی لیجاوی + پہلی تو مریض کے تمام حال اور سراپا کو ملاحظہ کرنا
چاہئی + اگر وہ پہولا ہوا اور بدن اوسکا خون سی ممتلی ہو اور ایسی چیزین اکثر کہاتا اور پیتا ہو جو
مہیج ہین + اور قوت ہاضمہ مین اوسکی خلل واقع نہوا ہو + یعنی خون بافراط ہمیشہ اوسکی جسم مین بنتا ہو
تو اوسکی غذا بدلنی چاہئی اور ایسی چیزین غذا کی لئی بتانی لازم ہین کہ جسمین نایج ہو + اوسکو چاہئے
کہ کہلی ہوا مین ریاضت کری + امعاء کو اوسکی قالول کی معتاد دینی سی جلد صاف کرنا چاہئے
اور بعد اسکی ملینات کا دینا ضرور ہی + جب یہہ ہوچکے تو پہر ایسی ملینین دوا دی جاوے
کہ گردش خون کی درستی پر آجاوی اور نکلنا رطوبات کا زیادہ ہو اور جسم مین سے
مادہ زاید اخراج پاوے +

اگر مزمن جلن کمزور اور قابل بہڑک کے طبیعت والی کو عائد ہو + یعنی جبکہ وہ بعد غیر مزمن

جلن کے جسکا علاج فورًا فصد اور پاری سی کیا گیا ہو ظہور مین آوی تو غذای مقوی
اور شراب اور اور مقویات کا دینا لازم ہی تاکہ قوت ہاضمہ زیادہ ہو اور ایسی ہی
طاقت گردش خون کی ✣ بہڑک اور درد کو مسکنات اور خواب آور دوا ؤن سے
کہٹانا چاہیئے ✣ نکلنا رطوبات کا امعا مین سی کمال درجہ کی ملیّنات کے ذریعہ سے
جاری رکہا جاوے ۔ اور جو واسطہ جاری رکہنے رطوبت صفراوی کی پاری کا دینا درکار
ہو تو تہوڑا تہوڑا اور وقفہ سے دیا جاوے ✣

اگر کوئی فساد عظیم ہو تو اوسے ڈہونڈ کر نکالنا اور رفع کرنا چاہیئے ✣ اگر زبان پر
سفید تہ جمی ہو ۔ اور نوک و اطراف اوسکی سرخ ہون اور ڈکار ترش اور بادی
اور اور علامات فساد معدہ کی پائی جاوین تو غذا کی لئی جوش کیا ہوا گوشت
بچہڑی یا چوزون کا اور جوش دیا ہوا دودہ اور روٹی اور اور ایسی ہی شئی جو کہ
بہڑک پیدا نکرے اور جلد ہضم ہوسکی بتائی جاوے ✣ تہوڑی معتاد کہاری نمک کی بعد غذا کے
اور کچہہ پارا کبہی کبہی سوتے وقت اور کوئی ملیّن دوا صبح کو دینی چاہیئین ✣ اگر رنگت بشرہ کی
زرد اور دست مٹی کے رنگ کے آتے ہون تو چند معتاد قالومل کی صبح کی ملیّنات کے
ساتہہ دی جاوین ✣ جب کہ فولاد یا چہال دیوین تب ہمیشہ اسکا خیال رہے
کہ فعل جگر اور امعا مین خلل نہ آوی والا درد سر اور گرم ہو جانا بدن کا ظہور مین آویگا ✣
اگر جلد خشک اور سخت ہو تو ریاضت کا کرنا اور گرم لباس کا پہننا خصوصًا پہلین کا
اور استعمال کیسہ حمامی یا گہوڑی کے بالون کی دستانہ کا اور کبہی کبہی دس لحظہ
تک گرم پانی مین غرق رہنا مفید ہوگا ✣ عورتون کو رفع فساد رحم کی لئے
فولاد اور ایلوا اور اور دوا کہ جن سے خون حیض کا جاری ہو دینی چاہیئین اگر
ضرورت پڑے ✣